

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ ۖ

الحمد لله الموفق اني كتبت هذه الرسالة والصيغة الجمالة لعلاج مرض المنصرين الذين امتد مداه
وعرقته مدها واكثرهم نارا انكار الفرقان والصول على كتاب الله القرآن - فاردنا ان نجيبهم
من مخالب الحام - ونريهم سوء دأعهم ونهديهم الى دوله السقام - فالفنا هذا
الكتاب مع انعام كثير لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدرهم لكل من
اتى بمثله وارى العجايب - وهو بفضل الله حسن وطيب والطف
وادق - وسميته الحصة الاولى من

نور الحق

عسوان تكملة ان يحكم

وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم

للكافرين حصيرا ان هذا القرآن هدى

للتحي اقوم ويشتر المؤمنون الذين يعملون الصالحات ان

لهم اجر اكبر اياه

قد طبع في المطبع المصطفوية في لا هور سنة ١٣٠٥ هـ



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد رسله وصفوة

تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار اور مددگار ہے۔ اُن کے نبیوں کے سردار پرچہ اُن کے دوستوں میں کہ

احبته وخيرته من خلقه ومن كل ما ذرء وبرء وخاتم انبيائه ونحو اوليائه

بہ لکھنؤ اور اسکی مخلوق اور ہر ایک پیدائش میں پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اور سیاح ہے۔ ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی

سَيِّدِنَا وَمَا مَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدٌ الْمَصْطَفَى الَّذِي هُوَ شَمْسٌ لِلَّهِ لِتَوْبِ قُلُوبِ أَهْلِ

محمد مصطفیٰ جو زمین کو اپنے دونوں کے دل و رشتہ کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔ اور سلام اور

الأرضين - وآله وصحبه وكل من آمن واعتصم بميثاق الله والتقى وجميع عباد الله

دردِ افس کی آن اور اُس کے اصحاب اور ہر کس پر جو سوسن اور غلغلہ سے تیرا لالہ و بقی ہو اور ایسا ہی تندر کے

الصالحين - اما بعد فاعلموا ايها الاخوان ببارك الله فيكم ولكم وعليكم ان

تمام جنگ بندوقوں سے لڑا گیا اور ہندوؤں کے اکر ہتھیار ختم ہو گئے اور ہندوؤں کے سارے گھر اور زمینیں ان کے پاس آگئیں۔

زمانہ اقد بلغ الی النہایۃ وسود الشرک والفسق والارتداد وحوہ کثیر

کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شہرک اور دیہاتوں اور بے ایمانیوں نے جیتوں کے سوا کچھ کو

من الناس وانتانت الفان المسيرة والمدعات المسحة ولم تخز تتابع الى ان

کر دیا ہے اور ہلاک کر مولاے فقیر اور بیخ کنی کرنے والی دھشتیں کیجئے سید ازاد گوئے ظاہر ہو رہی ہیں ان کا

عصا الضلالة الذين كانوا أسفهاءً إبادی الراءى وكانوا امن تعاليم الله غافلين -

میں نے آقا محمد رضاؑ کو اس گمراہی کی سبقت لے لی تھی اور وہی عقل پرست اور صالحی مسلمانوں سے غافل تھے۔

انتقدون العاصف التي هبت في هذه الأيام والشهوات التي هاجت وحيت

وہ تو میرے خلاف ہے۔ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میرے خلاف ہے۔

Journal of Interpersonal Violence 26(10) 1978-1997
© The Author(s) 2011
Reprints and permissions: <http://www.sagepub.com/journalsPermissions.nav>

اعلان

2972
18450

عندنا كتب قد افناها فمن اراد ان يشتريها فليطلب منا هذه

شمار	نام كتاب	قيمت
١	براهين الاحديه حصه چهارم	لعم
٢	سره چشم آريه	ع
٣	آئينكمالات اسلام	ع
٤	التبليغ	٨
٥	بركات الدعاء	٢
٦	شهادة القرآن	٦
٧	حماة البشرى الى اهل مكة وصالحاء ام القرى ..	عم
٨	كرامات الصادقين تفسير سورة الفاتحة ..	عم
٩	فتح اسلام من توضيح المرام من ازاله اوهاام	ع
١٠	تحفة بغداد	٢
١١	نور الحق حصه ثاني	٦
١٢	انعام الحجة على الذي لجج وراغ غل الحجة في رد حيات المييم ..	٣
١٣	شمعة حق - جنگ مقدس - تحذير المؤمنين -	٨
١٤	تهديق البراهين الاحديه تصنيف مولانا المولى الحكيم نور الدين	عم
١٥	فضل الخطار المتقدمة اهل الكتاب تصنيف مولانا الموصوف	ع

راقم ميرزا احمد من قلايان

کافرین - وما کان لهم ان یتکلموا فی مسلمین الا خائفین ولکنهم لایبالون
کافر نہ کہتا اور انہیں نہیں چاہئے کہ بے ڈر ہو کر مسلمانوں کے حق میں ایسے کلمات نہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کی مانت

نہی ذی الجلال بل لهم اعمال دون ذلک یقولون للمسلم لست مومن
کی سمجھ پر وہ نہیں کرتے بلکہ وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں

وعلیہم انہم ترکوا القرآن بقولہم ہذا واتخذوا مہجورا فعدوا عن الحق فقتل
اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ پہوڑی بیٹھ ہیں سو اس وجہ سے وہ سچائی سے دور جا چکے

قلوبہم یفعلون ما یشاؤن ولا یتقون افتراء اولاد زور او کذلک افتروا علینا وحشا
اور ان کے دل سخت ہو گئے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افتراء سے کچھ پرہیز اور نہ جھوٹے کسی کچھ خوف اور اسی طرح انہوں نے ہم پر افتراء کیا

ناسا کثیرا من ذوی سفہ علی ایدنا وکفرنا من غیر علم ولا برہان مبین
اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے نشانے کیلئے اٹھایا اور ہمیں کافر ٹھہرایا حالانکہ کوئی بھی وجہ کفر نہیں تھی -

واعلم فی ہذا الفتاویٰ شیخ عادی المجلد من المحلل الانسانیۃ والدائیۃ الایمانیۃ
اور ان فتوؤں میں پیشوا ان کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرائے سے بے بہرہ اور برہنہ اور ایمانی دانت سے محالی ہے

وتبعوا امثالہ جہاد وحقا وما کنا الجہول لا یعرف بل کانوا علی اسلامنا مطلعین
اور ان کے پیرو اسی کی مانند ہیں جو محض جہل اور حق سے انکے چچے بولے اور ہم آپ کو نہیں تہو جو ہمارا حال انہیں پوشیدہ ہو گیا تھا کہ ہم پر

وما صرنا بتکذیرہم کافرین عند اللہ ولکن سبایا منہم وتقواہم ومبلغ فہم وعلم
اور ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر ان کا ایمان اور ان کا تقویٰ اور ان کا اندازہ ہم اور علم سب انہیں

وتبتین ما کانوا یستزون وبان انہم کانوا حاسدین - یا حسرتنا علیم ما عطف
گھبرا اور جو کچھ وہ چہا کرتے وہ سب ظاہر ہو گیا اور کہل گیا کہ وہ حاسد ہیں - اُن پر انسو سس کہ انہیں سے ایک ہی ہماری طرف

الینا احد منہم لیسل ما اشکل علیہ حلما ورفقا وما سمعنا صکة مستفی من المستفی
مترجم نہ ہوا اپنی مشکلات کی نسبت علم اور رفیق سے سوال کرنا اور مجھے کسی کھٹکٹ بڑے کا کھٹکٹ نہ سنا جو رشداً مل کر لگا

وما جاعنا احد منہم بصدق القلب وصدق النیۃ بل بادرنا الی التکفیر وکفرنا وکفرنا
اور کوئی انہیں ہماری پاس صدق قلب اور صحت نیت نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تخمیر کی طرف دوڑے اور قبل اس کے جھلکنا

ان شیت کفرنا ثم مقصروا علیہ بل قالوا ان ہوا لا عمر تدون خارجون من الدین
مہبت ہو کافر ٹھہرایا اور پھر اسی پر بس بنایا بلکہ یہ لوگ مرتد اور دین سے خارج ہیں

من کل طرف وصبت کو ابل علی الاسلام حتی حل کل قلب حب الدنیا
ہو کر بارش کی طرح اسلام پر گر رہی ہیں یہاں تک کہ ہر ایک دل میں (دنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گہر کر گئیں

وشہواتہا الا الذی عصمہ رحمہ اللہ فانشی بفضل منہ ورحمہ وکان من المحفوظین

اور ان سے کوئی نہیں بچ سکا جو ان کے جبکہ خدا کے رحم نے بچالیا۔ جو ہر رحم ہو اور فضل اور رحم الہی کو ساتھ ساتھ تمام بلاؤں سے محفوظ رکھا
وترون کیف اذہبت روح عامۃ المسلمین وتفرقوا وانتشروا انتشار الجراد

اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگوں کی ہوا اٹھ گئی اور آئینہ ناقاتی اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور وہ ٹڈیوں کی طرح
واستنتت نفوسہم الامارۃ استتکان الحیاد وتروا اسیر المتقین المتواضعین

اگ الگ جا چکے اور ان کے پیروں نے خود رو گھوڑوں کی طرح تو سنے شروع کیا اور پیڑیز کا ردن اور فروتنوں کی خصلتیں
ہذا احوال العامة واما حال علماء هذه الدیار فہو شرم ذلك ما بقی لا کثر ثم شغل

انہوں نے چھوڑ دیں یہ تو عام لوگوں کا حال ہے مگر اس ملک کو اکثر عالمان کا حال اس سے بھی بدتر ہے انہیں سو بہتوں کا شغل
من غیران یکذبوا صدقا او یکفرہا مومنا ولبس معہم من العلم الا کتفیت طیار صغر

جو ان کے اور کچھ نہیں کسی سچے کو جھوٹا قرار دین یا کسی مومن کو کافر ٹھہرا دین ان کا علم تو فقط اس قدر ہے جسے کہ چوڑے
الطیور واقل منها ولكن الکبر الکبر من کبر الشیاطین یعلون انفسہم بغیر

بلکہ بہت کم قدر پرند کی چوچ میں پانی سا کتبے مگر تجر شیطان کے تجر سے بھی زیادہ ہے۔ یہ لوگ اپنی تین بے وجہ اونچائی
حق ومن کان تبوء ذرۃ فی الفضل والعلم فہو لبس فی اعینہم الا جاہل عینی

ہیں اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جا کر زمین جو وہ اچھی نظر میں ایک جاہل فہمی ہے اور جو شخص
ومن علاء قلبہ ایمانا ومعرفة فہو لبس عندہم الا کافر دجال فانظروا کیف

درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ ان کے نزدیک ایک کافر دجال ہے۔ سو دیکھو کیسی حقیقتیں
عمیت علیہم الحقایق وکذلک یجعل اللہ مال الزالغین المعتدین - وقد رستم

ان پر چھپ گئیں اور خدا ایسا ہی ان لوگوں کا انتہام کرتا ہے جو ٹھہر چلے اور حد سے گزرتا ہیں۔ اور آپ لوگوں کو دیکھا
انتاکیف اوزینا من لسنہم انہم کذبونا شتمونا لعنونا وما کان لہم علینا ذنب

کہ ہم کیسے ان کو بھی زبانوں سے سائے گئے انہوں نے ہمیں جھٹلایا کیا بیان نکالیں ہمیں کیں اور ہم نے کوئی اتھاگہ نہیں کیا تھا
وما کنا معہم - ثم ما اقصروا علیہ بل جاؤ اہر عن الینا مشتعلیں وسمعنا

اور نہ کوئی جو ہم سرزد ہوا تھا۔ پھر انہوں نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ اشتعال بلع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام

وہودینا ارحم الراحمین +

ہم پر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحیم سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَيُّهَا الْإِخْوَانُ إِنَّ فِتَاوَى التَّكْفِيرِ مَا كَانَتْ

اور یہاں تو آپ لوگ جانتے ہیں کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہیں تھے

مَبْنِيَّةٌ عَلَى تَحْقِيقٍ وَمَا كَانَ فِيهَا دَاعِيَةٌ صَدَقَ بِلِئْهِوَ أَكْثَرُهَا بِمَنْسِبِ الْكَيْدِ

اور ان میں سچائی کی کوئی چیز نہیں تھی بلکہ وہ سب فتوے کمر اور ظلم اور جھوٹ کی شر

وَالظُّلْمِ وَالزُّورِ أَفْتَاءُ أَحْسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوا يُعْرِفُونَنَا وَيَعْرِفُونَ أَيْمَانَنَا

پر جیسے گئے تھے لیکن محض افتراء اور نفسانی حدیث اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ ہم مومن ہیں اور

وَيُرُونَ بِأَعْيُنِهِمْ أَنَا نَحْنُ مُسْلِمُونَ نَوْمِنْ بِاللَّهِ الْفِرْدُ الصِّدْقُ الْقَائِلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا

ایسی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدا سے واحد لا شریک پر ایمان لاتے ہیں اور کہہ لالہ اللہ کے دین ہیں

هُوَ وَنَوْمِنْ بِيَكْتَابِ اللَّهِ الْفُرْقَانِ وَرَسُولِهِ سَيِّدِنَا نَحْمَلُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَنَوْمِنْ

اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے ملتے ہیں۔ اور دُشْتَن

بِالْمَلَائِكَةِ وَيَوْمَ الْبَعْثِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَنُصَلِّي وَنُصُومُ وَنُستَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَغَيْرِ

اور یوم البعث اور دُخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور ناز پر ہتے اور روز دیکھتے ہیں اور اہل قید ہیں اور جو کچھ

مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَغُلَّ مَا أَحْسَنَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا تَزِيدُ فِي الشَّرْعِ وَلَا تَقْصُرُ مِنْهَا

خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو نہ اسکو حلال کر دیا اسکو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں

مُتَقَالِ ذَرَّةٍ وَنَقْبِلُ كُلَّ مَا جَاءَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ فَهْمَنَا أَوْلَمَ

اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہنچا اسکو قبول کرتے ہیں ہاؤ ہم اسکو سمجھیں یا نہ

نَعْمُ سِرَّةٍ وَلَمْ نَدْرِكْ حَقِيقَتَهُ وَأَنَا بِفَضْلِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُوَحِّدِينَ الْمُسْلِمِينَ

ہمید کہ سیرت میں اسکی حقیقت تک پہنچ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہیں۔

وَمَا خَالَفْنَا الْمَكْفِرِينَ إِلَّا فِي وَفَاتِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور ہم نے لوگوں سے نہیں کافر ٹھہرایا ان سے ہم صرف اس بات میں اٹکے مخالف ہیں کہ ہم حضرت عیسیٰ کی وفات

فَاغْتَاوْهُ غِيظًا شَدِيدًا وَمَلُؤْنَا مَنَّهُ كَانَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَةِ يَلْعَلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

کے قاتل ہیں۔ لوگ بہت غضبناک ہو کر اسے نفرت سے دیکھتے تھے کہ انہیں اس بات پر کچھ ایمان نہیں کرا دیتے ہیں جو وفات دوسرا

و فی قتلہم اس عظیم و غیبی مصلحت حاصل طیب و لوباً السرقۃ و اخذ النساء ہم
 انسان قاتل اگر غارت گری کی بات ہو اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی کیوں نہ ہو حلال ہے اور انکی عورتوں کو
 و سبی ذرا دین ہم عمل صالح سے جس میں انہیں بکھریا و سقط علی احدین مسافیر
 پکڑنا اور انکی اولاد کو کفر سے روکنا ایسا عمل صالح میں داخل ہے اور جو شخص جو کو پہلے وقت آئے اور جنگ میں پکڑ لے اور انکی مسافروں میں سے
 کا للصوص ہو من غیب الصالحین۔ ہذا اقوالہم و فتاواہم و ما امتنعوا الی
 کسی پر جو ان کی کھلیا تاکہ انکی خود بخود کفر سے روک دے اور انکی عورتوں کو کفر سے روک دے اور انکی عورتوں کو کفر سے روک دے اور انکی عورتوں کو کفر سے روک دے
 ہذا الوقت من غلب الفتن المصاع و ما فاذا الی الارعاع و ما کا زمان متدین۔
 بنائیت پر مشتمل فتنوں سے بدتر ہیں انکے اور سو کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نامور ہوئے۔

و لو لا خوف سبب الدولة البريطانية لمزقونا کل ممزق و کتبنا
 اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں کچھ سے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت

الدولة القاهرة السانسة المباركة لنا جزاها الله منّا خير الجزاء قووی

برطانیہ غالب اور اسے سب سے مبارک ہے خدا انکو جاری طرف سے جزا دے کر دین کو اپنی ہرانی
 الضعفاء تحت جناح التحنن والترحم فما كان لقوي ان يظلم الضعيف

اور شفقت کے بڑے کے نیچے یا دینی سے ہیں ایک کمزور پر زبردست کچھ قادی نہیں کر سکتا سو ہم اس سلطنت

تحت ظہار بالامن و انحاء فی غنا کریم۔ وان هذا فضل الله علينا و احساناته

کے سایہ کے نیچے آرام اور امن کی سب سے بڑی چیز ہے اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے

ما فوض امرنا الی ملایک ظالم ید و سنا تحت الاقدام ولا یرحم بل اعطانا

عالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کھل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک

ملکة راحمة الیہ ترسینا و ابل الاحسان و الاکمل و تنهضنا من حنیض

ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہر رسم کرتی ہو اور احسان کی بادشاہی اور ہرانی کے مینہ کی بارش پر بدھشی تازہ ہو اور ہر نیت اور کوشش

الضعف و الهوان فجزاها الله خیر ما جازت ملکاً عادلاً عن رعیت و اجزل لہا اجر

پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے سو خدا انکو جزا دے جو ایک عادل بادشاہ کو انکی رعیت پروری کی وجہ سے ہی اور انکو بہت ہی بڑے

و بابرک فیہا و لہا و تفضل علیہا بنعماء التوحید و الاسلام و رحمہا کما ہی رحمتا

دی اور ان میں اور انکے بڑے بڑے نیکو کرداروں کو اور ہر ایمان والے کی طرف سے اور توحید و اسلام کی نعمت انکو ملے اور ہم کو بھی انکی

واہیت کا طبل لیل او طالب سیل ونصر النصارى بکلمہ تقسم و
اور یہ ہودہ اور ست روایتیں انہوں نے جمع کیں جیسو کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر کر ٹری جمع کرادی یا جیسے کوئی طوفان کا طالع تھا اور انہوں نے

قالوا ان المسیح منفرد ببعض صفاته وما وجد فيه من کمال وجلال وعظمة فهو
نصار کو اپنی باتوں سے مدد دے چکا کہ انہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم نے کئی بعض صفات میں ہمیشہ ہے اور جو کمال اور بزرگیاں ان مسیحین پائی جاتی ہیں
لا يوجد في غيره انه كان على اعلیٰ مراتب العصمة ما مسه الشيطان عند خلقه
اس کے غیر میں نہیں پائی جاتی ہیں وہی ایک ہے جو اسطوار پر گناہوں سے پاک ہے شیطان اسکی پیدائش کیونکر کیا

وسر غيره من الانبياء كلهم ولا شريك له في هذه الصفت حتى خاتم النبيين
چونہیں اور ہر ایک کے سب نبیوں کو چھو اور کوئی شیطان کہ اس سے بچ نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت میں نبیوں سے اسکا کوئی ہم شریک نہیں تھا

وقالوا انه كان خالق الطيور وخلق الله تعالى وجعل الله شريكه باذنه والطيور التي
اور خدا تعالیٰ کی طرح وہ پرندوں کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اسکا اپنا شریک بنایا وہ وہ ہے

توجد في هذا العالم تنحصر في القسمين خلق الله وخلق المسيح فانظر كيف جعلوا
جو دنیا میں پائے جاتے ہیں دو قسم کے ہیں کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیونکہ

ابن مريم من الخالقين - ولشيعون في الناس هذه العقائد ولا يدرون فيما
ابن مریم کو خالق بنادیا - اور لوگوں میں یہ عقاید مشائے کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ان عقیدوں

من البلايا والمنايا ويؤيدون المنتصرين - وهلاك بهالة الا ان الوف من
میں کیا کیا بلائیں اور موتیں ہیں اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہیں - اور ان عقاید کی شامت سے اب تک ہزاروں انسان

الناس ودخلوا في الملة النصرانية بعد ما كانوا مسلمين - وما كان في القرآن
ہلاک ہو چکا اور نصرائی مذہب میں داخل ہو گئے بعد اسکے جو وہ مسلمان تھے اور قرآن میں مسیح کے پرندے

ذكر خلقه على الوجه الحق وما قال الله تعالى عند ذكر هذه القصة فيصير
بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں ہی نہیں اور خدا نے اس قصے کو ذکر کرنے کے وقت یہ نہیں فرمایا کہ فیصیر

حيثما باذن الله بل قال فيكون طيرا باذن الله فانظر ما لفظ فيكون ولفظ طيرا
جہا باذن اللہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیكون طیرا باذن اللہ سو لفظ فیكون اور لفظ طیرا میں غور کرو

لما اختارهما العليم الحكيم وترك لفظ يصير وجيا فثبت من ههنا
کیونکہ اس علیم حکیم نے انہیں دو وزن لفظوں کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہو کہ

بوعد الوفات الذي قد صرح فيها وكانهم لا يعرفون اية فلما توفيت التي فيها

اورن وعدہ وفات پر ایمان ہے جسکی اس آیت میں تصریح ہے اور گواہ لوگ اس آیت کو ہی پہنچائے تھے جس میں حضرت عیسیٰؑ کو

اشارة الى انجاز هذا لوعده ووقوع الموت والايات بينة منكشفة فلعلهم في شك

ہے کہ تو نے جو وفات دی یہ وہی آیت فلا توفیتی اور جس میں اس وعدہ موت کے پورے ہونے کی طرف اشارہ ہے جو آیت انی مرنیکہ

من کتاب مبين - فنبذوا کتاب الله وراء ظهورهم بعد ما كانوا مؤمنين -

میں جو بچا تھا آیات کیلئے کہلے ہیں مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں رکھتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لائے کہ اپنی پریشانیوں کے

وتعجبتم ولا تعجب من ختم الله واضلاله ان اكثر علماء هذه الديار

اور منہ تعجب کیا اور خدا کے ظہر اور اس کے گمراہ کرنے سے کچھ تعجب ہی نہیں کہ اسلام کے اکثر علماء

فسدوا وحتت عظمت حواسهم وسلبت عقولهم وغمرت ملا ركم وكذبت آراهم

بجھ گئے یہاں تک کہ ان کے حواس کا درجہ بگڑ گیا اور انکی عقلیں سلب ہو گئیں اور انکی دماغی قوتیں گم ہو گئیں

وغشيت اعينهم فياعجب الفعل الله وقهره كيف اخذ كلما كان عندهم من البصيرة

اور انکی رائوں پر تاریکی چھا گئی اور انکو نہ پروردگار کی بڑی ہمت و قہر کا کام اور اسکا قہر کس طرح اسنے انکی بصیرت اور معرفت اور دانائی سے لی

والمعرفه والدراية وتركمهم في ظلمات لا يبصرون لا ياخذهم رقة علم مصيب

اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا ان کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ ہی نرم نہیں ہوتا

الاسلام يكفروننا ويكفرون كل من خالفهم المسلمين في ادنى امر ولوني بعض سبائل الاستخفاف

ہمیں کافر ٹھہرتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر ایک مسلمان اسنے نزدیک کافر ہے جب کہ وہ ایک ادنیٰ بات میں ہی استخفاف

ويتعصون المسلمين بايديهم ويريدون ان يقللوا الاسلام ويرون باعينهم ان النصارى

اگر کبھی استخفا کے مسلمان ہی اختلاف ہر مسلمان کو دیکھے دیکھ کر دین سے باہر نکلتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رکھا جائے اور اپنی آنکھوں سے

قد غلبوا واكثر مذاهبهم وامتد الى اقطار الارض وهم ينسلون من كل حدب اتخذوا

بکھرتے ہیں کہ نصاریٰ غلب گئے اور ان کا مذہب زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کو کماندہ کی پہل گیا اور ہر ایک بلندی انہیں کے حصہ میں آگئی

العبد العاجز الهاء وغتوا الهاء وابا ورسو على خزعبلا تهم امثال الجبال والربا وعلماؤنا

اور ایک عاجز بندہ کو انہوں نے خدا ٹھہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر

هولاء عقد والجهلاء تهم الجباء وصارت كلما تهم لزهرفرتيم كالصبا وجعواروا

طرحے اٹھاکم پھر گئے اور بے مروتی لوگ اٹھے اٹھے اٹھے باطل باتوں کو کہنے کیلئے لازماً مکر میں لگے اور انکی باتیں صابروں کو گھڑو کوئے جیسا کہ حکم میں

المخفية او الذي رسا على جملہ عمدًا وغرق فی مجنة التقليد غرقاً حتى فقد اثر
 نہیں پہنچ سکے یا وہ شخص ایسے کلمات کہیں گے جو جہالت کی باتوں پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے دریا میں غرق ہو گیا یہاں تک کہ انسانی
 حرية الانسانية وسقط في شبكة لا تخلص منها وتابع اثر ابليس اللعين
 آزادی کے نام و نشان کو کھو بیٹھا اور ایسے حال میں پھنس گیا جہنم نجات نہیں اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیر ہو گیا
 والذي آمن بالقرآن ولفه نفسه تحت هذا ياية فلن يرضى بمثل هذه العقاب
 اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اسکی ہدایتوں کے نیچے اپنی تین ڈالیا سو وہ ایسے عقاب پر کبھی رہی
 بل لا يسوغ له قول يخالف القرآن بالبداهة ويعارض ببنائة ومحكمة صريحة
 نہیں ہوتا بلکہ وہ ایسی باتوں جو صریح قرآن کے مخالف اور اسکی حکم آیتوں کے کھٹکے کھٹے معارض ہیں ناجائز
 واي ذنب اكبر من ذلك ان احدايؤمن بالقرآن ثم يرجع وينكر بعض هداياته
 سمجھ گا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہو گا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان لا کر پھر رجوع کرے اور اسکی بعض ہدایتوں کو انکاری
 ويتبع المتشابهات ويترك الحكماء ويعترف القرآن ويعتبر معانيه من مركزها
 ہو جائی اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے اور حکماء کو چھوڑے اور قرآن کی تحریف کرے اور اُسکے معانی کو اُن کے مرکز مستقیم
 المستقيم ويؤيد باقواله قوماً مشركين - ولكن الذي تمسك بكتاب الله وآمن
 سے پھر دے اور اپنی باتوں سے مشرکوں کو مدد دے۔ مگر وہ شخص جس نے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچھ اس میں
 بما فيه صدقاً وحققاً فاي حرج عليه واي ضيّر ان ترك روايات أخرى اليه
 ہے اُن سب باتوں پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھ لیا پس کسی کو کونسا حرج اور کونسا مضائقہ ہے اگر وہ ایسی باتوں کو
 تخالف بينات القرآن وليست ثابتة من رسول الله بثبوت قطيع يقيني الذي يسمو
 پھر اُسے جو قرآن کے کھلے کھلے بیانات کی مخالفت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قطعی اور یقینی طور سے ثابت نہیں
 ثبوت القرآن وتواتر ادترك معان تخالف، ونصوص واختار الموافق ولو
 جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کر سکے یا مثلاً کوئی ایسی معانی ترک کرے جو نصوص قرآن کے مخالف ہیں اور وہ معنی
 بالتاويل بل هذا من سيرة الصالحين المتقين - ومن سيرة الصديق رضي الله
 کرے جو اُسکے موافق ہیں اگرچہ تاویل میں ہی ہوں بلکہ یہ تو کیکجھن اور تکیو کا طریقہ ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 أم المؤمنين - فالواجب على المؤمن المسلم المتورع الذي يتقى الله حق التقات
 اور مومنان کو طریق اور صلت میں کسی پر ایسی شخص پر جو مومن مسلمان پر نہیں گارہی اور خدا سے جیسا کہ حق ڈریکا ہے اور کسی واجب سے

ان الله ما ارادهم ان يخلقا حقيقيا لخلقهم عز وجل ورويه ما جاء في كتب
 كرس جگ خدا تعالیٰ کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اسکی ذات سے مخصوص ہو اور اسکی تائیدہ بیانات
 النفسیر من بعض الصحابة ان طیر علیہ ما کان یطیر الا امام اعین الناس
 کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہو کہ میں اور وہ یہ کہ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ وہ کوڑکا
 فاذا غاب سقط علی الارض ورجع الی اصله کحصا موی وکذلک کان احیاء علیہ
 نظرو کوڑکے سے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر مارتا تھا اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موی کا اور عیسیٰ کا مرد و بچہ نہ کرنا
 فاین الحیات الحقیقة فلاجل ذلك اختار الله تعالیٰ فی هذا المنقلم الفاظا متشاب
 ہی ایسا ہی تھا سوس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب
 الاستعارات لیشیر الی الامجاز الذی بلغ الی حد المجاز و ذکر مجاز الی بیان اجماعا
 حال ہے تاکہ اس مجاز کی طرف اشارہ کرے جو اعجاز کی حد تک پہنچتا اور مجاز کو اسلئے ذکر کیا کہ تا آن کے مجہول کو
 فحمله الی اهلون المستعملون علی الحقیقة و سلکوه مسلک خلق الله من غیر تفاوت مع
 جو غلطی حادث نہایت بیان فرمادے پس اس مجاز کو جابلون نے حقیقت پر عمل کر دیا اور اسی مرتبہ میں داخل کیا جو ابی پیدائش کا مرتبہ ہو حالانکہ
 انه کان من نفع المیسع وناثیر روحه من غیر مقدار نمد عاء فہلکوا و اہلکوا کثیرا من
 وہ من نفع یس اور اسکی روح کی تاثیر سے تھا اور اس کے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو یہ کہنے والے پاک ہوا اور بڑا ہو
 لہما ہلین۔ والقرآن لا یجعل شریکاً فی خلق الله احداً ولو فی ذباب او بعوضة
 جابلون میں ہو پاک کیا۔ اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک کہی بنائے یا ایک چمچ بنائے میں شریک ہو
 بل یقول انه واحد انا وصفاتاً فاقروا القرآن کا متدبرین۔ فالامر الذی ثبت
 کہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً و صفاتاً واحد لا شریک ہے سو تم قرآن کو ایسا پڑھو جیساکہ تدبر کرنا اور پڑھتے ہیں۔ سو جو امر عقلاً و نقلاً
 عقلاً و نقلاً واستدلالاً لا ینکرہ احد الا الذی مالک فی راسہ مرة انسانیة
 مستلماً ثابت ہو گیا اسکا کوئی انکار نہیں کر سکتا جو ایسے شخص کے جسکو سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں ہوا
 وحق بالاحسن من السافلین۔ ولا یقول احد کمثل هذه الکلمات الا الذی فیہ
 اور زبان کاروں اور تحت الشری جائزہ الورت کے ساتھ مالا۔ اور اسی باتیں کوئی منہ پر نہیں لایگا
 طریق التوسید و مال الی الجاہلیة الاولی و ما بلغ نظر الی نتائجہ الضروریة و مفاسدہا
 راہ کو بہل گیا اور پہلی جاہلیت کی طرف پل ہو گیا اور اسکی نظر ان عقیدہ دلی کے لامتناہی تہویر و پڑھنے پر نہ ہو سکتی تھی

هذا الحديث ونصرفه الى معاني لا تخالف الحقيقة الثابتة وان لا تفعل كذلك فكان
 كهم من حديث كى تاويل كرين اور ان معاني طرف پيرين جو ثابت شدہ حقيقت ك مخالفين اور اگر ہم ايسا نہ كرين تو گویا ہم ہر ایک
 دعونا كل مخالف ليعضد علينا وعلى مذهبنا فاذا ن ايدنا الساخرين - فنقول في تاويل
 مخالف كوكباين كے تاويل پير اور ہماري مذهب پر ٹھٹھا كرو اور اس صورتين ہم ٹھٹھا كرينو الون كے مدعا پر ہر كچھ - پس ہم اس حديث كى تاويل
 هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد من قوله لا عدوك ولا بغية السرية
 يان كرين كے ك رسول الله صلى الله عليه وسلم نے اپنے قول لا عدوى مين ہرگز نہ ارادہ نہيں كيا ك

من كل الوجه وكيف وقد حذر من المجد ومن في حديث اخر فما كان مراده من هذا
 من كل الوجه اي ك موضع دوسريں سرب نہيں كرتي اور كيون ك انحضرت صلى الله عليه وسلم ايسا كيتے
 القول من غير ان التاثيرات كلها بيد الله تعالى ولا موثر في هذا العالم الا الله كون
 كيتے جيكا آپ ايك دوسري حديث مين مجدمون سي پر مہر كنيكھے لے مانت فرمائي سي اور ان كے چوتھيں ديا پل انحضرت صلى الله عليه وسلم
 الفساد الا بحكمه وادارته ومشيتة واذا اولنا كذلك فتمخلصنا من شبهات المعتز صين
 سي بجز انك كوي مراد نہيں هي ك تمام شيرين عدوي وغيره كى خدا تعالى ك مانتہ مين ہن اور بجز اس ك حكم اور مشيت ك اس عالم كون اور ساين
 والذي نفسي بيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد فقط في هذا المقام وانما
 كوي موثر نہيں اور جيكا پير تاويل كى تو پير اعراض كرينو الون كيا غير اضوري را ئي پائي اور جي ك ان كى قسم كى كى ك مانتہ مين ہري جاك ك رسول
 من نزول عيسى وغيره الامعاني تا وئلت فلا تعجل ولا تقن فتن المفسدين هذا
 نے اہتمام اور لكے مشابہ دوسري مقامون مين جيس نزول حضرت عيسى وغيره مين جيز نا وئلي منون كے اور مين مراد نہيں لي ئي تم مفيد ديكو نہيں كے مدعا پير

هو القول الحق فاقبلوا كلمة الحق ولو خرج من فم طفل فان السعادة كلها في
 اي پچي بات ہر سوچ ك قبول كرو اور اگر چي ايك بچ ك منہ سي كھلا ہو كيوك ك تام سادت حق كے قبول كرين مي
 قبول الحق فطوبى للذين يقبلون الحق خاضعين - والذين عادونا فلا يقبلون
 سوارك وہ لوگ جو حق كے قبول كنيكھے جيكا جاتے مين اور وہ لوگ جو ہمي عداوت ركھتے مين وہ حق ك
 الحق مع انه ليس فيه دقت ولعماض بل هم يعلمون في قلوبهم انه الحق لمبين
 قبول نہيں كرتے اور جيكا كچھ اس مين دقت نہيں كيا پير دوتہ خود جانتے مين كہ مبرح اور صاف حق ہر -

واذا قيل لهم آمنوا بالحق الذي تبين وبالمعاني التي هي حصة قالوا انهم
 اور جب انكو کہا جائے ك حق تو كھل گيا اب تم انكو قبول كرو اور انساني پرايان لاؤ كجاسم جو مانتہ ہو گيا تو كيتي كيتي كيا پير

ان معاني
 حقايق عالميات

(+ (الحائرين) ان الامم ان نزول عيسى نفعه بذاته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله سينزل فان لعنة الرجس - للذين

ان یعتصم بحبل الله القرآن ولا یبالی غیره الذی یخالفه واذاری وانکشف
جو حبلِ اسد سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اس کے غیر کی کچھ پروا نہ کرے جو مخالف اور جب دیکھو اور جب اسپرنگلو کہ

علیه ان بعض العلماء من السلف او الخلف غلطو انی فم امر فلیس من ذین
بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں تو اسکی ذمت

ان یتبع اغلاطهم و یقبلها بغض البصر لا یقارنها بتفهیم مفہم و یرسو علیہا
سے پیروی کرے کہ انکی غلطیوں کی پیروی کرے اور آنکھ بند کر کے انکو قبول کر لے اور کسی سمجھا بیرونی کے سمجھانے سے باز نہ آوے

ابداً ولا یلتفت الی الحق الذی حصص والرشاد الذی تبین فان امرنا واشت
او ہمیشہ انہیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اس سچائی کی طرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کی طرف جو ظاہر ہو گئی التفات نہ کرے کیونکہ ایک اثر

فلا بد من قبوله ولا مفر منه مثلاً جاء فی حدیث رسول الله صلی الله علیہ وسلم
ہو گیا تو اس کے قبول کرے چارہ نہیں اور اس کو کوئی گریز گاہ نہیں مثلاً رسول اسلم علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لا عدوی ای لا تجاوز علة من مریض الی غیره ولا یعدی شیء شیا ولكن التجارب
لا عدوی یعنی ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنی تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک لاکن طبی تجارب سے

الطبیة قد اثبتت خلاف ذلك ونحن نری باعیننا ان بعض الامراض مثلاً
اس کے مخالف ثابت ہو گیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ بعض مرضیں مثلاً

داء الحرق الیہ یقال لها فی الفارسیة آتشک یعدی من امرأة مبتلاة یعدی مرض
آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگتی ہے اور ایک آتشک زدہ عورت سے

رجل منکما و بالعکس كذلك نری فی عمل الابرۃ الذی مینع علی تخمیر مادة مجذوفانہ
مرد کو آتشک جو جاتی ہے اور ایسا ہی عورت کو اور یہی عورت طبعاً لگاتے ہیں یہی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جسم کے ایک

یعدی آثار الحدیثی فی المعمول فیہ ہذا هو العدوی فکیف ننکرہ فان انکارہ
سے ایک کا عمل کیا جاوے تو بدن پر ہی آثار چمک ظاہر ہو جاتے ہیں پس یہی تو عدوی ہے سو ہم کیونکر انکار کر سکتے ہیں کیونکہ

انکار عاروم حسیۃ بدیہیۃ الی ثبتت عند مجرئی صناعة الطب ما یقتی فیہا شک
انکار انھار معلوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ میں ثابت ہو چکے ہیں اور ان میں ان بچوں کو

للأطفال اللامعین فی السکک فضلہ عن رجال عاقلین فلا بد لتامن ان نوؤل
بہا شک نہیں راہ جو بچوں میں کیسے پرتے ہیں ناچ جائیکہ عقل مند کو کچھ شک ہو پس ہمارے لئے ضروری ہے

المظلة او صارخ في اللظ المضرة فلا نجد مغنيا من قومنا الا الواحد
 من بکنتا ہوتا ہے یا اسکی مثل جو بیکٹی ہوئی آگ میں فریاد کر رہے سو ہم کوئی فریادیں اپنی قوم میں نہیں پاتے مگر
 الذي هورب العلمين - وانا يئسنا منهم غاية الياس كاتا وضعنا هم
 دہی ایک جو رہے العلمین ہے اور ہم ان لوگوں سے نہایت درجہ ناامید ہو گئے گویا ہم نے ان کو انکی
 في قبورهم قلنا مل ارفما سمعوا وايقظنا انذرا فمما استيقظوا وخضعنا
 قبروں میں دفن کر دیا ہے بہت کہا مگر انہوں نے نہیں سنا ہم نے خوف دلانے کے لڑی جگایا پر وہ نہ اٹھے ہم کئی
 احوار ارفما خضعوا قلنا اخسئوا خسئا ان الله غني عنكم ولا يعبدكم وسبنا
 مرتبہ جگئے پر وہ نہ جگئے آخر ہم نے کہا درجہ ہوا دفع ہو جاؤ خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں اور وہ ایسی قوم تو ایسا
 بقوم ينصرون دينه ويجيئون الصادقين -
 جو اس کے دین کے مددگار ہو گئے اور صادقوں سے پیار کریں گے -

فحاصل الكلام اني اذا ثبتت هذه الامراض والسموم ساريت
 اب مائل کلام یہ ہے کہ جب میضویہ بیماریاں اور یہ زہریں اس ملک کے اکثر مولویوں
 في عروق اكثر علماء الهند ورستيم في غنية من كذا بالله ورسوله بل رستيم ضار
 میں دیکھیں جو انکی رگوں میں پڑ چکی تھیں اور نیچے انکو اس کی کتاب اور اس کے رسول کی لاپرواہ یا بیل میضویہ کچھ کہہ دے
 بعود ومن مارا آخر وكل احد منهم زمار بما عنده من الخيالات الباطلة
 اور یہ بانسی بجا رہے ہیں اور ہر ایک بانسی بجانہ والا اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے میں مشغول ہے
 وارضى بمعازفه النفسانية متمسكا بها ولا يتقون ولا يتدعون بل اراهم
 اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے اور ان سے خوش ہونے کو بہتر کرتے اور چیتاتے ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں
 يصرون ويفخرون على جهلهم ويصفقون بالايادي فرحين - ويكفرون
 کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے ہیں اور خوشی سے تالیان بجاتے ہیں اور بڑی دلیری سے مومنوں کو
 المومنين مجتازين كانهم في ما من من مواخذة الله ومحاسبة الله وكان الله
 کا فر ہوا ہے میں گویا ان کو خدا تعالیٰ کے مواخذہ سے بچلی امن ہو اور اس کے محاسبہ سے بیخبر ہیں گویا خدا ان
 عنهم ولا يقول لم تقوت ما لم يكن لكم علم ولا يبايعهم بما في صدورهم في يوم كذا
 سوال نہیں کرے گا انہیں کہ تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو تمہیں علم نہیں تھا اور ان کو دلی ارادی نظر نہیں کرے گا ہرگز نہیں

بامور مخالف اقوال اسلاماً وان كان اسلاماً فهم من الخاطئين المخطئين - ونرى
 جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہیں اور اگر وہ ان کے متقدمین نے اپنی راویوں میں خطا ہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہیں
 انہم قد خفقوا وان تلوح الجمل قد تساقطت علی ارض قلوبہم بشدتہا ومداکاتہا
 کہ یہ لوگ ہائے گم ہوں اور جمل کی برہنیں کثرت کے ساتھ اور شدت کے ساتھ لٹکے دلوں پر گرین اور ان کے سب کو

فختت شطاءہا وردفہا حصا التعصب فسحق الاستعدادات تحتها کالحطب
 دبا یا اور پیچھے سے تعصب کے شکریزے اپنے پڑے سو اکی استعدادیں اکونچو ایسی پس گئیں
 تحت مطرقة القین او القطن تحت مطرقة الطارقین - والعجب من عقلهم
 نوا اور ان کے ہتھوڑے کے نیچے پہلے ہار دی دھڑ کے دھکی گئے خود ہی جاتی ہو اور انہیں اور انکی عقل پر تعجب آتا ہو کہ وہ

انہم یرون باعینہم ان کلماتہم الباطلة المضلّة قد اضرت الاسلام اضلّ
 اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کے کلمات باطلہ اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہی ہیں

عظیماً والناس باسماعہا یخرجون من دین الله افواجا ویلتحقون بالنصارى بما
 اور لوگ انکی باتوں کو سن کر دین اسلام سے نکلنے جاتے ہیں اور نصاریٰ میں داخل ہو رہے ہیں کیونکہ
 سمعوا من صفات المسيح وعصمتہ الخاصة وخلوده الى هذا الوقت وقد تہکک
 وہ مسیح کی عصمت خاصہ اور اس کا اہلبک زندہ رہنا اور انکی قدرت کاملہ خالقیت میں

في الخلق والاحیاء علی قدر ما وجد مثله فی احد من النبیین - وشاہدون
 اور زندہ کرنے میں اس ما بعد سے شے ہیں جسکی نظیر اور نبیوں میں نہیں پائی جاتی - اور یہ مولوی لوگ
 (هذه العلماء) هذه المفاسد کما شام لا یتنبہون ولا یرتحف فوادیم ولا تذوب کبابیم
 ان تمام خادوں کو دیکھ رہے ہیں پھر خبردار نہیں ہوتے اور ان کے دل نہیں کانپتے اور انکے جگر نہیں پگھلتے

ولا یأخذیم رحم ورقۃ علی امة الیسی ونبکی علیہم ونصخ صرخۃ متموجۃ قلیح
 اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہیں آتا ہم اپنے گریہ کرتے اور پیوٹ پیوٹ کرتے ہیں سو کوئی ہمارے گریہ کو
 احد کباءنا ولا صرخا نابل کفرو ننا مغتاضین -

نہیں سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ میں آکر کافر کافر کہتے ہیں -

وانما مثلنا فی هذه الایام ايام غریة الاسلام کما بطنی واد فی اللیلۃ
 اور ہم مثلاً ان دنوں میں جو غریب اسلام کے دن ہیں اس سا فریاد ہے جو منجھ میں اور انہیں ہیرا

مبارکاً واما ثمن هذه الكتب فهدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق و

اور ثمنیت کے بارہ مین حال یہ ہے کہ یہ کتابیں ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور

للمصیرين والافریقین کلام وکل من کان عالماً منصفاً مع صفر الید واما غیرہم

مصلوین اور افریقیوں کیلئے تو مفت بطور ہدیہ مین اور ایسا ہی اسکے لئی بھی جو عالم اور منصف مزاج اور تہذیبیت ہو اور دیگر

فعلیہم ان اسراء والاشتراء ہا ان یرسلوا روبیة فی ثمر الحجامہ وکذلک فی ثمر الکراما

کوتیت سو ایسی سوا کردہ خریدنا چاہیں تو لازم ہے کہ حاتمہ البشیری کی ایک روپیہ قیمت پچاس اور ایسا ہی ایک روپیہ کرانیا

ونصفہا فی ثمن التبلیغ واثنتین للتحفة ان کا نوامشترین۔ وانا نقصنا انہ من ثمن

کے لئے اور آدھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی اگر خریداری کا ارادہ ہو اور بچے ایک آنہ تحفہ کی قیمت

التحفة رعایتاً للشافہین۔

بساخطر شافہان کم کر دیا ہے۔

وما الفت هذه الكتب الا لکباد ارض العرب وکان اعظم مراد ایت

اور بیخون کتابوں کو صرف زمین عرب کے جگہ گوشتوں کے لئی تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی

ان تشیع کتبہ فی تلك الاماکن المقدسة والبلاد المباركة فرسیت ان شیوع

کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں مین میری کتابیں شائع ہو جائیں پس میں دیکھا کہ کتابوں کا

الکتب فی تلك البلاد فرع لوجود رجل صالح یشیعہا وایقنت ان شہرة کتبہ ومنتشار

ان ملکوں مین شائع ہونا ایک ایسی نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کر نیوالا ہو اور بیخون یقین کیا کہ میری کتابیں

فی صلحاء العرب امر مستحیل من غیر ان یجعل الله من لدنه ناصر لمنهم وری خواہم نکنت

صلحاء عرب مین شائع ہونا ایک امر محال ہے جو اس صورت کے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئی آئیں سو اور ان کے بہائیوں

ارفع کف الصراعة ولا یتہال لتفصیل هذه المنیة وتحقیق هذه البغیة حتی لجمیت

میں سے کوئی مدد دینے والا مقرر کرے سو میں نضر کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائیں عاجزی کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میری لئی حاصل

دعوتی واعطیت لی بغیة وقاد الی فضل الله رجلاً ذاعلم وفهم ومناسبة ومن علماء

اور متحقق ہو یہاں تک کہ میری دعا قابل کیگئی اور میری مراد مجھے دیگئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسی آدمی کو کبھی لایا جو صاحب

العرب من الصالحین۔ ووجدته طیب الاعراق کریم الاخلاق مطهرة الفطر لودعیا

علم و فہم اور مناسب تھا اور بیخون میں تھا اور میں اس کو پاک اصل اور سپیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور بہتر بنیاد والا

بل انهم من المستولين -
نکد ان سے باز پرس ہوگی۔

ورثت ان الفتن ليست محدودة الى انفسهم بل العامة قد

اور اپنے دیکھا کرتے انہیں کے ذات تک محدود نہیں رہی بلکہ عوام الناس انکی سبشی پر جمع ہو گئے

اجتمعوا على صفيهم واغتروا بتقاريرهم اليابسة الملمعة فاشتعل غيظ العامة

ہیں اور ان کی خشک اور طبع باتوں پر فریفت ہو گئے سو عام لوگوں کا غصہ ہمیر پڑا اور انکا

علينا وتبوع دهم بتيه المفترين - وحسبهم عالمين متدينين صادقين -

نہن باعث افترا پردازوں کی انجخت کے جوش میں آیا۔ اور انکو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانت دار اور سچے ہیں

فلما زلزلت ارض الهند كلها واحسست من العلماء الجمل والمحد وضعت في

پس جب ہند کی زمین میں ایسا زلزلہ آیا کہ ساری زمین لگی اور عمارتیں میو بھن اوجھ پایا تو سینے پڑ دل میں ٹھان

نفسى ان اعرض عنهم فارا الى مكة وان اوجه الى صلحاء العرب فخباء امر القرى التي

لیکا ان لوگوں کو اعراض کر دیں اور کہ کی طرف بہاگوں اور صلحا عرب اور کہ کے برگزیدوں کی طرف توجہ کر دیں کیونکہ

خلقوا من طين الحرية وتفوقوا دراهل هلية فالقى الله في قلبه عند مس هذه

آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہمیت کے دودھ پرورش پائے ہیں سو خدا تعالیٰ نے اس حاجت کو پیدا ہوئی

الحاجة ان اولف كتبنا في لسان عربي مبين - فالت بفضل الله ورحمته وتوفيقه

میرے دہلیں یہ کتاب کہ میں کہی کہی عربی میں چند کتابیں تالیف کروں۔ سو میرے خدا کے فضل اور اسکی رحمت اور اسکی توفیق

كتاب اسمه التبليغ ثم كتابا اخر اسمه التحفة ثم كتابا اخر اسمه كرامات الصالحين

سے ایک کتاب تالیف کی جبکہ نام تبلیغ ہے پھر دوسری تالیف کی جبکہ نام تحفہ ہے پھر تیسری تالیف کی جبکہ نام کرامات الصالحین

ثم الت بعد ها حامة البشر في بشرى للذين يطلبون الحق وتفصيل كل

پھر چوتھی تالیف کی جبکہ نام حاتم البشر ہے اور حاتم البشر کا یہ ان لوگوں کے لئے کتاب تین ہیں جو حق کے طالب ہیں

ما قلنا من قبل والية تنال من تلك الرسائل متفرقا ليعطي هذا الكتاب مجتمعا

اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جسکو ہم پہلی کتاب میں بیان کر چکے ہیں اور جو کچھ پہلی کتاب میں متفرق طور پر نواید علی کی پیش

للمتاعين - ونسبته اليها النسبة شجرة الى بذرها وجاء مجمل الله حسنا مبسوطا

حقائق کی کتاب حاتم البشری ہو کہوں کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دی ہے اور اسکی نسبت دوسری کتاب کی طرف ایسی جو صحت کی پختہ کتاب اور اسکی حاتم بشری کی نسبت

حقائق کی کتاب حاتم البشری ہو کہوں کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دی ہے اور اسکی نسبت دوسری کتاب کی طرف ایسی جو صحت کی پختہ کتاب اور اسکی حاتم بشری کی نسبت

والتفسير وفكره فكري عميقاً في كل امر فهو در افكاره و نور انظاره وليس علامته
تفسير كبريائين اور ہر ایک امر میں پوری پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک دودھ اور اس کی نظروں کا ایک پتھر ہے

انعارف من دون المعارف وانی اذا قرعت کتابه وتصفحت ابوابه ورفعت حجابہ
اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی جوتی ہیں اور جب میری اس کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کر کے اس کے باب دیکھو اور اس کی چادر

فاستلحت بیانہ ومدحت شانہ وما وجدت فیہ شیئاً شانہ وادعوان لیسع
پہنچائی تو سیتے اس کے بیان کو طبع پایا اور اس کی شان کی سب سے تعریف کی اور سب سے اچھیں کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اس کو بڑھاد

اللہ کتابہ مع کتبہ وینضع فیہ قبولیتنا ویدخل فیہ روحاً منہ ویجعل افئدة من
اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت کہد پوری اور ہمیں اپنی طرف

الناس تھوی الیہ وجزاہ فی الدارین وبارک فی مقاصدہ ویدخلہ فی المقبولین
ایک روح داخل کرے اور بعض لوگوں کو اس کے جو اس کی طرف پہنچا دیں اور اس کو ہر طرف سے دلوں جہاں نہیں بدل دی اور اس کے مقاصد میں برکت

ولما فرغ من تالیف کتابہ حملہ اخلاصاً علی ان یکون مبلغ معارفنا الی علماء وطنہ
اور اس کو قبولیوں میں داخل کرو اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اس کے اخلاص نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتوں کو

وینحرفہم عن اخبارنا ویکون منادیاً ویطلق نداء فی کل ناحیة یتشیع الکتب
اپنے وطن کے علماء کو اپنے پیچھے اور ہماری خبریں انہیں ہٹا دی جو ہر ایک طرف آوازیں پہنچا دیں اور کتابوں کو شائع کرے

لیتشیع الامر علی اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذي كنا ندعوه فی اللیل
لیتشیع الامر علی اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذي كنا ندعوه فی اللیل

سازن لوگوں پر شفقت کبھی علماء کی اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعا میں کرتے تھے۔

والنہار واری انہ رجل صادق القول والوعدتی فی الفضول فی الکلام ولا یتزعج للسان
اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے جو ہر وعدہ کلام سے پرہیز کرتا ہے اور زبان کو ہر ایک

فی کل مرتع باطلاق الزمام ولقد دخل اللہ حبنا فی قلبہ فیمحبنا وخبہ وکلمنا وھذا انزل منک
ہر گاہ میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت اس کو دل میں ڈال دی سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے ہر اور محبت

فایقن انہ ہواہل وسیخبر کما وعد وارجوان یجملہ اللہ سببا لربع بدنا وسوغ
اس کو کہتا ہے اور وعدہ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس کا اہل ہے اور یہ کہ کہا دیکھا اس کی اور میں اس سے رکھتا ہوں کہ خدا اس کو ہر ایک چیز کی نشوونما اور

حقیقتا ھو احسن المستبیین - ورنیت اھ رجل متاض صابراً لا یشکوا ولا یفرع ورنیت
تو تمنا کی کہ ہاں کہہ کر اور ہمارا دودھ اس کو دے دے جو شکر و شکر و شکر اور خدا سب سے بڑی نیکوتر ہے اور میں دیکھا کہ میں نے اس کی محبت کی اور صابر ہے شکوہ اور بے فرغ

المعيار من المتقين - فاستجبت لبقائه الذي كان مرادي ومعداتي وحسبته كورة
 سوچنے انکی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پہل میں نے اس کو
 دعائی و تقاضائی کے بغیر یا بفضل محی و از دہائی الفرح و صرت یومئذ من المستبشرين
 خیال کیا اور آیتوں کی خیر اور بھانے والے فضل کیلئے میں نے اس کو ایک نیک حال سمجھا اور کثرت خوشی کی جگہ پر ملا دیا اور اس
 ہمنیت نفسیہ ہذا لک و شکر ت اللہ و قلت الحمد لك يا رب العالمين -

میں ان لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوئے ہیں سوچنے اپنے نفس کو اس وقت مبارکباد دی اور دعا کا سکر کیا اور کہا کہ اگر تمام جہانوں میں خلیفہ
 تفصیل في ذلك ان شاباً صالحاً و سماً جاعلي من بلاد الشام اعني من
 اور اس مجلس بیان کی تفصیل یہ کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوش و میرے پاس آیا میں نے

طرابلس وقاده الحكيم العليم التي ولبت عندي الى سبعة اشهر اعني الى هذا الوقت
 طرابلس سے اور حکیم و علیم اس کو میری طرف کیجھ لایا اور تریب سات مہینہ کے بعد اس وقت تک میری
 فتو مت فيه الخير والرشد و وجدت في ميسمه اذوار الصلاح و رثيت فيه سميت
 پاس رہا اور میں نے فراموش نہ کیا اس کو جو کو باغیر دیکھا اور اس میں رشد پایا اور اس کو چہرہ میں صلاحیت کو انوار پا کر اور اس کے
 الصالحين - ثم امعنت في حاله وقاله و تفحصت من ظاهره و باطن احواله بنور اعلي
 نشان پاسے - پھر میں نے اس کے حال اور حال میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اس نور اور

لي والهام قدف في قلبه فاستحسن تقائه و رزانت حصاده و وجدته رجلاً صالحاً
 الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھ کو عطا کیا گیا ہے سو میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقلی اس کو حاصل ہے اور ادنیٰ
 تقبلاً کلاً علی جذبات النفس طاردها و من المتراضين - ثم اعطاه الله حظاً من

ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے - پھر خدا نے اس کو کچھ صبر و
 معرفتي فدخل في البائعين - وقد انفع عليه باب عجيب من معارفنا و الف كتمان
 شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری معرفت کی باتوں میں اس کو ایک عجیب و انہ اپر
 و سماه ايظاظ الناس و هو دليل واضح على سعته علمه و حجت منيرة على اصابت رايه

کہو لیا اور اس کو ایک تالیف کی جس کا نام ایظاظ الناس کہا اور وہ کتاب اس کو معلومات پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے مناسب پر ایک
 و يعني كل مزار في مزار و لما افضر في تاليف ذلك الكتاب جمع عنده كثير من كتب الحديث
 روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کی ہر ایک میدان کی کفایت کرتی ہے اور جب اس کتاب کی تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی باتیں

لهذا المہم من المغنمات وحیث عندنا من فضل قاض الحاجات وهو خير قلبا ودمع
 اس ہم کے لئے اربس غنیمت ہے اور اس کا اس جگہ آنا خدا تعالیٰ کے فضل میں ہے اور وہ نیکدل اور بہت اچھا آدمی
 الرجل مع ان الضرورة قد اشتدت فلعل الله يصلح امرنا على يديه وهو هذا التقريب
 ہے اور اس طرف ضرورت بھی سخت ہو پس شاید خدا اس کے ہاتھ پر ہماری کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے
 يصل وطنه ويخون تكاليف السفر العنيف ويتخلص من مفارقة المآلف والاليف
 اپنے وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی رنجائی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ
 وتوجرن عليه من الله الرحيم اللطيف وما قلت الا الله وما انا الا ناصح امين۔
 سے اجازت اور میری طرف اسد کے لئے یہ باتیں کی ہیں اور میں امانت سے نصیحت کرتا ہوں۔

والذين يظنون ان اهل العرب لا يقبلون ولا يسمعون عندنا جوا هذا الحق
 اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا
 من غير ان غول على قولهم ونسترجع على فهمم الا يعلمون ان العربيين سابقون
 بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں کہ ہم اس کے خیال پر لاجل پڑیں اور انکی سمجھ پر اسد کہیں کیا نہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق
 في قبول الحق من الزمان القديم بل هم كالأصل في ذلك وغيرهم اغصانهم
 کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیشرفت رہی ہیں بلکہ وہ اس بات میں بڑے کیڑھ ہیں اور دوسری انکی شاخیں ہیں۔
 ثم نقول ان هذا فعل الله رحمة منه والعرب احق واولى واقرب برحمته واني اجد
 یہ ہم کہتے ہیں کہ یہاں کا روبرو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الہی رحمت کے قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار اور
 ربح فضل الله فلا تتكلموا بكلمات اليأس ولا تكونوا من القانطين۔ ولا تظنوا ظن السوء
 قریب اور نزدیک ہیں اور مجھ پر خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آ رہی ہے سو تم فوسیدی کی باتیں مت کرو اور نا امید وں میں نہ مت ہو جاؤ اور میرے
 وان بعض الطن اثم فأتقوا الظنون الفاسدة التي تترجم منها ارض ايمان الظانين
 میں مت پڑو اور بعض ظن گنہا ہیں۔ سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین لمباتی ہے اور نیت صالحہ

وتنزع النية الصالحة ويكثر فساد الشياطين۔ وقوموا متوكلا على الله وقد
 میں جنبش آتی ہے اور شیطان وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ
 من خير ما استطعتم واعدوا لاختيكم من زاد كفيته لسفره المحري والبرعوكا
 اور کوئی نیکی کر لو جو کر سکتے ہو اور اپنے بہائی کیلئے کچھ زاد و سفر ہم پہنچاؤ جو انکو سفر سجوی و بری کیلئے کافی ہو

مرار انہ یقنن علی ادنی الماکولات والملبوسات ولولم یکن لحاف فلا یطلبہ بل یدفع البرد
 اکی سہرت نہیں اور سبز باراد کچھک شخص ادنی چیزوں کے کہا لے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ادنی لبوسات پر اگر لحاف ہو تو اسکو اچھا نہیں
 من التضعی واصطلاء الحجر ولا یسئل تعففا ووجبت خفیہ اثار الخشوع والحلم والاناہ
 بکدہ جوپ میں بیٹھنے اور آگ کیگز سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اٹھانے کی چیزیں سوال سے باز رکھتا ہے بیٹھے نہیں فرد تنی اور سلم اور زانیت اور
 ورقۃ القلب واللہ اعلم وهو حسیبہ وما قلت لاما ریت فلا تعجبوا من رحمۃ اللہ ان تکلفک
 دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اسکا حسیب ہے یعنی جو دیکھا سو کہا پس خدا کی رحمت کو کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی
 ما دھنما من جرح یسعی هذا الرجل واللہ یفعل ما یشاء لا مانع لما اراد ولا راد لما جاد
 سے ان حرجوں کو اٹھاتا ہے جو ہمیں پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اسکو روک نہیں سکتا اور کچھ
 وهو حافظ دینہ وناصر کل من ینصر الدین -

وہ جو کڑی اسکو روک نہیں سکتا وہ پھر دین کا حفظ اور تمام ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کریں -

واعلموا ایہا الاخوان ان امر اشاعة الکتب فی دیار العرب وتبلغ معنا
 اور یہاں یہودی یہ نہیں معلوم ہے کہ دیار عرب میں کیا ہو کر شیعہ کو کیا معاملہ اور ہماری کتابوں کے عمدہ مطالبہ عرب کے
 کتبنا الیہم لیس شیئہ ہین بل امر ذو بال لایتمہ الا من ہوا ہلہ فان هذه المسائل الغا
 لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک غظیم لٹان امر ہے اور اسکو دہی پورا کر سکتا ہے جو اسکا اہل جو کونیکہ بلکہ سائل
 الیہ لقرنا وکذبنا لہا لاشک انہا تصعب علی علماء العرب کما صحبت علی علماء هذه
 بچنے کے ہم کا فر ٹھہرے گئے اور چٹلا گئے کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر ہی ایسی ہی سخت گذرینگے جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر
 الدیار لاسی علی اہل البوادی الذین لایعلمون دقاوہ الحقیقة ولایتدبرون حق
 گذر رہی ہیں بالخصوص عرب کے اہل بادیا کو تو بہت ہی ناگوار ہونگے کیونکہ وہ ہر ایک مسائل سے بیخبر ہیں اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا
 التذبر انظار ہم سطحیہ وقلوب ہم مستحجۃ الاقلیل منهم الذین انزل اللہ فطرہم وھم من الغا
 ہے سچو نہیں اور انکی نظریں سطحی اور دل بد زبان ہیں مگر انہیں قلیل المقدار ایسی ہی ہیں جنکی فطرتیں روشن ہیں اور ہر کوئی کم یا کچھ
 فلاجل تلك المشکلات التی سمعتم اقتضت المصلحة الدینیة ان نتخیر
 سو ان مشکلات کے جوہر جو ہم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم عالم
 لہذا لامر علما مذکور الذی اسمہ محمد سعید النشار الحمیدی الشامی ولاشک ان وجود
 مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی الشامی ہے اور کچھ شک نہیں کہ اسکا وجود

الحاشیہ - مسکن نظر بلس شام ملک سیر یہ وبقال لہا بالفتنہ لانکلیز یہ تر بنوی وعی مدینہ عظیمہ علی ساحل
 بحر الروم بینا وہین بیروت ثلثون الوامتا منہ

اللہ معکم ووفقکم وهو خیر الموفقین +

مداغباری سلاحد ہو اور نہیں تو توفیق دکر اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہو۔

فارجو من اخلاص اهل الثروة والمقدرة ان يتوجهوا الى اهتمام

اس ہم اہل مقدور و دستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کی طرف سارے دل

هذا لا مریکب القلب وكل الهمة ولا حاجة الى ان نكثر القول ونبالغ في الكلام ^{المتن} وها

اور ساری ہمت، ہر نصرت ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں ساڈ کرین اور پر

همم الاحتياط والمناصحين ببيانات مملوءة من المكلفات فانا نعلم ان الاشارة كافية

بیانوں سے اپنے وہ سنوں اور چالوں کو متحرک ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان کے لئے اشارت کافی ہوگی

لا حياءنا المتصدقين - فليعط كل واحد منهم بقدر قدرته التي اعطاها الله ولا يستغنى

سہ کہ تم کرنا انکی حاجت نہ ہو۔ پس چاہیہ کہ ہر ایک انہیں سے بقدر خدا داد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے

ولا يحششون من ان ينفع بالقليل ولنعلم ان الغرض من العطيء ولو كانت فلسفة اذ ربيها اول

کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور سات کو معلوم کرے کہ غرض اسی یہ ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اسکا چوتھا حصہ ہو

من الفسيل ومن كان ذا عيشة خضراء فليعط بقدر حيشته ان شاء - وما هذا الا عمل

کے اندر کے چٹکے سے ہی تھوڑا اور جو شخص غرض اوقات کھانا پینا ہو سو اگر چاہے تو اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور بہ کام نبھیں

طلاب وجهه الله ومن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومبارك الله في ماله راحله وعباله وما ^{تنفقون}

اور اسی خوش بختی کے لئے جو اور جو شخص ایک ذرہ کو مافق ہی پہنچائی کرے گا وہ اسکا اجر پائیگا اور خدا کے ال اور ال اور عیال

في سبيل الله فهو عائد اليكم في الدنيا والاخرة ولا تزون خسرافا ان اعطيتم بذر اقلكم زرا ^{عنت}

برکت دیگا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کر دو گے وہ تمہارا وطن دنیا اور آخرت میں پہر لوٹ کر دے پس آئیگا اور تم نقصان میں نہ آؤ گے اگر تم

وان اعطيتم قطرة فذلكم جوفضل من عند الله والله لا يضيع اجر المحسنين - ام حسبتم ان تغفروا

ایک بیج دو گے تو تمہاری لئے ایک رحمت ہوگی اگر قطرہ ہو گے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا کی بڑی کلمہ کی رحمت میں کہنا نہ سیکھتے

ویرضعنكم ربكم ولما عبادكم ساعين لمرضاة والطائعين كالمخلصين - ايها الرجال اتقوا ^{الله}

بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور تمہارا س نے تم کو اپنی رضا مندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو تمہارا دار اور مجلس کی نظیر ہو جو

وكونوا من الذين يوثرونه على انفسهم واعلموا ان الله مع المتقين - انما اموالكم واولادكم فتنه

ای کو کو خدا کے دلوں اور ان کو کوئی طرح ہو جاوے خدا کو اپنی نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقیناً جاؤ کہ خدا پر نہیں لگتے تمہاری مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی

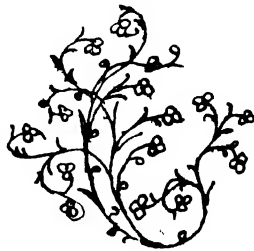
اعلان

نَحْوَانِ تَقْرِئَهُ الدُّرَّةَ الْبَرِّيَّةَ بِمَرْجَمِهَا الْعُظْمَىٰ هَذَا
 ہم امید کھتے ہیں کہ سرکارِ انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے اس
 اعلان میں تملق بعد کے اہل الصلہ والیٰ کدے
 اعلان کی طرف توجہ کریں اور اس بارش کو موردِ نظر قیام فرمایں گی جو آخر خیر خواہوں کو
 نصیحتیں دیتے ہیں نصیحتہ الثعلب
 کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے

يا قيصق الهند صانك الله عز الافات وكان لطفه معك في كل ارادات الخيرات
 اے قیصر ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگہ رکھے اور ہر ایک خیر کے ارادہ میں اس کو
 وحفظك عز الدواهي والحادثات جئناك مستغيثين بما اودينا من لسان رجل وكلمه
 لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچا دے ہم مستغیث بن کر تیرے پاس آ رہے ہیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور
 الحفظات وقد سمعنا انك تخليت بحاسن الاخلاق - وتخليت في عدلك ما يسم
 اے رنجور کلمات سنائے ہیں اور ہم نے سنا ہے کہ تو نیک فلقوں سے آراستہ ہو اور اپنے عدل میں ان باتوں سے عالی ہے
 بالاخلاق وما زلت اخذة نفسك بالرحم والاشفاق ولا ترضى بجور المجاثرين -
 جن پر دغا عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کیلئے ایک نسل لازمی ہڑادی ہو اور ظلم کرنے والوں کے ظلم پر رنجی نہیں

علا یرضا لیکون کم زلفی لیدیہ ولتاخذ کم رقة علی دینکم فانه ضعف وید الشیث بفرہ
اور وہ عمل کر جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیکہ تمہیں اپنی دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کہ وہ
والشیث یرطبیحدث من نوازل الحادثات التکالیف المتتابعات ولینظر کل احدکم
اور اس کی کشتیوں میں بڑا پے کے آٹا پیدا ہو کر دین اور یرایہ طبعی ہے جو حادثات نہ کہ سبب اور تکالیف متواتر کو باعث سے ظاہر ہو کر
علہ ولیف تش خطر اہ ولیزن بضاعتہ الیہ اعدھا للاحقرہ ولینقد راحہہ الی جمعہا لدلک
کہ ہر ایک شخص اپنی عملوں کو دیکھ کر اور اپنی دل کے خیالات کو ٹوٹے اور اپنی اس بضاعت کو تو لے جو آخرت کیلئے تیار کی ہو اور اپنے
السفر ہل ہی وازنتہ جیدۃ ام غشوشۃ ناقصۃ ولا یخرج نفسه ولا یغیر نفسہ من الغشوشۃ
اس روپیہ کو کہ اگر اسے جو اس سفر کیلئے تیار کیا ہو کیا وہ پوری وزن کا اور کہ اگر اسے یا کہوٹا اور کم وزن کا جو اور چاہیکہ اپنی نفس کو دیکھ کر
ولیسدر لک قبل ذهاب الوقت ولا تقعد کا لغافلین -

اور اسکو غفلت میں نہ ڈالے اور چاہیکہ وقت سے پہلے نماز کر کر دعا طلب کیلئے مت بیٹھا ہو
ایہا الناس کو انفوسکم و طہروا صدورکم ولا تفرحکم جیفۃ الدنیا و شغوا
اگر لوگو اپنے نفسوں کو صاف کر دو اور اپنی سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مہر دار اور اسکی چٹوایہ ہو
ولا تخلبکم الیہا کلابھا ولا تموتوا الا مسلمین مطہرین - ولا تقوا العن المخلوق فانه سهل ہین
و نہ تمہیں کلابوں کے کتے کی طرح تمہیں اس گوشت کیلئے نہ کہیں اور نہ پاک مسلمان نہ کی حالت کرم مر و اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو
واقفوا عن اللہ عن الذی یسود الوجہ لعنہ ویلقی فی ہوق السافلین ہذا ما اوصینا کم
کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اس خدا کی لعنت سے ڈرو جسکی لعنت مومنوں کو کالا کر دیتی ہے اور ایمان پر گمراہوں کو گمراہ بناتی ہے جو جاری یہ نصیحت
فتذکر ما اوصینا واشہد وانا بلغنا واللہ خیر الشاہدین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
سوائے نصیحت کو یاد نہ کہو اور گواہ رہو کہ ہم نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب کو ایمان سے بہرہ ہو اور آخری دعوت ہماری ہے کہ تم ایمان لے لو



وَنُشْتَمُ خَيْرَ الرِّسَالِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَالِغٍ فِي التَّوْحِيدِ - وَنُكَلِّمُ بِكَلِمَاتٍ تَرْغِفُ
 اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیوں میں اور توہین میں مبتلا کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے
 منها القلوب وتُهَيِّجُ فِي الْأَقْصَادِ الذُّرْبَ سَوْفَ نَكْتُبُ قَلِيلًا مِنْهَا وَنُحِبُّ اسْتَدَارَ
 دل کانپ اٹھتے ہیں اور انہیں بے قرار یاں خوش مارتی ہیں اور ہم کسی وقت انہیں سے کچھ تہڑا سا لکھیں گے
 الجاہلین -

اور جاہلوں پر دی پہاڑیگی

وَالْآنُ تُنَبِّهُ الدَّوْلَةُ الْعَالِيَةَ مَا افْتَرَىٰ عَلَيْنَا وَدَعَمَ كَانَا مِنْ اَعْدَاءِ الدِّلَّةِ
 اور اب ہم گورنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہم پر اُسے افترا کیا اور کان کیا
 الْبِرْطَانِيَّةُ فَلْيَعْلَمْ الدَّوْلَةُ اَنْ هَذِهِ الْمَقَالَاتُ كُلُّهَا مِنْ قَبِيلِ صَوْغِ الزُّورِ وَنَسِجِ الشُّرُوكِ
 کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہیں سو گورنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل آرائش و معوج اور شرارت باقی ہیں
 وَلَيْسَ فِيهَا رَاثَةُ الصَّدَقِ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ وَمَا حَمَلَهُ عَلَىٰ ذَلِكَ اِلَّا بَعْضُ الْمَصَالِحِ الَّتِي
 اور ایک ذرہ ہی سچائی کی بو انہیں نہیں اور ان باتوں پر اس کو صرف کچھ بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان
 لَا تُحْمَلُ فِي نَفْسِ تِلْكَ الْمُمَاكِدِ وَيُسْتَرْهَىٰ اَكْبَرُ الْقَسِيصِينَ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اِنْ كَلِمَاتِهِ الْمَفْتَرِيَّةِ
 فریوں کے اندر دیکھتے ہیں اور ایک یہ بھی اُسکی غرض ہو کہ تا پڑی پادریوں کو خوش کرے اور شکر خدا کہ اُس کے خوش کلمات
 شَيْءٌ لَا تُخَفِّعُ عَلَى الدَّوْلَةِ حَقِيقَتَهُ فَخُنَّ فِي مَا مِنْ مِنْ شَرِّ اَوْ زُرِي خُدَا مَنَا الدَّامِنَةُ لِلْمُرْدِ
 ایسی چیز ہے جسکی حقیقت اس گورنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اُسکی شرارت سے اس میں ہیں اور ہم اپنی روشنیات کو اُسکی
 عَلِيمًا كَالشَّهْبِ لِلشَّيَاطِينِ - وَلَا يُخَفِّعُ عَلَى الْحُكَّامِ طَرِيقَتِي وَشَانِي وَلَا امْتِنَانِي
 باتوں کو مدد کرنے کے لئے ایسی چیزیں کہ میرے شہناقب شیاطین کے فتنے کرنے کے لئے اور حکام پر میرے طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور میں اُنہیں چمکے
 عَنْهُمْ عِيَانِي بِلِ الْحُكُومَةِ الْبِرْطَانِيَّةِ تَعْرِفَنِي وَتَعْرِفُ آبَائِي وَتَنْظُرُ مَهْيَعِي وَمَدَّ عَائِي وَتَعْرِفُ
 چلتا نہیں بلکہ گورنٹ برطانیہ مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میری مدد کو دیکھتی ہے
 اَصْلَهُ وَمَنْبَعِي وَلَا تَهْمِلُ بَيْتِي وَمَرْبِعِي وَتَعْلَمُ اَلْسَنًا مِنْ الْمُسْغِدِينَ الْمَعَادِينَ وَلَا اَلْبَتَّانِ
 اور میرے اصل اور چشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بجز نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مسعدین اور دشمنوں اور باغیوں اور
 الطَّاعِينَ - وَمَا خَرَجْتَ لَكَ مِنْ مَغَارَةٍ لَتَكُونِ الدَّوْلَةُ مِنْ اَمْرِي فِي غَرَامَةٍ
 طاعینوں میں سے نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں نہیں نکلا کہ گورنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔

هَذَا خَلْقَكَ وَغَنَ مَعَ ظِلِّ حِمَايَتِكَ لُدْغَ مِنْ شَرِّ بَعْضِ الْمُعَادِينَ

یہ تیرا خلق ہے اور ہم باد جو ظل حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے فیش شرارت سے فیش زدہ اور

وَنَعَضَ مِنْ أَيْتَابِ الْعَاضِيْنَ - وَيَصُولُ عَلَيْنَا كُلُّ ضَلٍّ بِنُضْلٍ وَيَسَّبُ بَيْنَنَا الْكَرِيمُ

اُن کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر ایک شخص ہم پر حملہ کرتا ہے ہر حکم باب دادوں کوئی نہیں پہچانتا اور ہر ایک عاجز و ذلیل

کل جہول مہین - وسیع ان نعد من الباغین -

ہمارے ذی ایمان کی امانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گئے جائیں -

وَأَمَّا تَفْصِيلُ هَذَا الْجُمْلِ فَأَعْلَمُ بِأَقْصَرِ تَرَاثُلِ قَبَالِكَ وَبَارَكَ اللَّهُ فِي

اور اگر اس جمل کی تفصیل چاہو تو اقصیٰ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری دنیا میں برکت دے

دُنْيَاكَ وَاصْلِحْ مَالَكَ اِنْ رَجُلًا مِنَ الَّذِينَ ارْتَدَوْا مِنْ دِينِ الْاِسْلَامِ وَدَخَلُوا فِي

اور تیرا انعام ہی بخیر کرے تجھ پر معلوم ہو کہ ایک شخص نے اسی لوگوں میں سے جو اسلام سے نکل کر عیسائی ہو گئے ہیں

الْمِلَّةِ النَّصْرَانِيَّةِ اعْنِ النَّصْرَانِي الَّذِي يَسْمِي نَفْسَهُ الْقَسِيْسَ عَمَادُ الدِّينِ الْفُ كَتَابَا

یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے موسوم کرتا ہے ایک کتاب

فِي هَذِهِ الْاَيَّامِ تُخْرِجُ الْعَوَامَ وَسَاءَ تَوْزِينُ الْاَقْوَالِ وَذَكَرَ فِيهِ بَعْضُ حَلَاثِي بِأَقْصَرِ

ان دنوں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہو اور اسکا نام توزین الاقوال ذکر کیا ہے اور میں ایک غلط فہمی

لَا أَصِلُ لَهُ وَقَالَ اِنْ هَذَا الرَّجُلُ رَجُلٌ مُفْسِدٌ وَمِنْ أَهْلِ الْعَدَاوَةِ وَانِي وَجَدْتُ فِي طَرَفِ

کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنٹ کا دشمن ہے اور مجھ کے طریق چال میں

مَشِيَّةٌ أَثَارُ الْبَغَاوَاتِ وَلَيْسَ مِنْ بَضَائِ الدَّوْلَةِ وَاتَّقِنَ اَنَّهُ سَيَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا وَانَّهُ

میں بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا اور وہ

مِنَ الْخَالِفِينَ -

مخالفین سے ہے -

فَالْمُخَصَّصُ اَنَّهُ حَثَّ الْحُكُومَتَ فِي ذَلِكَ عَلَى اِيْذَانِي وَمَعْدُوكَ فَرَّغَ اِنَّهُ

پس ملامت کلام یہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برا بھلا کہا ہے اور ساتھ اسکو بھیج دیا

فِي سَبَبٍ وَازْدَرَانِي وَافْرَغَ قَدْرَ لِسَانِهِ عَلَى بَعْضِ احْبَائِي وَكَثَرَ الْقَوْلُ فِي دِيْلَتِنَا الْمَقْدُ

دینی اور تحقیر کر دینے پر تو سب لکھ دیا کہ جو کچھ کہے بتدین تھا سب باہر نکال دیا اور نیز اپنی زبان کی پیدی میری بعض دستوں پر لکھی اور

میں نے اس شخص کے بارے میں یہ سب سنا ہے اور اس کے بارے میں یہ سب سنا ہے اور اس کے بارے میں یہ سب سنا ہے

فی کل خدمت مع السابقین۔
بسر کی اور طرح ہم کر کے تین بہت کرنیوالوں کے گروہ میں رہی۔

ولا حاجتہ الی تفصیل هذه الحقائق فان الدولة البريطانية مغلطة

اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب خلوص

علی مراتب خلوصنا وشتون خدماتنا والاعانات التي كانت ترى منا وقتا بعد

اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے ظہور میں آئیں خاص کر

وقت وفی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم الدولة ان ابی کیف مدہانی حین عذابا

دہلی کے مفندہ کے وقت ہیں۔ اور اس گورنمنٹ کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونچو اسکو ایسے وقت میں

مشتدة الهوب وفان مشتطة الهوب وانه آتا الدولة ولتة خمسين خيلا مع الفوار

مدودی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت آندھی چل رہی تھی اور تو بھڑک رہے تھے اور حدی تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفندہ

مدد آمنہ فی ایام المفسدة وسبق السابقین فی امدادات المال عند حلول

کے دنوں میں بچاں گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو لڑائی کی طور پر دئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد میں سے بڑا لگیا باوجودیکہ

الاهوال مع ایام العسرة والافال وذهاب عمدة المارت الابیئة وانقلاب الاحوال

زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دو ختم ہو کر گرجش کے دن آگئے تھے پس جو شخص ایک نظر صبح اور

فلا بظن من كان له نظر صحيح او قلب آمین۔

دل آمین رکھنا ہے اسکو چاہئے کہ سوچے ۹۔

ولم یزل کان ابی مشغولاً بالخدمات حتی شاخ بچا وقت الوفا ووجب الارقال ولو قصد

اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سال تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر

ذکر خدماته لضاق بنا المجال وعجزنا عن التدوين فالملخص ان ابی لم یزل کا زمانہ

ہم اسکی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سانسکین اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پھر سلامہ کلام یہ کہ میرا باپ کا انگریزی کے

برق الدولة وقائما على الخدمة عند الضرورة حتى اعزته الدولة بمكاتيب مضاهة وخصنة

مراحم کا ہمیشہ مسدود رہا اور عند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی جہت سے اسکو

فی کل وقت بطل اعماها واسمعت له بمواساتها وتفضلت عليه بمراعاتها وحسبته من ذوات

معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی خطاؤں کے ساتھ اسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت کر لی اور اسکو اپنے خیر خواہوں

بل الدولة على امثالنا من المباحين - ومن توهم اقولنا واستشف اغفالنا
بلکہ یہ گورنٹ ہماری جیسے خیر خواہوں پر ناکرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بغور دیکھے گا اور ہمارے اغفال پر

فلا تخف على ائماننا من الصادقين - والدولة تغوص الى اعماقنا وليس عليها

یک عین ننگہ و در ایسا گاہ سب ہماری کار کردار پر چھٹی نہیں بیگی اور ہم سچ ہیں اور یہ گورنٹ ہماری گہراؤ تک غوطہ مارتی ہے اور اس پر ہمارے

الحفاء - ولها افکار عادیات لا تراهمها وجناء اذا ما تركض آرائها في ارض مقاصد

اور پوشیدہ ہیں - اور اس گورنٹ کی نمکین تیز و تیز بولی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اڑتی اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو بوقت گورنٹ

فقري اديم الارضين - وكل عقل عندها لا عقل الدين - ونرجوان يفتح الله عليها

اپنی راہوں کو مقاصد کے زمین میں دروڑاتی ہے تو وہ راہیں روڈ زمین کو کھٹتی ہوئی چلی جاتی ہیں اور ہر ایک عقل پر دینی عقل کے

هذا الباب ايضا كما فتح ابوابا اخرى والله ارحم الراحمين -

اس گورنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ روزانہ ہی آپ کے کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے

ولا يخفى على هذه الدولة المباركة اننا من خدامها ونصحاءها ودواعي

اور گورنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کو واضح اور خیر خواہ ہیں اور

خيرها من قديم وجناتها في كل وقت بقابل صميم وكان لابي عندها زلفى وخطا الحسين

اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہیں اور میرا اب گورنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل شخص تھا

ولنا الدعوى الدولة ايدي الحزم ولا ننظر ان تنسها في حين - وكان والدع

اے اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنٹ کسی اہم بات کو بھلا دیگی اور میرا والد

الميرزا غلام مرتضى ابن ميرزا عطى محمد رئيس ناديا ان اس گورنٹ کو خیر خواہوں اور مخلصوں میں تھا اور

عندها من ارباب الغرير وكان يصدر على تكمة العزت وكانت الدولة تعرف غاية المعرف

اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنٹ اس کو خوب پہچانتی تھی

وما كنا قط من ذوى الغلبة بل ثبت خلاصنا في عين الناس كلهم وانكشف على الحكام

اور ہم کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا خلاص تمام لوگوں کی نظروں میں ثابت ہو گیا اور حکام پر کھل گیا -

ولتسطيع الدولة حكامها الذين جاؤنا وليتوا بيننا كيف عشنا امام اعينهم وكيف سبقتنا

اور سرکار ہماری اپنے ان حکام سے دریافت کر لے دی جو ہماری طرف آئے اور ہم میں ہر آدمی کو اپنی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی

مِنْ ذَلِكَ الْعَهْدِ اَنْ لَا اُولَفَ كِتَابًا مَبْسُوطًا مِنْ بَعْدِ الْاَوَّلِ فِيهِ ذِكْرُ احْسَانَاتِ
 كَرَمِي مَبْسُوطِ كِتَابِ بَغِيرِ اسْكَ تَا لَيْفِ نَبِيْنِ كَرْدُ كَا جَوَاسِمِ احْسَانَاتِ قِصْرَهْ مَهْدِ كَا ذَكْرُ نَبُوْ اور نَبِيْر اُسْكَ اَنْ
 قِصْرَهْ الْهِنْدِ وَذَكْرُ مَهْنَبِهَا لِّلّٰهِ وَحُبُّ شُكْرِهَا عَلٰی الْمُسْلِمِيْنَ وَمَعْدَلُكَ كَانُ فِيْ خَاطِرِ
 تَامِ احْسَانِ كَا ذَكْرُ جَوْجِ كَا شُكْرُ مُسْلِمَانِ پَرِ دَا جِبْ هُوْ اور بَا دُجُوْ اسْكَ مِیْرے دِل مِیْنِ یِهْ بَہی تَہَا كِه مِیْنِ
 اَنْ اَدْعُوْ الْقِصْرَهْ لِّلْكَرْمَةِ اِلٰی الْاِسْلَامِ وَاھْدِ بِہَا اِلٰی الرَّبِّ الَّذِیْ هُوَ خَالِقُ
 قِصْرَهْ كَرَمِ كُو دُعُوْتِ اِسْلَامِ كَرْدُنِ اور اُسْ رِبِّ كِیْطَرِ اُسْ كُو رَہْنَمَی كَرْدُنِ جُو دَرْ حَقِیْقَتِ مَخْلُوقَاتِ كَا رِبِّ سَمِ كِیْنُ كُو
 اَلَا نَامُ فَانْہَا احْسَنْتُ الْیْنَ اَوَّالِیْ اَبَا وَا مَآ كَانُ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اَلَا اِنْ نَدْعُوْہَا فِیْ
 اُسْ كَا احْسَانِ ہِمِ پَر اور ہمارے باپ داد دُنِ پَر ہے اور احسان كَا عَرْضِ بَیْرِ اسْكَ اور كَچھ نَبِیْنِ كِه ہِمِ اُسْ كِی
 الدِّیَا دُعَاءُ الْخَیْرِ وَلَا اِقْبَالَ وَفُوزُ الْمَلَامِ وَنَسْتُلُّ اللّٰهَ لِعَقْبَاہَا اِنْ تَرْزُقْ تَوْحِیْدِ
 دُنِیَا كِیْ خَیْرَ اور اِقْبَالَ كے لَئے دُعا كَرِیْنِ اور اُسْ كِیْ عَقِبِ كے لَئے خُدا اَقْبَالَ سِیْرَہِ مَآجِہِیْنِ كِه اِسْلَامِیْ تَوْحِیْدِ
 الْاِسْلَامِ وَتَتَجَسَّبَلُ الْحَقُّ وَتَوْصِنُ الْعِظْمَةُ الْمَلِیْكَةُ الْعِلَامُ وَتَعْرِفُ الرَّبَّ الَّذِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلَادِہَا
 كِیْ رَاہِ اُسْ كے نَصِیْبِ كَرِیْمِ اور حَقِّ كِیْ رَاہُوْنِ پَر ہے اور كَسْ بَا دُشَاہِ كِیْ بَزَرْ كِیْ كِیْ قَا ئِلِ ہُوْ جَوِیْبِ كِیْ بَا سِیْنِ جَا تَا ہُوْ اور اُسْ كِیْ پَچَا ہُوْ
 وَلَدٌ وَتَعْطٰی نِعْمًا اَبَدًا لِّلْاَبْدِیْنَ
 جُو كِلِیْلَا اور تَامِ مَخْلُوقَاتِ مَجْمُوعِ اور نہ مَوْلُوْدِ اور نہ دِلِہُوْ اور كَا ہُوْ اِدِیْ نَقِیْنِ ہِیْنِ۔

فَالْفَتْ كِتَابُ وَحُرَّتِ فِيْ كُلِّ كِتَابٍ اَنْ الدَّوْلَةُ الْبَرِیْطَانِیَّةُ مَحْسَنَةٌ اِلٰی

مُسْلِمِیْنَ كِیْ كِتَابِیْنِ تَا لَيْفِ كِیْنِ اور ہر كِیْ كِتَابِ مِیْنِ سِیْرُ لُكْہَا كِه دَوْلَتِ بَرِیْطَانِیَّةِ مُسْلِمَانِ كِیْ مَحْسَنُ ہُوْ اور مُسْلِمَانِ كِیْ لَآوِ

الْهِنْدِ وَتَنْتَجِبُهَا ذَرَارِیْ الْمُسْلِمِيْنَ۔ فَلَا یَجُوزُ لِاحَدٍ مِنْہُمْ اَنْ یَخْرِجَ عَلَیْہَا وَیَسْطُوْكَ اَلْبَنَیْنَ

كِیْ ذَرِیْعَہِ مَعَا شِسْ ہے پس كِیْ كُو مَحْسَنِیْنِ سے جَا ئِزْ نَبِیْنِ جُو اُسْ پَر خُرُوجِ كَرے اور بَا نِیْمُوْنِ كِیْ طَسِیْحِ اُسْ پَر حِلْمِ آوَرِ ہُوْ

الْعَاصِمِیْنَ۔ بَلْ وَجِبَ عَلَیْہِمُ شُكْرُ هَذِهِ الدَّوْلَةِ وَاطَاعَتُہَا فِی الْمَعْرُوفِ فَانْہَا تَحْتِیْ دِمَا ئِہِمُ

بَلْ كَا اُنْ پَر اِسْ كُو رُشْطِ كَا شُكْرُ دَا جِبْ ہے اور اُسْ كِیْ اطَاعَتِ ضَرُوْرِیْ ہے كِیْوَ كُوْ یِهْ كُو رُشْطِ مُسْلِمَانِ كے خُوْنِ اور

وَاْمَاوَالِہِمُ وَتَحْفَظْہُمْ مِنْ سَطْوَةِ كُلِّ ظَالِمٍ وَقَدْ نَجَّیْنَا مِنْ اَنْوَاعِ الْكُرْدِ وَبَارِجَاتِ الْقُلُوْبِ

اَلُوْنِ كِیْ حَاثِثِ كَرْتِیْ ہے اور ہر كِیْ ظَالِمِ كے حِلْمِ سے اُنْ كُو بَچَا تِیْ ہُوْ اور رَہْمِیْقَتِ ہِیْنِ اُسِیْ نے ہِیْرَ اِیْرُوْنِ اور دِلِ كے لَزُوْمِ

فَاِنْ لَمْ نَشْكُرْ فَكُنَّا ظَالِمِیْنَ۔ فَالشُّكْرُ وَاجِبٌ عَلَیْنَا دِیْنًا وَدِیْنًا وَزَلَّ الشُّكْرُ النَّاسَ

بَچَا یَا سَا اَكْرُ شُكْرِ كَرِیْمِ وَظَالِمِ ہِیْرِیْنِ گے۔ پس شُكْرِ ہِیْرَ اِزْ دُوسے دِیْنِ وِیْنِ دَا جِبْ ہے اور جُو شُخْصِ آوِیْمُوْنِ كَا شُكْرِ نَبِیْنِ كَرْتَا

الخیر ومن الخالصین - ثم اذا توفی ابی فقام مقامه فی هذه السیراخی المیرزا غلام قادر
اور مخلصون میں سے سمجھا۔ پہر جب میرزا پ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اسکا قائم مقام میرزا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر
وغیرتہ مواہب الدولۃ کا عمرت والدی وتوفی اخی بعد ابی فی بضع سنابین - ثم بعد وفات
تہا اور کلاں انگریزی کی عنایات ایسی ہی اسکے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرزا کے شامل حال تھیں اور میرزا ابائی چند سال بعد اپنی والدہ کو فوت
قوت اثرھا واقدریت سیرھا و ذکر ت عصرھا ولكنی ما کنت ذا خصب و نعمتہ و معنہ و ثروتہ

پہر ان دونوں کی وفات کے بعد میں انکو نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتوں کی پیروی کی اور انکو زمانہ کو یاد کیا لیکن میں صاحب مال اور
ولا ذالاملاک وارضین بل تبتلت الی اللہ بعد ارتقا لہما ولحقہ بقوم منقطعین -
صاحب الماک نہیں تھا بلکہ میں انکی وفات کے بعد اسد جل شانہ کی طرف جہک گیا اور میں جالامہنوش و دنیا کا تھن نوڈ

وجذبہ ربی الیہ واحسن مثوای واسبغ علی من نعماء الدین - وقادی من تدلسات
اور میرے رب نے اپنی طرف مجھ کو کھینچ لیا اور مجھ کو نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کمال کیا اور مجھ کو دنیا کے آلودگیوں اور کمروں
الدنیا الی حظیرۃ قدسہ واعطانی ما اعطانی وجعلہ من المکملین المحدثین -
سے نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھ کو اسنے دیا جو کچھ دیا اور مجھ کو ملہون اور محدثوں میں سے کر دیا

فما کان عندی من مال الدنیا وخیلہا وافر اسہا غیرانی اعطیت حیاد الا قلام
سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ عمدہ گھوڑے قلموں
ورزقت جواہر الکلام واعطیت من نور ثیوبی العثار و بین الاثار فہذا

کے جمکو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھ کو نیرش ہے جہاں اور بہت روی کے آنا مجھ پر
الدولۃ الالہیۃ السماویۃ قد اغنتہ وجبرت علیّۃ و اضاءتہ ونورہ لیلۃ و اخلتہ
ظاہر کرتا جو میرا اس ہی اور آسمانی دولت فی مجھ غنی کر دیا اور میری افلاس کا تدارک کیا اور مجھ کو روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھ

فی المنعین - فقصدت ان اعین الدولۃ البرطانیۃ ہذا الماک وان لم یکن لی
منعمین داخل کیا سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ میرے پاس
من الدلہم والخیل والبغال وما کنت من الممتولین -

روپیہ اور گھوڑے اور خچر تو نہیں اور نہ میں الدار ہوں۔

فقصدت لامدادہا بقلمی ویدی وکان اللہ فی مددی وعاہدۃ اللہ تعالیٰ
سو میں انکی مدد کیلئے اپن قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میری اسی زائد سے خدا تعالیٰ سے یہ عہد

وان لم يطعن فليقر كتابي الحماة وان بقي معذالك شك فليفكر في كتابي الشهادة
اور اگر اس سے ہی مطمئن نہ ہو تو ہیری کتاب حاتمہ البشری کو پڑھے اور اگر ہر بھی شک ہے ہجرت ہیری کتاب شہادۃ القرآن میں
ولیس حرام علیہ ان ینظر فی هذه الرسالة ایضاً لیتضح علیہ کیف علنت بصوت عال فی
نور کے اور ہم حرام نہیں ہی جو اس ساد کو ہی دیکھو کہ ان کے سلیبی کو کیسی کیسی لہذا دان سے کہہ دیا کہ اس کو گورنمنٹ سے
منع الجہاد والخروج علی هذه الدولة وتخطية المجاہدین -
جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں -

فلو كنت عدو لهذه الدولة لفعلت فعلاً خلاف ذلك وما ارسلت
پس اگر میں اس کو گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسا کام کرتا جو ہیری اس کا رروائی کے مخالف ہو اور کیا میں
هذه الكتب هذه الاشتهاارات الى ديار العرب بلاد اسلامية وما قدمت قدی
اور یہ اشتہارات اور بلاد عرب اور بلاد اسلام کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کیلئے آگے قدم
لهذه النصائح فانظروا يا اولی الابصار لم فعلت هذه الافعال ولم ارسلت هذه الكتب التي
نہ آٹھاتا۔ پس اسے آنکھوں والا تم سوچو کہ میں یہ کام کیوں کئے اور کیوں نہ کیا میں جنہیں جہاد کی سخت
فیہا منع شدید من الجہاد لهذه الدولة فی ديار العرب فی غیرها من البلاد کنت ارجو
حاشیت لکھی ہو ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے
انعاما من سکان تلك البلاد او کنت اعلم انهم یرضون عني بسلع تلك الکلمات ویزید
ان کو لوگوں کے انعام کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی
فی الاخوة والاعتقاد فان لم یکن لی غرض من هذه الاغراض بل کانت النتيجة البديهة من خطا القوم
اور برادری میں ترقی کرینگے سو اگر ان غرضوں میں کوئی غرض نہیں تھی بلکہ کہلا کہنا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی
وغضب علی وطعنهم بالالسنة الحداد فبعدہ ای شیء حللے علی انک کانت لنفسی فائدة أخرى
تیز زبانی کے ساتھ طعن تھے سو کہ بعد اس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے الحوائج ان کتابوں کی
ارسال تلك الكتب الى ديار لیست اخلة تحت للحكومة البریطانية بل ہی مالک الاسلام
ایسے ملکوں میں بھیجیں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے
ولم خیالات دون ذلك لما لا یخفی علی الخواص والعوام فان کانت فائدة مخفیة فلیسین لے
خیال بھی اور تھے کچھ فائدہ تھا اور اگر کوئی فائدہ نہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر مدین رکھتا اور اعتراض نہ کیا اس فائدہ کو کیا

ما شکر الله والله بحب المقسطین۔ وانا لن ننسى اياما وارمنة مضت علينا قبلها
 اس خدا کا یہی شکر نہیں کیا اور خدا انہیں کو دست کرنا ہو جو طریق انصاف پر چلے ہیں اور ہم ان فزون اور ان ذلزل کو کہہ رہے ہیں
 والله ما كان لنا من فيها الى دقيقتين فضلا عزيزا ولو ما بين وكنا أنفسه ونضيق نفوسنا

کے جو اس کو گزشتے پہلے ہم پر گزر کر اور بخیر ہیں ان فزون نہیں دقت بھی ہیں نہیں تھا جو جانی کہ ایدن یا دودن جو آدم کو در فزون شام فزون کرنا

فاشعت تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين في كل ديار في

سوی اس مضمون کی کتاب کو بخیر کیا ہے اور سام ملون اور سام لگوین کو بخیر شہرت دی ہر داران کتا ب کو

اناس اجمعین۔ وارسلتها الى ديار بعيدة من العرب بالجم وغيرها لعل الطباع الزالمة

یعنی دور دور کی دلائنوں میں پہنچا ہے جن میں سے عرب اور عجم اور دوسرے ملک ہیں تاکہ کچھ طبیعتیں ان نصیحتوں سے

تكون مستقيمة بمواعظها ولعلها تكون صالحة لشكر الدولة وامثالها وتقل غوائل

براہ راست آجائیں اور تاکہ وہ طبیعتیں اس گورنٹ کا شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور

المفسدين۔ ولعلم يعلمون ان هذه الدولة محسنة اليهم فيجبونها طالعین۔ هذا

مفسدوں کی ہلاکیت کم ہو جائیں اور تاکہ وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنٹ انکی محنت پر اور محبت پر اسکی اطاعت کریں۔ یہ میرا کام

علی وهذا خدمتی والله يعلم نیتی وهو خير الخاسبين۔ وما فعلت لك خوفا من هذا

اور یہ میری خدمت سے اور خدا میری نیت کو جانتا ہو اور وہ بہت بہتر محاسبہ نیرالہ سے اور میری یہ کام گورنٹ سے کر نہیں کیا اور اس کے

الدولة اطمعنا في انعامها واکرامها ان فعلت الا لله وامنت الا لامر خاتم النبیین۔ فان

کسی کام کا امیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض خدا اور نبی سے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہر

نبينا وسيدنا ومولانا حبيب الله وخليفه محمد المصطفى صلعم قد امرنا ان نشق على

نبی اور ہماری سرور اور ہماری مولانا جو خدا کا پیارا اور اس کا دوست محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم انکی تعریف

المنعین ونشكر المحسنين۔ فلاجل ذلك شكرها وادعترها ما استطعت ونشت بمنها

کریں کہ ہم نعمت پروردگار میں اور لطف ہم شکر کریں جو ہمیں انکی تعریف پر اور ہمیں جو ہمیں اس گورنٹ کا فکرو اور جہان کس بن ہوا انکی مدد کی

واشاعتها في كل بلدة من ملكتنا المعلوم الى بلاد العرب بالجم ونشت المناس على طاعتها

اور اس کے مساوی ان کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شایع کیا اور لوگوں کو اچھا یا کرنا انکی فرمانبرداری کریں

ومن كان في شك فليرجع الى كتابي البراهين۔ وان لم يكف لشكك فليظفر كتابي التبليغ

اور جو شک ہو وہ میری کتاب پر ہر اجماع کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ شک نہ کرے تو میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے

حرز لها وحسن حافظ من الافات وبشرني ربي وقال ما كان الله يعذبهم و
 اس گورنٹ کیلئے بطور ایک تنویر کے ہوں اور بطور ایک سپاہ کے ہوں جو آفتوں کو بچاویں اور خدا سے ہمیشہ نجات دی اور کہا کہ
 فيهم فليس للدولته نظيري ومثلي في نصري وعوفي وستعلم الدولة ان كانت
 کہ خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ کسی اور کو تو ایسا نہیں ہو پس اس گورنٹ کی غیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر
 من المتوسمين -

اور پیش نہیں اور غریب یہ گورنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا حسین مادہ ہو۔

واما الذين دخلوا في الملة النصرانية تاركين دين الاسلام وباعدين
 گردہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو ایسے
 عن ظل خيرا الا تام فما انجد هم قائمين لخدمة الدولة والمخلصين لهذا الخضر قبل الخضر
 نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا منقص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ مذہب

مداہنين منافقين - وما دخلوا اكثرهم في دينهم الا ليستطوبوا الوجع الجوع وليفعوا
 اور اتفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں بعض ایسے لئے داخل ہوئے ہیں تاہی درگزرنگی کا جلا
 كاس الولوج فسينتشر من فات بكرة اذا رثا انهم اخرجوا من روض الرقع ويعجبون

کریں اور اپنے حرص کے پھالوں کو باب بہر دین سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر ہو جائیں گے جبکہ دیکھیں گے کہ چراگاہ
 الناس من وشاك الرجوع ونحن نراهم مداعوام مناجين للاخضار كلثام ولا نجد فيهم
 سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے بدلہ پہنے سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو ان کو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں
 شيئا من الاوصاف الا عشق الضعف والصفاء والفا الحبيفة كالغذاء وما نجد

کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرا توڑنے کو تیار نہیں اور ہم ان میں بجز اسکے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب و خوش مزہ کھا کر بھولیں

الامتزفين - وسيعلم الدولة البريطانية كم منهم من المخلصين الصادقين - وللهنا
 میں بھر ہوئے ہوں عاشق ہیں اور دین کے مراکھ کو دوست ہیں جیسے تو اور ہم ان کو جانتے ہیں کہ دنیا ہی انھیں انھیں اور دنیا، انھیں
 نشاهد بعيننا ان اكثرهم قد خرجوا من الاسلام ودخلوا في المضاري من التكليف

انگریزی زبان پر کہ خدا انھیں منصف دے گا۔ اور پھر ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر ان میں سے بعض بجا بجا

النفسانية واثقال الدين ولصلح الاجوفين وكان المسلمون مطاعين على عزمهم وشهم
 اور فرض کے بوجہ اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصائین دہل

من كان من المرتابين والمعترضين على ان كان من الصادقين حاشا ما كانت فائدة من
اگر وہ سمجھے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا

غیر اظہار الحق بل انی سمعت ان اقوالی هذه قد احتفظت بعض العلماء وكفرونی كاجملاء
بلکہ میں نے سنا ہے کہ یہ میری باتیں اور یہ تحریریں بعض علماء کے غضناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت
فما بالیتم بعد تفهم الحق واكتشاف طرق الاهتداء وشریت ان هذا هو الحق فیستہادولوا
مجھ کو فرطہ یا سو میری حق کے سمجھنے کے بعد اور ہدایت کا راستہ پہنچنے کے چھوٹے کچھ بھی پروانہ کی اور پیچھے بچھا کر یہی حق ہے سو میری بات
قوی کا رہیں۔ فاذا ثبت خلوصی الى هذا المقدار وبرهنت عليه بقدر كاف

کر دیا کہ میری قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا خلوص گونٹ سے اس قدر ثابت ہوا اور میری اس قدر دلائل سے اس کو ثابت کیا
لاولی الابصار فمن یظن ظن السوء فی امری بعد الا الذي خبت عرقه كالفيجار
جودائمت۔ دن کے لڑکائی بہن پس جو شخص اس کو بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی
وتدرب بالشتر والذئع والابر و سیر الاشرار وترك سیر الصالحین۔

عادۃ میں غیر شرعی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو حقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

وما كان تالیفی فی العربیة الا مثل هذه الاغراض العظيمة ولم یخل

اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب

تنتاب العربین کتبے حترئیت فیم اثار التاثير وجاء فی بعض منهم وراسلنے بعض
کے لوگوں کو برابر پے درپے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میری تاثر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس
ولبعضهم هجئوا وبعضهم صلحوا ووافقوا المسانرشدین۔

آئے اور بعضوں نے خلو کو کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آکر اور موافق ہو کر میرا حق کے طالب بن گئے۔

وانی صرفت زمانا طویلا فی هذه الامدادات حتی مضت علی احدی

اور میری زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس انہیں اٹھائے میں

عشر سنات فی شغل الاشاعات وما كنت من القاصرين۔ فلی ان ادعی التفرد فی

گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان

هذه الخصاصات ولی ان اقول انی وحید فی هذه التاثيرات ولی ان اقول انی

خداست میں بچتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تاثرات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں

فما بالوهم لاطلاعهم على سبب مفترم فتوجهت هذه الطائفة الى قسيسين بمادون
 جوئے اور مسلمان لوگ انکی عرض کی غارش اور انکی شرارتوں کو مطلع ہوئیں انہوں نے کچھ پروا نہ کی سوائے لوگ باور یوں کی طرح
 اقبالہم وزینۃ دنیاہم وکثرت مالہم معدنک وجہہم غافلین من مقاصدہم حقے وحسبوا ربعة النور
 ہرگز کیونکہ انہوں نے انکے اقبال کی چٹ بھی اور انکی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور باہم لکھوا پڑی اسی مقاصد غافل
 فتائلوا علیہا خادعین۔ وما کان لمسلم دیار ناں یربوا لک الکسالی ویکفلوہم
 ایسا کہ یہ یعنی جو بڑے بڑے مائتھوں کے گراؤ کو ایک بیوقوف کو لوگ کا مکان سمجھ لیا سو بڑی طرف دھوکا دینے کی نیت کو جبکہ پڑی اور ایک کو
 ما کلہم ومشاربہم ولبوسہم ویتروہم معذورین مسترحین کالحبالی ویحولوا فقرا
 مسلمان پرست اور کامل کو کوئی پروش نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ کچھ کہنے بیٹے اور بہن کے مصارف اپنی ذمہ لیں اور
 علی انفسہم ویتروہم لیا کلا ویتعوا فارغین۔ فان للمسلمین قوم ضعفاء معسرین۔
 حلالہ اور جو کچھ معذور سمجھے کر ارام کرنے دین اور تمام خرچ انکی اپنی ذمہ کر لیں اور ان کو صرف کہانے پیر کیلئے فارغ چھوڑ دین کیونکہ
 ولا یفضل عنہم ما یصرفون الی غیرہم فمن این کیف یفعلو علی البطالین۔ فلما راوا ان
 ایک ثاقم اور نڈک قوم ہے اور انکی مالوں میں اتنی بیکت نہیں مٹی جو کسی سو کو دین پیر کہاں اور کیونکہ کو کو گئے تین بہنیں تو عین
 اهل الاسلام لا یحلون الثقالہم ولا ییاون اقلالہم وتوجهوا الی قسيسین مصطادین۔
 نے جب دیکھا کہ مسلمان ان کے بوجھوں کو اٹھانہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پردہ انہیں رکھتی تو شکار ڈھونڈتے ہوئے دیکھ کر غصہ
 فاجتمعوا فی الکناش من ذل الذب والحوی المذیب طماعی اموالہم و
 سو گراؤں میں ہو کہہ کیونکہ جو کھلائی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ انکی
 طمحلک اقبالہم واخذوا لیسروہم باخلاط الکلام فی شان خیر الانام ویطرون فی
 کی لڑائی اور انکے اقبال پر نظر ڈالنے سے ظہور میں آیا اور پیر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت اور نبی مہی درشت
 التوہینان واختراع الاعتراضات لیسروہم انہم متفرقین من الاسلام وفی التضرع متشد
 کلمہ ہستال کو کے پادریوں کو خوش کرتے اور نئے نئے قسم کی امانتیں اور اختراع اور اعتراض انکی لئے بنائے تاکہ انکو کملا دین
 ولیصل لہم قرہتم بوسیلۃ اذ لیقضوا وطارہم بتوسطہا ویکونوا فی اعینہم صان
 اسلام سے متفرق اور عیسائی مذہب میں آجکے ہیں اور تاکہ ان بے ادبی کی باتوں کی فاسد صاحب بنائیں اور انکی توسط سے اپنی متین
 متصلاہم وکذلک صابت سہامہم وحصل مرامہم فتری کیف اصطادوا اکابرہم
 پوری کریں اور انکی آنکھوں میں پیر کا رادہ صاف دکھائی دین اسی طرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگا اور انکی مرادیں پرائیں پس تو دیکھنا ہو کہ کیونکہ

من كل فضول ولغو وتأنيم ولكي يستخرج المخلق من شرهم وعباد الله من اذا هم في ذلك
اور تاکہ اس انتظام سے ہر ایک نین سے فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتوں کو ترک جائے تاکہ خلق اسد اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو
نفع عظیم لا کر ہرہم المغبونین -

انکی شرارت و رانیت کو مست حاصل ہوا اور انتظام میں آنے کے اکابر کو جزیان رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے -

واما هذا الرجل الذي صال علي فما صال الا الحاجة الجاهلة

اور یہ کہی جس نے مجھ پر حکم کیا سو اس نے نہ اس منظر اکیہ سے حکم کیا ہے جو اسکو پیش آئے

الى ذلك وهو انه عجز عن جواب سوالات قد وردنا هاعليه وعلى رفقائه في مباحثه

اور وہ یہ کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو انہیں اور ہم میں تھا

كانت بيسنا وبينهم وتبين انهم على الباطل في ضلال مبين - فتندم غاية التندم

اسپہ اور ان کے رفیقوں پر کہنے پڑا اور کل گیا کہ وہ لوگ باطل اور کہلی کہلی گمراہی میں ہیں - پس شخص ضلالت ہی شرمندہ ہوا اور

واضطرب كل بوج واعتاص الامر عليه فما رى طريقا يرضى به قومه الا طريق البهتان

ایسا بھڑا ہوا جیسا کہ کوئی فوج کیا جاتا ہے اور سپہ کا شکل ہو گیا پس اسکو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو رستہ کر سکتا

فاختار ان لم يستعواره بتلك المصريات فاستنزل في قلبه ان يستمد بوشياء من اهل الحکو

ایک بھتان کا طریق کہلاتا تھا سو اسکو اپنے اختیار کیا تا وہ ان مصیبت سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اسکو دل میں یہ خیال آج گیا کہ اگر انکو

والولاية ويريش بكمات النشربل السعانة لعلمهم يصلموني او يقتلونني ويعلم امر قوم

کے حکام اور اہل حکومت سے نہ رہیہ اپنی جو بھٹی بھری - اس کے کام میں مدد دیوے اور اپنی سخن چینی کثیر سے شہرت کی باتوں

منتصرون - فمشتاء تخرب راية هذه المخطرات المنسوجات لا غيرها وما اختار هذا

پکاؤ کی بجائے کہ چھپا کر پھاسی دیدین یا تل کر دیں - اس طرح کریشان کو غالی جائیں - اسوں موجب کی تحریک کا یہی منصوبہ ہیں کوئی دوسرا نہیں

الا لعدم علمه بل حم الدولة علينا وحقوق مخزونة لديها ولدنا وقد تها دينا بامور

اس کے کو محض اس سے اختیار کیا جو کہ ہر معلوم نہیں کہ اس کو گنہگار کی کسی ہر زبان پر ہر چہ کہیں دیکھو یا بھی حق آنے کے پاس اور ہر پاس اس پر

تزيد الوفاق وتخرج من القلوب النفاق فليس على سماءنا الغمام ليعرزه الى ظلام النمام

ایسے امور کیلئے کہ گویا بھڑکے ہیں جو منافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور نفاق کو دور کرتے ہیں سو ہر کارستان پکڑی یا دل نہیں کوئی کچھ نہیں

وليس في كنانتنا مرماة واحدة لنفاق المناضلين - وما رى هذا المتعجب الفبي ازال

انہیں کی نظر نہ کر سکا اور ہر کرکٹ میں نہ ایک ہی سیر نہیں ہم مخالفیت لڑنا نہیں دہن - اور اس خطا جو غبی نے یہ بھی نہ سچا کہ سرکار انگریزی

الصهيبة واسبال ثياب الخلاء واكل الخبز السميد وملء قمر البطون بكسر الميم
اور مار بخورے کے ساتھ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور پیڑی کی روٹی کھا دیں اور سیٹ کی مشک کو شراب کے پالوں کے
وتوهين المقدسين - اری المدام سکنهم والغنوق خذ نیمم والبطن دینیم ونسوا
ساتھ بیرین اور پاک لوگوں کی توبین کرتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ دوست آرام وہ اٹھا ہے اور پیڑی کی شراب اٹھا دی اور لاہور
عظمتہ اللہ محترمین۔

یا راجہ اور سیٹ بخا دیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو ولیری کو پہلا دیا ہے۔

لا تخامی لسنتم الزود والجل ولین ولا یقون درن الکذب والشین
انہی زبانیں چھو اور درجالت اور دروغ گوئی اور میر نہیں کرتیں اور نہ دروغ گوئی کے یل سے بچنا چاہتے ہیں۔

هذه اعمالهم ثم لیستون المصومین - نسوا الآخرة وفرغوا من همها بما غرهم
یہ انکے عمل ہیں بہر مصوموں کو گالیاں بکھاتے ہیں آخرت کو پہلادیا اور کفارہ کے دھوکے سے ساد کی فکر فرارغ
الکفارة وغلبت علیهم النفس الامارة یا کلون ما یثاؤن ویقولون لیریدون لایعرفون
ہویشے اور نفس امارہ افسر غالب آگیا جو چاہتے ہیں کمانے ہیں اور جودل میں آنا جو دل آتے ہیں انصاف کی
اوصاف الانصاف یرتضعون اخلاف الخلاف وما حلهم علی ذلک الا النفس التي
صفتوں سے ناشناس اور مخالفت کی چہاتیان کا دودہ بی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے انکو اذہ نہیں

كانت خلیع الرسن مدید الوسن فما لواع الحی الی الباطل وتركوا اصحاب المین
کیا بجز ان کے نفس کے جو کھلی رہی والا اور دراز خواب والا ہے سودہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھگ گئی اور دیکھنا کہ کیا
لا یثامهم اکابرهم عن المنکرات ولم یمنعوا من نقل الخطوات الی الخطیات
پہر دیا۔ مگر اکابر کیوں انکو بری! توں سرخ نہیں کرتے اور کیوں انکو کتا جو کھینچ قدم اٹھانے سرخ نہیں فرماتے اور کیوں انکو
ولم یتروهم فارغین - فعندی من الواجبات ان تکتب علیهم خدمات تناسب قوم
فارغ ہزار کہلے سویرے نزدیک واجبات سے ہے کہ پھر ایسی خدمات انپر مقرر کیا میں جو قوم اور ہمیشہ کے لحاظ سے انکے
کل احد وحرفه کل احد فلیعط للجار فاسا وللطارق النقاش منبج جرفا سا والحجم
مناسب ہوں پس چاہئے کہ بخار کو تو تیش دیا جائے اور دھن کے لٹا کہ ضبط دیکھ (رجن) اور نا کی کو
مشراط وموسی وللعصار مقصرة عظمیٰ لکی یشتغل کل احد منهم بما هو اهلہ ویمتنع
نشترا و استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کو ہلو پڑو جو تاکہ ہر ایک شخص ان میں سے کام میں شمول ہو جائے کہ وہ ان

ولیشتم نبینا رسیدنا صلی اللہ علیہ وسلم بکلمات ترقیف منها قلوب المسلمین۔ وما ننکر
 اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلموں کے ساتھ گالیوں کا نشانہ ہے جس پر مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں
 هذا التناء لعل البطالوی یكون عند المتصمرین هكذا ولعله نطق بكلمة سرية عدا
 اور ہم تعریف و انکار نہیں کرتے شاید شیخ ثمالوی کرشائون کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول رہا ہے جو دشمنان
 رسول اللہ و لکن ما نری ان نکتلم فی هذا ولا نقول الکلام فیہ وکل احد یؤخذ بقوله
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن اسے مناسب نہیں دیکھتے جو اس باری میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے
 والله یری عبادہ الصالحین والطالحین۔
 اور ہر کسب پر قائل ہو کر اچھا یا بُرا اور صالح یا فاسق اور بخشنے والے یا کھینچنے والے۔

واما قول هذا الوشع وزعه کانی اريد ملکوتانی الارض او اماراة
 اور اس نکتہ میں کا یہ قائل اور یہ کہان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں سر
 فی القوم فان بی الا فتراء مبین۔ و تشهد کل من یسمع اننا لسنطا ابی ملکوت الارض
 بنو کی بھی خواہش ہے جو سب باتیں کہہ کر اقرار ہے۔ اور ہم ہر کس کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا کی بادشاہت کے طالبین
 ولا نریلما رة هذه الدنيا وزینتها الفانیة ان نزیل الاملکوت السماء التي لا تتفقد لا یفقد
 اور ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور ہم اس رفاہی کی زمیت کو خواہشمند ہیں ہم صرف اس آسانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا ہم ہمیں
 ولا ینقص بالموت ولا ینقلب قهر الناس بالحکومة والسیاسة والقضاء بل نطلب عظمة
 اور ہم یہی وہ بڑا مال چاہتے ہیں اور ہم میرے دور پر چکے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور قضاوت اور ان کے ساتھ لوگوں کو مغلوب
 قاهره الا هو اعنی الارضا المولی الذي هو حکم الحاکمین۔ و لیس صولنا اشاعة الفساد
 کریں بلکہ ہم یہی عزیمت کے طالب ہیں جو مسکونی حکم الحاکمین کیلئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد
 والاطلاح والتباریل ندعوالی الصلح والصلح وطریق الابرار و نزیلنا یتوب الخلق
 اور بخشنے اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور بخشاکاروں کے طریق کی طرف بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ
 الاختیار واعظم مدعاء ان یطلب الناس حقیقة الایمان ویرغبوا الی فهم دقائق العرفان
 ایسی توبہ کریں جس طرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور توبہ حق عرفان کی طرف کریں
 ویکثر التراحم والیقین فیم وینتمون السیئات و انواع الهنات فنجتھم بالتفصیل
 اور ہمارا ہم تراحم و یقین میں زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں کو ترک جائیں سو ہم اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے

البرطانية فهمية مدبر تفرق كل كلمتها و تقم كل افتراء و اهله و لا تتبع راي
 ایک فہم اور مدبر گورنٹ ہی ایسی کہ ہر ایک کلمہ کو اور جو کچھ کہو نیچے ہی چھان لیتی ہے اور ہر ایک افتراء اور کلمے اہل کو سمجھ جاتی ہے
 كل قتات حنین۔ فما كان لاحد ان يدلي بغور هذه الدولة او يخبر عما فانها تعرف
 اور ہر ایک جتنے بھی خیال کی رائے کہے بھی نہیں لگ جاتی پس کوئی شخص اس گورنٹ کو دہو کہ اور غیب نہیں دیکھا کیونکہ وہ

الخائن القتات والدخل الكاذب المفتعل ولا تشتعل كالمخدوعين۔ بل تهجم عقابها على
 خیانت پیشکش چین کہ اور ایسے کو جو دخل جاد و خدو لا جوڑتا اور جو ٹیٹھی مخبری کرنا والا ہو غیب چھانی ہو اور دہو کہ کیا ایسا لوگ کیل نہیں ملتا ہے

المفترين۔ وتخلق الى الذين يسطون على الضعفاء ولا يترک سيرا الظالمين۔
 عقوبت مخبری کو یکدم نہ چڑھتی ہے اور انکی نظر عقاب انکھٹاف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کہ جتنی چڑھتی
 فالحجة التي تبرعنا من وشاية هذا الرجل وتنفذنا من ابرامه وتبعد عليه نيل ملامه فهو
 پس وہ محبت جو اس شخص کی بخشش الفاد مخبری سے حکومتی کرتی اور اسکی مطلوبی فریب کہ حکومت دیتی ہے اور اسکو اپنے منصوبہ کام کو کبھی
 ما ذكرنا انفا والله يعلم اننا نحن براء من هذه البهتانات بل نحن مستحقون ان تسبغ الدرة
 ہے سو وہی دلائل پرست ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان عجیب الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس کے سختی ہیں جو ہر مخالفی
 علينا من اعظم الطغيات وتجزية جزائما خيرا بما زياها وتعيننا عند الضرورات وتحسبنا
 اپنے حال نہ ہم سر حکومت فرادے اور ہمارے نیک کام کی جزا دیکر دے اور ضرورتوں کیوقت ہماری مدد دے اور میں اپنے احسان کرنے والے
 من المحسنين۔ هذا هو الامر الذي ليس فيه تفاوت متقال ذرة ويعلمه العالمون ولكن
 میں سے خیال کرے یہ وہ بات ہے جس میں ایک ذرہ کے برابر فرق نہیں اور جاننے والے اس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس

ليس عندنا علاج الواشي الوقيع والزعم المضيع وقد قلنا كلما هو ملحة الكاذبين۔
 ایسے شخص کا علاج نہیں جو کھٹکے میں بے حیا اور غلامد عیب ڈھونڈنے والا ہو ہم سب ایمن کہہ چکے ہیں جن میں ان چوٹوں کا رد ہے۔

واما ثناء هذا الرجل على الشیخ البطاوی اعنه صاحب جريدة الاشاعة
 اور جو اس شخص نے شیخ بطاوی کی تعریف کہی ہے بیٹے محمد حسین صاحب رسالہ اشاعة

محمد حسين وقوله انه نعم الرجل ويستحق التسمين۔ فما أفهم سر هذا الامر ونتعجب غاية التعجب
 کی اور کہہ کر یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بہید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت تعجب ہیں کہ کس
 كيف اشنى عليه الرجل الذي يسب سول الله صلى الله عليه وسلم ولا يرفع عن مؤمن عيب رسول الله
 طرح محمد حسین کی ایسی شخص نے تعریف کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامیابان دیتا ہے اور کسی مؤمن کی عیب نہیں جو رسول اللہ

وان شاء لمخالفة مثل عيسى او الكبر وافضل منه وخلق ومن يعلم اسرارہ فتوبوا وانفقوا
 اسکا کوئی شریک نہیں اگر ہے تو ہزاروں عیسیٰ یکدس ہو افضل تو را علی پیدا کر دے اور پیدا کر سکتا ہو اور اس کے ہمید کو کوئی بات
 ان تجعلوا له شركاء واتوه مسلمين - وكيف لظن ان عيسى هو الله وما قرنا فلسفة ثبت
 ہو جس ان باتوں سے تو یہ کہ اسکا کوئی شریک نہیں اور اس کے فرمانبردار بدل بن جاؤ اور جس طرح ہم گمان کریں کہ عیسیٰ ہی خدا ہے اور اس نے
 منها ان مرجلا كان ياكل ويشرب ويبول ويتغوط وينام ويمرض ولا يعلم الغيب ولا يقدر
 کو کوئی ایسا فلسفہ نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ ایک آدمی کہا تا پیا بول کر تا پا خانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بہرہ اور
 على دفع الاعلاء ودعا لنفسه عند مصيبة مبتلا متضرعا من اول الليل الى اخر
 دشمنوں کو رنج کر رہے تھے عاجز ہوا اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور
 فما اجيبت دعوتہ وما شاء الله ان يوافق ارادته بأرادته وفاداة الشيطان الى جبل
 خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اسکو ایک پہاڑ کی پٹن
 فاتبعه فما استطاع ان يفارق ومات قائلا ايلي ايلي لما سبقته ومع ذلك الله وابن
 کیسے پیچھا کرتے اور وہ اسکو روک نہ سکے اور اسکی پیچھے چلا جا اور یہاں کہنا کہتا مگر کیا ہو گا میری خدا ای میری خدا تو ہی مجھ کیوں چھوڑا
 سبحانہ ان هذا الالهتان مبین -

اور اب جو ان سب لغضمانوں کو خدا ہی ہو اور خدا کا بیٹا ہی - اللہ سبحانہ ان عیون سے پاک ہزار یہ صریح بتان ہو -

وانى سئيت عيسى عليه السلام مراسل في المنام ومراسل في الحاله المكتشفة

اور میں نے بارائیس علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارائیس علیہ السلام کو کشفی حالت میں دیکھا اور ایک ہی

وقد اكل معي على مائدة واحدة ورثيته مرة واستفسرته ما وقع قومہ فيه فاستوى عليه

خواب میں میرے ساتھ اسے کھایا اور ایک دفعہ میں اسکو دیکھا اور اسے فرشتے کے ہمراہ میں پوچھا میں اسکی قوم مبتلا ہو گئی ہو جس پر

الدهش ذكر عظمة الله وطقق يسبح ويقدس واشار الى الارض وقال انما انا ترابي وبني

دشست غالب ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اسے ذکر کیا اور اسکی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو

ما يقولون فرثيته كالمنكر من المتواضعين - ورثيته مرة آخرى قائما على عتبة بابي

صرف ظنی ہوں اور ان تمہارے ہی بری ہو جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں میں نے اسکو ایک تلخ اور کفری کریمہ الہامی پایا اور اس پر تہنیتیں اسکو دیکھا کہ

وفي يدك قرطاس كصيفة فالقي في قلبی ان فيها اسماء عباد يحبون الله ويحبهم ويحبون

درمازہ کی دہلیز پر کھڑا ہو اور ایک کاغذ خط کی طرح اس کے ہاتھ میں ہو سو میری دل میں لگا لگا کر خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں جو خدا تعالیٰ کو دوست

هذا المقصد بالمواظبة الحسنة والادعاء والنظر والهمة هذا اصولنا فمن عني المناخلاف

بواعظ حسنة اور دُعا اور نظر اور محبت کے ساتھ کوشش کر رہی ہیں یہ ہمارا اصول ہے ہیں جو شخص بکبر و غرور
ذات فقد فتری علینا وما اقامنا علی هذا الا الرب لا ذی یرسل نوره عند غلبة الظلام

ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سوائے ہم پر افترا کیا اور ہمیں بہت پر صرف مشائخ کا لئے قائم کیا ہے وہ خدا جو اندھیری کیوت

و یبدی دواء عند كثرة السقام وینجی عباده المضطربین - ولا شك ان الفتن قد كثرت

اپنا تو یہ بھی ہے اور بیماری کی کثرت کیوت دوا ظاہر کرنا ہے اور اپنے بندوں کو بقیہ رسی کی حالت میں بچا لیتا ہے۔ اور کچھ شہنشاہین کے فتنوں

فی الارض وصعدت الادخنة الى السماء وهبت رياح مفسدة مسببة من كل طرف

پر بہت بڑھ گئے ہیں اور بہت سی دُعاں آسمان کی طرف چڑھے ہیں اور بجائے غولامی اور ہلاک کرنے والی ہوا میں ہر ایک طرف سے دُعا

الى اقصى الارحاء ولو فرضنا هذا الفتن كلها لاحتجنا الى المجدلات وابكينا كثيرا من البائس

ناجیہ سے جلی میں اگر ہم ان تمام فتنوں کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہمیں کئی کتابیں لکھنے کی طرف حاجت پڑے گی اور ہم

والبائیات وزلزلنا اقدام السامعین - وانتم تعلمون ان لكل داع دواعی وكل ظالم

کئی مردوں اور عورتوں کو زلزلے سے اسی فتنوں والوں کے قدم ہلائیں گے اور آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک بیماری کی ایک اور ہر ایک بیماری

ضیاء فاراد رب ان ینیر الدنیا بعد ظلماتها والله یفعل ما یشاء اعنتم متکرونیما معشر

کیوں اس طرح روشنی ہو سکتی ہے کہ اس نے ارادہ کیا کہ دنیا کو اندھیری کے بعد روشن کر دے کیا اسے عقل مند و تہمیں اس سے

العاقلین - ومع ذلك لسننا منسک الامراء بل نحن نمشی فی الطمر کالفقراء ولا جبر ثوب الخیال

کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیروں کی طرح تازے نہیں چلتے بلکہ ہم فقیروں کی طرح پیٹے پورائے پٹروں میں

ونشکر القیصر و حکامہا علی ما احسنوا الینا فی ایام الضراء و ندعولہ با صدق وحقا

چلتے ہیں اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہیں چاہتی اور قیصر اور اسکے حکام کا لئے ان احسانوں کو جسے شکر کرتے ہیں جو سختی کرنا

ونرسل الیہا ہدیۃ الدعاء و ندعوا بقول لہن الی الاسلام لتدخل فی نعماء

میں جو دیکھتے ہیں اور قیصر دیکھتے ہیں صدق دل سے دعا کرتے ہیں وہ دعا کا بد یا سکون بھیج دینا مگر یہ بات کہ ہم کچھ دیکھتے ہیں جن میں ہم دیکھتے

ابدالاً بدين بیدائنا لا نرضی بمذہبہا و نحسب انہم الخاطیون الضالین و اعجابنا انہم کمال خیر

میں کہ وہ خطا کاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے اور ہم دیکھتے ہیں اس کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں تاکہ وہ ہدایت کی روشنی میں داخل ہو جائے اور ہمیں تمہیں

ولطافت ذہمہا فی امور الدنیا تعبد عبدک عاجز او تحسبہ رب العالمین - سبحانک لا شریک لک

کہ تمہارے دُعا اور لطافت ذہن کے جو اس کو امور دنیا میں حاصل کر دے ایک بزرگوار کی طرح کر دے اور اس کا پانچواں حالانکہ وہ حق

من العلم والحكمة والفلسفة و انواع الصناعات وحفت بها العالَمُ المعقولات فهي
کی صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکین اُسکے محیط ہو گئی ہیں پس اس وجہ سے یہ گورنمنٹ جوٹی باتوں
تعرف الترهات وتفرض ختم سر الزورات و لیست من الذین یرضون بالهذیانات
کو خوب پہچانتی اور چوڑے کے سر پہ راز کی تھر توڑتی ہے اور انہیں سے نہیں جو بیورہ باتوں پر راضی ہو جائیں
فکیف یمکن ان تو من بهذه المخافات بل تحسبها کسمر لا اصل له او کطیف مرکب من الخواص
پس کیونکہ ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتوں پر ایمان لادے بلکہ یہ تو اس کو ایک اصل کہا نہی سمجھتی ہو اور ایک خیاب پر نشان کی طرح
ومعد لك لا میل لها اصلا الی الدینیات و فتن قلبها حُب الدنیا و شوق الحکومات
اہل کا مجموعہ خیال کرتی ہو اور علاوہ اس کے اگر گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ نہیں اور دنیا کی محبت اور حکومتوں کے دل کو اپنی
فہی غریقتہ فی دُنیاها من الراس الی القدم فی کل الخطوات ولا تمیل الی دین و اذا ملّت
طرف کیسچا ہو اور سوہ سر سے قدم ہٹے نیامیں غرق ہو اور کسی دین کی طرف اُس کو میل نہیں اور اگر کسی وقت میں ہوگی تو
فالی الاسلام فلا تقبل الا هذا الدین و ملّة خاتم النبیین -

اسلام کی طرف اور صرف دین اسلام کو قبول کریگی اور ملت خاتم النبیین میں داخل ہوگی۔

وانا نری انها تزعم بعین المحب و لیست علی الضلالۃ ساء ملک بل تزجی ایامها
اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کو بغیر محبت کیجھتی ہو اور اگر اہی پر گونسا زمین بلکہ تہذیب میں اپنے دنوں کو بسر کرتی ہو
فی التذبر ولا تعرض کالمکتبر وانی اجد آثار رشدھا و اظن انها ستتمیل الیہ و لا
اور تکیہ کی طرح کنارہ کش نہیں اور میں اُسکے رشد کے آثار پاتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ جلد اسلام کی طرف میل کریگی
یترکھا اللہ فی الغافلین الضالین - وقد دخل من علمائهم فی دیننا الخائف من شہکان
اور خدا اس کو گرہ لہوں اور غافلوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک طاقتور کے علاوہ اس کے دین میں داخل ہو گیا جو انسان
روقیہ و شارة مرموقہ و آخرون منهم یمتحنون ایمانہم الی حین - وانا نری ان
خوشمر و اور پسندیدہ صورت میں اور انہیں جو ایسی ہی ہیں جو ایمان ایک وقت پوشیدہ رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جاری
ملکتنا المکرمۃ مرجوۃ الی اہتداء و قد اعطیت لقلبها حب السلام و شوق هذا الضمیر و عسی ان
بلکہ مکرمہ ہدایت پانچے لئے امید کی جگہ ہے اور اُسکے دل کو حب سلام اور شوق امن و خوشی ہو گیا ہو اور غریب ہو کہ خدا تعالیٰ اس کو توفیق
اللہ نور توحید فی قلوبہ المملکت الزہراء و قلوب ابناہا العقلاء و لیست علیہم بیزیل قدرۃ صالحة
وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں توحید و الہیہ اور خدا تعالیٰ پر یہ شکل نہیں بلکہ اس کی قدرت ایسی ہی کام

مراتب قریبہم عند اللہ فقوتہا فاذا فی آخرها مکتوب من اللہ تعالیٰ فی مرتبتی عند ر
اور میں نے ان کے مراتب قریب کا بیان ہی جو عند اللہ کو حاصل ہیں میں ہی اس خط کو پڑا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اسکو آخر میں میری مرتبہ کی نسبت
ہو مئی بمنزلۃ توحیدی و تفسیدی۔ نکاد ان یعرف بین الناس۔ ہذا ما رایت

خدا تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا کرے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور تفریق کو گون میں شہر کیا جائیگا یہ جو میری دیکھ
و کیفیک ان كنت من الطالبین۔ لا ینال انھا رتویا او کشف من المحتمل ان یتمثل ۱۳
اور یہ بھی کفایت کرنا ہو اگر حق کا طالب ہو۔ یہ کہنا سچا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور میں کہ اس وقت واقعات میں شیطان تمہارے
فمثل هذا الواقعات فان الشیطان لا یتمثل بصورة الانبیاء فقبل هذا السراجلیل
ظہر ہر جو کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر تمہارے نہیں ہوتا پس اس بزرگ ہبید کو قبول کر اور جو کچھ کہو مخالف
ولا تقبل ما قبل وناقرنا علیک معارف اللہ فلک ان ترغب لہا وتكون من الصالحین
کہا گیا اسکو مت قبول کر اور میری تجویز کو معارف الہی پڑھنا ہے پس کیا تجویز کچھ خواہش ہو کہ انہیں رغبت کرے اور انہوں میں سے جو بڑے

ذکر بعض اعتراضات الواشی و ردھا

نکتہ چہن مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور ان کا رد

منہا قوله ان قسیدستی، هذا الزمان ليسوا بدجالين ثم بعد ذلك حثا على
انہیں ہی کہ ایک یہ اسکا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری و جال نہیں پہرا کے بعد اسے گورنمنٹ برطانیہ کو میرے
البرطانیة علی ایذائی ویشیرالی از هذا الرجل یعقدان هذه الدولة هو الدجال للمعروف
ایذا کے لئے ترغیب دی جو اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ جال سمجھو ہے
وانہ من الباعین +

اور شخص باغی ہے +

اما الجواب فاعلم اننا لا نسمی الدولة البریطانیة دجالا معهودا بل نعلم
سوائے جواب میں جاننا چاہئے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجال نہیں کہتے بلکہ ہم یقین کہتے ہیں کہ وہ جال ہے
ونسیتین ان هذه الدولة محقة عاقله مفكرة في حقائق الموجودات وقد رزقها اللہ
کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقائق موجودات میں فکر کرنے والی ہے اور خدا نے اسکو علم اور حکمت اور فلسفہ اور تقسیم

مخاتلة الحکام من سورة تقصیبهم وفوسرة عدل و تم وفساد قسطهم و ما فی وعاءهم
 کہ جو حکام کو اپنے جوش نقد سلوک عداوت اور فساد و فتنہ کی دہک کا دینا چاہتے ہیں اور ان کے بڑے میں بیخود فساد کے زہر کے
 الاسلام الفساد و ما فی قلوبهم الامتداد اعرضوا عن المہمین بجلالہ و عتوا
 اور کچھ نہیں اور ان کے دل میں بجز مرز نہ ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ اور اس کے حلال حرام لوگوں نے
 فی الارض مفسدین۔ وقد کتبنا غیر مرۃ انا نحن من نصحاء الدولہ و دعا علی خلیہ
 منہ پیر لیا اور زمین میں فساد پکڑا کہ جو لوگوں میں اور ہم کی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہم کو فرشت کے غیر خواجہ جن میں سے ہیں اور کیونکر نہ ہوں اور خدا تعالیٰ
 و کیف وقد جبر اللہ مصائبنا باھا و ازال بہا مرارۃ حیاتنا و کنا فی ارض حیاء فاهلک
 نے اس کے سبب ہماری عیبیتوں کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور فرمایا اور ہم جانوں والی زمین پر رہنے والے تھے
 بہا کل حیۃ کانت حولنا و ان لہا علینا احسانا عظیمنا فلن ننسی احسانہا و انما الشاکرین
 ساتھ خدا تعالیٰ نے ان سائینوں کو ہلاک کیا جو ہمارے گرد رہے اور اس کا ہم پر احسان ہر سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گزار ہیں
 و اما ما ذکرہذا الواشی قصہ جہاد الاسلام و نظیر ان القرن عیث علی الجہاد
 اور جو اس سختہ میں نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن میں بیخود کسی شرط کے جہاد پر
 مطلقا من غیر شرط من الشرائط فای زور و افتراء اکبر من ذلک ان کان احد من
 برا بیخود کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افتراء نہیں اگر کوئی سوچنے والا ہو سو جانتا چاہئے کہ قرآن
 المتدبرین۔ فلیعلم ان القرآن لا یامر بحرب احد الا بالذین یمنعون عباد اللہ ان
 شریعت یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے
 یومنوا بہ و یدخلوا فی دینہ و یطیعوا فی جمیع احکامہ و یعبدوہ کما امروا و الذین یقاتلو
 جو خدا تعالیٰ کے بند بن کر ایمان لائیں یہ کہیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کار بند ہوں اور اس کی عبادت
 بغیر الحق و یخرجون المؤمنین من دیارہم و اوطانہم و یدخلون الخلق فی دینہم جبڑا
 کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے جو جھڑپتے ہیں اور رسولوں کو ان کے گھر دن اور وطنوں
 وقہرا و یریدون ان یطفوا نورا لاسلام و یصدون الناس من ان یسلموا اولئک الذین
 سے نکالتے ہیں اور خلق اس کو جبر اپنے دین میں داخل کرنے میں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان نہ ہونے
 غضب اللہ علیہم و وجب علی المؤمنین ان یحاربوہم ان لم ینتہوا فانظر ہذہ الدولۃ ایضا
 روکے ہیں یہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور رسولوں پر واجب ہے کہ جو ان لوگوں کے گرد ہوں اگر وہ باز نہ آئیں گلاس کو فرشت کو کہہ کر کہنا

لهذه النور وهو على كل شيء قدبروانه يجد باليه قلوبا لابين - وكذلك نرى ان
 کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنی طرف طالبوں کے دل کھینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے
 اعطاء ارکان الدولۃ میملون الی التوحید یوما فیوما وقد نفرت قلوبہم من مثل
 رکن اس گورنمنٹ کے دن بدن توحید کی طرف اہل توجہ جاتے ہیں اور ان کے دل ان عقاید باطلہ سے نفرت کر گئے ہیں
 هذا العقائد الباطلة ولا یلیق بشانہم ان یعبدا ویشربا مثلہم فی الضعف واللوانم
 اور ان کی شان کے لائق ہی نہیں کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کریں جو انسانوں کی طرح صفات میں اور تمام
 الانسانیۃ وکیف وقد اعطاهم اللہ انواع العلوم وحظا وافر من الفہم والعقل ولا یغدر
 لازم انسانیت میں ان کا شریک ہو اور ایسا شرک ہے کہ جو کہہ ہو سکے اور خدا نے ان کو کئی قسم کے علم عطا کئے ہیں اور فہم اور عقل عطا
 فی محققى هذا القوم وجلا یرضی بھذا الابطال لیل الا نادرا کالشرعۃ البیضاء فی اللمة
 کی ہر اور اس قوم کے محققوں میں کئی ایسا شخص نہیں پاتے جو ان وامہیات باتوں پر راضی ہو مگر شاہ زناور جو اس کی بال کی طرح ہے
 السوداء وانی اعلم انہم بیض الاسلام وستفرج منہم افرخ هذه الملة وستصرف دھوم
 جویاہ بالوں میں جو ادین جاتا ہوں کہ یہ لوگ اسلام کے انڈے ہیں اور عقرب ایسی کو اس لذت کے بچے بچا ہونگے اور ان کو وہب الہی میں
 الی دین اللہ انہم قوم یفتشون کل امر ولا یغضون الطرف عن الحق الذی حصص ولا
 کی طرف پھیرے جائینگے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تحقیق کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو
 یتنبہون من قبول الحق ویطلبون ولا یغضون ومن طلب فوجد ولو بعد حین
 اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈ ہتی ہے اور نہکتی نہیں اور جو ڈھونڈ لیا جائیگا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پائے۔

واما ما خوف الواشی المزود الحكومة البريطانية عن بغاوتنا هذا
 اور اس سخت چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی
 الادشاء وشتم وليس علی سترنا ختم والدولة اعرف من هذا الواشی وهو ان الایام ولینا
 اور گالی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے سپرد کو کئی ہزار نہیں ہے اور گورنمنٹ اس سخت چین کی نسبت زیادہ واقفہ اور زمانہ
 عندها فی هذا التواخ علم الاعلام وتعلم علیا ہا طبعا عن طبق فلا یخفی علیہا غرض هذا الواشی
 دیر ہے اور ہر راخانہ ان کے نزدیک اس نواح میں اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رہایا کو وہ درجہ بدرجہ پہنچاتی ہے سو اس پر کئی
 وليس مستور علیہا ستر فرعون مقصد جو غرض ہی تعلم حق العلم امثالہ الذین یرید
 کی غرض پوشیدہ نہیں اور سراسر ہمت میں ہے اس کے غرض کا اصل مقصد چہا نہیں بلکہ وہ اس کو لوگوں کو خوب جانتی ہے

وَلَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي نِسَائِكُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ الْكَفَّارِ
طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک

اِلٰی مَدَّةٍ يَبْلُغُ فِيْهِ صَبْرُ اِلٰی سَنٍ بَلُوْعُهُ فَصَبْرٌ وَكَانَ الْكَفَّارُ يُوْذِنُهُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
صبر کیا جس میں ایک بچہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دیکھتے تھے اور

يَنْهَبُوْنَ اَمْوَالَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَالْاَشْرَارِ وَيَقْتُلُوْنَ رِجَالَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ بِتَعْذِيْبَاتٍ تَقْدِرُ
رات دن ستاتے اور شریروں کی طرح ان کے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ان کے

بِتَصَوُّرِهِمْ اَمْوَعَ الْعِيُوْنَ وَلَقَدْ شَعَرْنَا بِكَ الْاِخْيَارَ وَكَذَلِكَ بَلَغَ الْاِيْذَاءُ اِلٰی اَنْتَ اَعْلَى اَمْتٍ اَعْلَى
طریق غداروں سے کرتے ہیں۔۔۔ کہ ان کے یاد کرنے سے انہوں نے آسمان جاری ہوتے ہیں اور ان کے یوں بچوں کا پتہ ہیں اور اس طرح

بِقَتْلِ نَبِيِّ اللهِ فَاَمْرُهُ رِيْبَةٌ اِنْ يَزْكُ وَطَنُهُ وَيُهْرَبُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَهَاجِرًا مِنْ مَكَّةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ
کہہ لیتا کہ پوچھ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہاں تک کہ ان کو گونج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنا

اَللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَطَنِهِ بِاَخْرَاجِ قَوْمِهِ وَمَعْدَلِكُ مَا كَانَ الْكَفَّارُ مُنْتَهِيْنَ -
قصہ کیا سوچے رہے اس کو حکم دیا مادہ مدینہ پہنچ جائے سو آنحضرت اپنے وطن کو کفار کے کالہ سے بچتے ہوئے گئے اور ابھی کفار نے ایذا

بَلْ لَمْ يَزَلِ الْهَدَنُ مِنْهُمْ تَسْتَعْرِضُ حُجَّةَ الدَّعْوَةِ تَعْرِضُ حُجُوبًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِيْلُ
رسائی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے بڑھاتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مسیح

وَضُرُوبًا اِخْيَامًا فِيْ مِيَادِيْنٍ بَدْرٍ يَفْجَحُ كَثِيْرٌ قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَارَادُوا اسْتِصْصَالَ الدِّ
اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے خیموں کو بچے کر دیا اور جا کر

فَاشْتَغَلَ غَضَبُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَرَى قَبِيْحًا جَفَاءَهُمْ وَشَدَّتْ اَعْتِدَاءُهُمْ فَذَلَّ الْوَجْهُ عَلَى رَسُوْلِهِ
دین کی جنگی کر دینے کے لیے اس نے غصہ کیا پھر یہ کافر اس نے ان کو بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ مدینہ کا ذکر نامشاہدہ کیا سو اس کو اپنی وجہ

وَقَالَ اُذُنُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقْتُلُوْنَ بِاَنْهَمْ ظُلْمًا وَاِنْ اَللهُ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدْ يَرَفَعُ اَمْرُ اللهِ رَسُوْلُهُ
اپنے رسول پر تیزی اور کفار کو مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق ان کے قتل کے لیے آمادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلومین اعلیٰ انہیں مقابلہ

الْمُظْلَمُوْنَ فِيْ هَذِهِ الْاَيَةِ لِيُحَارِبَ الْبَازِيْنَ هُمْ بَدُّوا الْاَوَّلِيْنَ بَعْدَ اَنْ رِىَ شِدَّةَ اَعْتِدَاءِهِمْ وَكَمَا
کی اجازت ہو اور خدا کا دوسرے جو ان کی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت میں ان کو کچھ مقابلہ پر آمادہ کیا کی اجازت

حَتَّى هُمْ وَضَلَّ اَمْرُهُمْ وَرَى اَنْهُمْ قَامَ لَا يَرْجُوْا بِالْمَوَاعِظِ صِلَاحِ اَحْوَالِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
تو جب کہ ان کی حالت سزاوارتھی مگر اس وقت کی اجازت دی کہ یہ آمادہ ہو کر زیادتی اور کفر ان کی طرف سے دیکھی اور دیکھ لیا کہ ایک ایسی قوم کہ یہ مجبور

توجد فيها من هذه المفاسد اغتضا من صلواتنا وصومنا وحجنا واشاعت مذهبنا
 من فساد من سوانین پایا جاتا ہے کیا وہ ہمیں ہماری نماز اور روزہ اور اشاعت مذہب کو ہلکے کر دیں
 او تقالنا فی دیننا و نخرجنا من اوطاننا و یجیل الناس نصاریٰ ظلما و جبرا کلا بل
 کہہ رہے ہیں جسے لائق ہے یا ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالتی ہے یا لوگوں کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہیں
 انہما بیتی من کل هذا الا لزامات بل ہی لنا من المعینین ثم انظر الی احکام علمنا القرآن
 بکدہ ہمارے لکھ دو گاروں میں تو میں پہر قرآن کی ان حکمون پر نظر دو لو جنہیں خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ میں انکو ساتھ کیا
 للذین احسنوا الینا و راعوا شؤنا و کفوا شجوننا و ما نؤنا و آوونا بعد ما کنا تائبین -
 معاملہ کرنا چاہئے جو ہم پر احسان کریں اور ہمارے کاموں کی رعایت کہیں اور ہمارے حاجات کو تکفل ہو جائیں اور ہمارے بوجہوں کو اطمینان
 ایمنعنا ربنا من ان نحسن الی المحسنین و نشکر المنعمین کلا بل القرآن یا مر بالقسط
 اور ہمیں پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ میں لے آئیں کیا خدا تعالیٰ ہم کو اس سے سخت کرنا تو کہ ہم کی کریمہ الون کے ساتھ کی کریں اور دلی نعمتوں
 والعدل والاحسان واللہ عجیب المقسطین۔ وقد قال فی القرآن ولتکن منکم ائمة یدعو
 شکر و اکرین ہرگز نہیں بکدہ تو انصاف اور عدل اور احسان کر کے لو قرآن ہے اور اللہ انصاف کریمہ الون کو دوست کہتا ہے اور قرآن میں اسے
 الی الخیر و یامردن بالمعروف ینہون عن المنکر و ما قال ولتکن منکم ائمة یتقلون الکفار
 یہ فرمایا ہے کہ تم میں سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نیکی کی طرف اور بدی سے منع کریں اور یہ نہیں کہہ کر تم میں سے لوگ ہمیشہ
 و یدخلونہم جبرائی دینہم وقال جادلہم (اے جادل النصاری) بالحکمة والموعظة
 ہوتے ہیں کہ جو کہ فرعون کو قتل کریں اور ان کو اپنے دین میں جبر ادا کر کے دین اور اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیوں کی حکمت اور نصیحت
 الحسنہ و ما قال اقتلوہم بالسیوف والصورم الی بعد صدمہ عن سبیل اللہ و مکرم
 کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہہ کر لو کہ تم مارو تو قتل کر دو لو کہ اس حالت میں جبکہ وہ دین تو دیکھیں اور اسلام کا نور چمکائے
 لا طفاء نور الاسلام و قیامہم فی مقام المعادین فانظر ما قال ربنا رب العالمین
 منصوب ہے برہا کرین اور دشمنوں کے مقام میں کھڑے ہو جائیں۔ پس دیکھو تو یہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالموں کا رب ہے یہ کیسی فرمایا ہے
 وقد بیت الکائنات الحرب لیس من اصل مقاصد القرآن ولا من جذر تعلیمہ وانما
 اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قرآن میں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت کی وقت سے بڑھ
 ہو جو زعدا اشتداد الحاجة و بلوغ ظلم الظالمین الی انتہاء واشتعال جور الظالمین
 کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت میں جبکہ ظالموں کا ظلم انتہا تک پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے

على خلافها كما سمعت آيات رب العالمين واما العقيدة المشهورة اعني قول بعض
 جيا کہ تو نے آیتوں کو سن لیا اور عقیدہ مشہورہ یعنی قول بعض

العلماء ان المسيح الموعود ينزل من السماء ويقا تل الكفار ولا يقبل الجزية بل اما القتل
 علم د کا جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑے گا اور جزیہ قبول نہیں کرے گا بلکہ

واما الاسلام فاعلموا انها باطلة ومملوّة من افواح الخطاء والزّلة ومن امور تخالف
 باتوں میں سے ایک ہوگی قتل یا اسلام پس جاننا چاہئے کہ یہ عقیدہ سر اسر باطل ہے اور طرح طرح کے خطائوں اور لغزشوں پر مبنی ہے اور

نصوص القرآن وما هي الا تلبيسات المفترين - يا حشر عليهم انهم اطروا عيسى من
 اور قرآن کی نصوص میں مخالف پڑا ہوا ہے سورہ صافات میں مقرر ہے کہ انہوں نے عیسیٰ کو دھڑے
 غير حق حتى قال بعضهم انه ملك كريم وليس من نوح الانسان وقال بعضهم ان هو الا
 زیادہ بڑا دیا ہوا تاکہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ جیسا انسان نہیں اور بعض نے کہا کہ وہ

كلمة الله وروح الله وليس في هذه المرتبة شريك له ولا بعضهم عليه حاشي اخرى وقال هو
 اور روح اس کے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور بعض نے اس پر اور حاشی پڑھا ہے اور کہا کہ وہ

مخلوق اقرب الى الله وافضل من الملائكة فان الملائكة لا يرفعون الى العرش وهو مرفوع
 ایک الگ مخلوق جو فرشتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ ملائک تو عرش پر جا نہیں سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ

على العرش لانه مرفوع الى الله فهو افضل من الملائكة كلام ومن كل ما خلق وذو هذا
 خدا تعالیٰ کی طرف اُٹھا رہا ہے اور خدا عرش پر جس پر وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر ایک مخلوق ہی افضل ہے یہ تو

بيان بعض العلماء واما صاحب الانسان الكامل عبد الكريم الذي هو المتصوّن
 بیان بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے جو متصوفین میں سے ہے

فبلغ الامر الى النهاية وقال ان التشليث بمعنى حق ولا حرج فيه وان عيسى كذا وكذا بل
 اس بارے میں مدعی کر دی اور کہا کہ تثلیث ایک معنی کے دو سے حق ہے اور میں کہہ چکا ہوں عیسیٰ علیہ السلام کیسا ہو بلکہ

اشار الى انه ليس بمخلوق ومنهم من اعتدى في كذبه وقال بسم الله الاب والابن
 اشارت کی کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہے اور بعض آدمی جو بڑے بولنے میں بہت بگڑے ہوئے اور یہ کہہ کر بسم اللہ والاب والابن

وروح القدس كذا لك ايدوا الفريسيه ونصرها وكان الكذب في اول الامر قليلا
 وروح القدس انہوں نے جو بڑے کی تائید کی اور جو بڑے کو مدد دی اور جو بڑے پہلے پہلے تو ہوا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما حارب نبی اللہ اعداء الدین الا بعد ما اراهم سابقین فی
 سے انکی صلاح غیر ممکن ہے پس اسوجہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور نبی اللہ دشمنان دین تو ہرگز
 الترامی بالسہام والبقالذبح الحسام وماکان الکفار مقتولین فقط بل کان یسقط من الجاہلین
 نہیں لڑا مگر عینک کرانے یہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں مشیت اور بقیت کر رہے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ کفر
 قتلی وکان الکفار ظالمین ضالین

کفار ہی اور کفار کا جہنم تک جہنم نہ ہوا ہے کام تھے تیر اور کفار ظالم اور ملامد تھے

فلیندبونی هذا المقام کل عاقل حفظہ اللہ تعالیٰ عن الحق وصانہ عن السفہ

پس اس مقام میں ہر ایک عاقل بیکو خدا نے حق اور سفاقت اور بدیگی خصلتوں سے نگہ رکھا ہو گا کہ

وسیر اللیام لیظهر علیہ حقیقۃ جہاد الاسلام ولینظر این اثر الظلم فی هذا الجہاد واین
 اور سوچے تاکہ اسپر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم کا نشان کہاں ہیں

ایذاعالمحسن ذی الانعام بل کان سراسر الاسلام فی تلك الايام معرضا لدوس الاقدام و قد
 اور کہاں کسی محسن کو تکہ دیا گیا ہے بل ان دنوں میں تو اسلام کا سر کیڑی کی جگہ میں پڑا ہوا تھا اور اسلذا ان پر ایسی مصیبتیں پڑی ہیں

وردت علی المسلمین مصائب الی حد یحرم الدروع قصتها من المقتلین وتشوی
 تہیں کہ ان مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کر دیتا ہے

القابوب بنار الآلام فهل من منصف یفطرها و یغاف قهر لرب العالوم انذرم الانصا
 پس کوئی منصف ہو !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ انصاف مخالفوں کے دلوں کو ابڑھی گیا

من قلوب الخالفین۔ هذا هو الحق ولا غبأ الحق ولا نستره والنفاق عندنا الکبر الذی
 ہے اور یہی بات حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور چاہتے ہیں اور نفاق چارہ نہ یکب گناہوں

والریاء اخطر الخطوب من سیر الظالمین المشرکین۔

بڑا ہے اور ریاء کا مون سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے

فخلاصۃ قولنا ان مسئلۃ الغزوۃ والجہاد لیست محورا لاسلام واستقبح

پس ہماری قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلک دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جو اسلام کا محور اور استقبح

کما فہم الجاہلون الخالفون او المتجاهلون من المسلمین بل وردت فی کتاب اللہ تصریح
 جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بنو و بعض مسلمانوں نے کہ تو یہ کہ کتاب میں اسکو بخلاف تصریح

+ الفائدہ

لا من عند أنفسنا وانت تعلم ان الامامة امر ثابته داخل في سنان الله القدیمة
یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گڑھے میں اور جو تاسا ہے کہ ان کے ثابت و ایم الودع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہو
وما من رسول الا قافی وقد خلت من قبل عیسیٰ الرسل فاذا القارض لفظ التنویر ولفظ
اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ ہی پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول اور لفظ تنویر
النزول فان سلمنا و فرضنا صحت الحدیث فلا بد لنا ان نؤد لفظ النزول فانه ليس
میں معاوضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ
بموضوع للنزول رجل من السمل بل وضع للنزول مسافر من ارض بارض فما كان لنا
در اصل آسان ہو کر ترے کے سنوں کیلئے موضوع نہیں ہو سکتا وہ تو مسافروں کے نزول کیلئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں
ان نترك معنى وضع له هذا اللفظ في لسان العرب وندبتيات القرآن وما نجد ذكر
ہو چکا کہ اصل موضوع لفظ نزول دین اور آسمان کی مینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں
السماء في حديث صحيح وما نجد لفظ النزول في ام اولى بل ثبت خلافه في قصة يوحنا
آسمان کا لفظ ہی نہیں ہاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی آمتوں میں ہی نہیں پتے بلکہ قصہ یوحنا میں اسکے
فلا شك ان هذه العقيدة لعنة عقيدة نزول المسيح من السماء مبتدأة باراض لا بموضوع واحد
خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں -
يخالف بينات القرآن ويكذب امر ختم النبوة وبيائن محاورات القوم ويخالف آثار
قرآن کی مینات کا مخالف ہو ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم کے محاورات کے متغیر پڑا ہے اور ان
التي صرح فيها موت المسيح فتفكروا ايها الناس انكم تم من المتفكرين -
احادیث کچھ کہیں حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح کرے پس اسے لوگوں کو رد کر اگر کر سکتے ہو -

واما الشق الثاني اعني محاربات المسيح الموعود بعد النزول كما هو رجم

اور دوسرا شق یعنی یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض

بعض الناس الذي ما كان الا كالغيب الجول فهو ليس مذهبا بل عندنا هو خيال باطل

جہاں کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فاضل ہے جو لائق قبول نہیں اور

لا يصح للتقبي وتبعيد الحق واليقين داخل في غلط الفرض وكفى بالظلمة الحشا الذي هو في الخفاء

حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ حدیث کا فی جو صحیح بخاری میں کہی ہے

قال الله تعالى
قرآن شریف میں انتقالی
هذا الحق الصريح
نزدیک ہر کچھ کی کتاب میں ہے
صفہ ابراہیم و موسیٰ
قرت ابراہیم میں
وکنکلا ابراہیم کو صحت
خواہ تعلیم قرآن ہو جو ہیں
عیسیٰ و ذکر نزولہ ہے
گرم قرین ہے حضرت عی
التحلیات و الاضغاض
کے معبود اور نزول کا کبریا
وان النبوت امام الذکر
نہیں باقی اور نہ کسی کو
الامتنان کچھ اور لا جملہ ملک
شال پاتے ہیں حالانکہ نبوت
سواہ الله اما ما في
تمام مشالوں کے لئے امام ہے
کتاب مبین ہے
ہی اللہ تعالیٰ غفران عظیم
میں کامیاب ہو کر رہے
جنتہ

ثم من جاء بعد كاذب الحق بلذبه كذباً اخر حتى ارتفعت عارة الكذب وجعل ابن عجلون
 پر جو شخص ایک جوڑے کو بعد کیا اسے کچھ اپنی طرف سے ہی پہلے جوڑے پر زیادہ کیا یہاں تک کہ جوڑے کی عمارت بہت اونچی ہو گئی اور
 ابن الله ولعل ذلك جعل الله العالمين الا لعنة الله على الكاذبين - ان عيسى بن الله كان نبياً
 ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنا گیا اور یہ خدا کے ، اگیا خبر دار ہو کہ جوڑے پر خدا کی لعنت ہو عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح
 اخرون وان هو الا خادم شرعية النبي المعصوم الذم الله عليه المراضع حتى اقبل على ثدي أمته
 ایک نبی خدا کا ہے احد۔ اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر ہم دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں یہاں تک
 وكمه ربه على طور سينين وجعله من المحبوبين لاهو موسى فتي الله الذي اشار الله في
 اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچا گیا اور اس کا خدا کو سنائی گئی ، ہم کلام نہوا اور اس کو سوار بنا آیا تھی موسیٰ مر خدا ہے بلکہ نسبت
 كتابه الى حياته وفرض علينا ان نؤمن بالله حي في السماء ولم يميت وليس من الميتين
 قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لا دیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔

واما نزول عيسى من السماء فقد اثبتنا بطلانه في كتابنا الحما

مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہو گئے جو سب سے پہلے اس کا بطل ہو چکا ہے کتاب حاتمہ البشری میں بخوبی ثابت
 وخلصنا انا لا نجد في القرآن شيئاً في هذا الباب من غير خبر وفاة الذي نجد هلك في
 کر دیا ہے اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے اور وفات کا ذکر نہ ایک جگہ
 مقامات كثيرة من الفرقان المجيد نعم جاء لفظ النزول في بعض الاحاديث ولكن لفظ
 بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں ان بعض احادیث میں نزول کا لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ
 قد كثر استعماله في لسان العرب على نزول المسافرين اذا نزلوا من بلدة ببلدة او من
 زبان عرب میں اکثر استعمال کے مسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں
 ملك بملك متغيرين - والنزول هو المسافر كما لا يخفى على العالمين -

دارمہ ہوں اور یا ایک ملک میں دوسرے ملک میں سفر کر کے آویں اور نزول تو مسافر کو کہتے ہیں جیسا کہ جانے والوں پر پوشیم نہیں۔
 واما لفظ التوفي الذي يوجد في القرآن في حق المسيح وغيره من بني
 مگر توفی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور مسرور کے حق میں آیا جا سکتا ہے سترہیں بغیر سوزانکو اور کئی
 آدم فلا يسئل فيه الى تاويل اخرى بغیر الامامة واخذنا معنا من النبي ومن اجل الصحابة
 تاویل نہیں ہو سکتی اور یہ معنی ارٹنے کے ہونے ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے بزرگ صحابہ کی ہیں

+ (الفاخرة) حکم اللہ میری علی حبیل وکل الشيطان عیسیٰ علی حبیل فانظر الفرق بینما انکنت من النظارین - مینکا
 اگر سے اسے ہم کا خدا کا ایک ہمارا شیطاں عیسیٰ ہم کلام ہوا اسے اور دونوں قسم کو مکالمہ میں غور کر اگر کرنا ہمارا ۱۲

سَفَكَ الدِّمَاءَ وَكَوْنِ حَرْصًا عَلَى قَتْلِ نَفْسٍ وَلَوْ كَانَ خَنْزِيرًا وَيَا خِزْلَ السِّيفِ الْبَتْلَا
 نہ ہوگا اور وہ قتل کرتے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو اور قبل اس کے جو اپنی جنت منکون
 قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ حُجَّتُ الْمُنْكَرِينَ - فَخَن لَسْنَا مِنْهُمْ وَلَا نَعْرِفُكَ لَكَ الْمَسِيحُ وَلَا نَعْلَمُ وَلَا نَدْرِي
 پر پوری کرے آتی جو تلواریں پھوٹے گا سو ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم اسے کون نہیں پہچانتے اور ہم خدا
 اِثْرًا مِنْ تِلْكَ الْاِبْرَاهِيمَ فِي كِتَابِ الْبَلْبَيْنِ - فَلَا تَقْبَلْ هَذِهِ الْعَقِيدَةَ اَبَدًا اَوْ لَسْنَا مِنَ الدِّينِ
 تعالیٰ کی کلام میں ان عقاید کا کچھ بھی نشان نہیں پاتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو ایک اندھے مقلد کی
 يَقْرَنُ بِهِ مَقْلَدِينَ كَالْعَيْنِ - فَالْحَاصِلُ اَنْهُ لَيْسَ مِنْ عَقَائِدِ نَابِلٍ اِنَّمَا هُوَ عَقَائِدُ شَيْخِ بَطَالُو
 طرح ان میں پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے عقائد میں سے نہیں ہیں
 صَاحِبِ الْاَشَاعَةِ مَضِلَّ الْجَمَاعَةِ عَنْهُمْ حَسْبُكُمْ وَامثالُهُ الَّذِينَ هُمْ فَلَاحُ تِلْكَ الزَّرَاعَةِ فَالْمُضَرِّ
 بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد میں جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہوا ایسا ہی اُس کے ہمالوں کا جو اس کھیتی کے
 اِنْ هَذَا السِّلَاحُ مِنْ مَسَاعِيمِ التِّي لَيْسَعُونَ وَاَرَانَهُمُ التِّي تَرُونَ وَاَنْهُمْ قَدِ امْسَوْا عَلِيَّ وَلَيْسُوا
 بولے والے میں یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ نہیں کا مسلک ہے جس پر وہ چل رہے ہیں اور یہ نہیں کی رائیں ہیں جو ہم سمجھتے
 بِالْمُنْتَهَيْنِ الرَّاجِعِينَ بِلِغَابِ بَرُونَ عَنْهُ عَلَى الْمَنَابِرِ وَيَذْكُرُونَهُ مُتَبَاشِرِينَ - وَمِنْ اعْظَمِ مَنَافِعِهِمْ
 ہوا اور وہ ان خیالات پر خوب غور ہوئے ہیں اور باز آئیوں کے اور رجوع کر نیوالے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر چڑھ کر کہہ رہے ہیں تیار ہیں
 النَّفْسَانِيَّةِ اِنْ يَجْعَلُ مَسِيحُ الْمَوْهُومِ كَالْمَلِيكِ الْحَبَّارِ وَيَقْتُلُ كُلَّ مَنْ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْكُفَّارِ وَيَجْمَعُ
 اور انکو دلوں کے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور انکی نفسانی خواہشوں میں سے بڑی خواہش یہ کہ انکا خیالی مسیح دنیا میں آکر اور
 غَنَاتُ كَثِيرَةٍ قَطَارًا عَلَى الْقَنْطَارِ ثُمَّ يَجْعَلُ الْبَطَالُوِي وَاجْرَاءَهُ مِنَ الْمُتَمَوِّلِينَ وَاِمَّا غِنَى فَلَا
 تمام کا فو کو قتل کرے اور بہت سولہ کے الون جو بٹالوی اور اسکو بہائیوں کو مالدار کر دیوے گریں یہاں عقائد ہمیں کتنے
 كَذَلِكَ بَلْ نَعْلَمُ اَنْهُمْ اَخْطَاؤًا فِي هَذِهِ الْاَعْدَاءِ وَاجْتِهَمُ اللَّيْلُ وَبَعْدُ اَعْنِ الضِّيَاءُ فَمَا هُمْ اَوْ اَمَا
 بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی راؤں میں خطا کی اور ایک رات اُس پر ٹپ گئی اور روشنی سو در جا چٹے پس انہوں نے
 مَسْوَاسِ السِّلَاحِ الْمُتَبَصِّرِينَ - وَمَا سَقَوْا مِنَ الْمَعَارِفِ النَّبَوِيَّةِ وَالْاَسْرَارِ الْاَلَهِيَّةِ بَلْ اَكْثَرُ اَفْضَلًا
 کچھ سمجھا اور سمجھو الون کے مسلک کے چہاں ہی نہیں اور انہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الہیہ میں سے کچھ ہی نہیں چاہا بلکہ انہوں نے ان لوگوں کا
 قَوْمُ ضُلُوٍّ قَبْلَ وَبِذَلِكَ الْكُتَابِ اللَّهُ وَرَأَيْتُ بَرُونَ رَضُوْا بِاَقْوَالِ الْخِتَارِينَ - وَكَانَ سَرَّ هَذَا
 فساد کا ہوا جو ان سے راہ کو بہل چکی تھی اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پیٹ لیا اور ان لوگوں کی باتوں پر غرضی ہو کر ہرگز کوئی توجہ نہیں

اعني يضع الحرب لئلا يقاتل المسيح الموعود ولا يحارب بل يفعل كما يفعل بالنظر والهمة
 يعني قول انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیغ الحرب جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود کفار سے نہیں لڑیگا اور نہ جنگ کریگا بلکہ جو کچھ کریگا

رجعل الله في نظره تاثيرات عجيبه وفي انفسه بركات غريبة ويجعل في فهمه وعقله
 اپنی نظر اور سمجھنے کے لیگا اور خدا اُسکی نظر میں عجیب تاثیرات رکھدیگا اور اُسکی فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دیگا اور اُسکو دلائل
 قوة السيف والسمان ويعطى له بياناً مملواً من البرهان وحجاً قاطعاً لعذرات

سے بہرا ہوا بیان عطا کرے گا اور ایسی جھٹیں اُس کو سکھلائے گا جو اہل طغیان کا قطع
 اهل الضغيان فمذهي الحربية السماوية لئلا ما صنعها ايدى الانسان بل اعطيت من
 عذرات کریں پس یہی آسمانی حربہ ہے جسکو انسان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھوں

يد الله الرحمن ونزلت من السماء لا من اعمال اهل الارضين فالخاص ان اعتقاداً

سے ملا ہے اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیوں سے پس خلاصہ کلام یہ ہے

هو هذا لا كما فهم الواشي الغيب والنام الذي فانه خطأ فاحش عندنا ونظي قائل تلك
 جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہم نے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ میں گند ذہن اور سفہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہمارے نزدیک صریح غلطی ہے

الاقوال وقد اخطأ من قال ودفع في ضلال مبين - فالحق الذي ارانا الحق الحكيم

اور ہم ایسے قائل کا تحقیر کرتے ہیں بیشک خطا کی جس سے ایسا کہا اور یہی ضلالت میں پڑ گیا پس وہ حق جو حکیم مطلق نے دکھلایا

وانما اللطيف العليم هو ان حربة المسيح الموعود سماوية لا ارضية وحرارية كلها

اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائی ان کی روحانی نظردوں کے

بانظار روحانية لا باسلى جسمانية وهو يقتل الاعداء بعقد النظر والهمة اعني

ساتھ میں نہ جسمانی ہتیاروں کے ساتھ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے قتل کریگا یعنی تعریف باطن اور اہم

بتصرف الباطن واتمام الحجة لا بالسهم والمراح والمشرقية وله ملكوت السماء ملكوت
 محبت کے ساتھ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔

الارضين واما الذين ينتظرون مسيحا ياتي بالجنود يخرج كالاسود ويقتل كل من

اور وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہیں جو لشکروں کے ساتھ آئیگا اور ہر ایک کافر کو جویا

ليرث من من الكافرين - ويذل كصاعقا محرقة من السماء ولا يكون له شغل من غير

نہ لادے قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلائیوالی بجلی کی طرح نازل ہوگا اور بجز خون ریزی کے اس کا کوئی شغل

تغريب في خان لا كشغبي حاية اخوان لانريد الرياست بل اثرنا الخصاصية ومنذنا
 جسدنا من آتزا هو اهو نه اليه شخص كيطح جوسا ذكر نيز الا ورايخو بهائين كي حايث هو مفسد پروازو هم گسي ياست كه نهين چاتو
 فرقة اماره ورضينا بعباءة فقر وما بالينا طعن نظارة ولا لوم الاثمين - فلا تبا وريالا
 به وريشي اختيار كي اديري ياست كي پوتين كمينكديا اور فقير لنگه كودري اختيار كر كي اور كجيو والكو طعن اركا كي كچه هي پروانكي - سواسي
 كاس قسيسين الى ظن السوء ولا تنقض هذرحيك فان امرنا منتبين واضح وليس
 ديون كپايے چاتو مانے بظني كيطر جلدی مت كرا ورايخو سترين مت هلا كيونكه هارا حال روشن هو اور كوي بات تيري اختيار
 شئي في يدك ولست من الحاكين - فان كنت تشتاك ان تسقري طرق النية فاعلم
 مين نهين اور نه تو حاكم هي اور اگر تجھے هي شوق هي كنهجته چيني كي را هو ن كو ڈھونڈ هي پس جان كه
 انك خائب ولا عيصل لك شئ من غير ظور سيرك الذميمة ولا تقدر ان تخفي ما ابدل به
 كي طلب تير اور نهين هوگا اور تو نامر اور هي كا اگر هوگا تو هي كي تيري بري حصلتين ظاهر هوگي اور تو اسپر قادر نهين هوگا
 ولا تغمر من حفظ الله وهو خير الحافظين - فاعرض عنها واشتغل بصفة حيناك وخضرها
 كرس چيز كو خدا فرما كيا اسكو چهاو اور كيو خدا اسكا هكي تو اسكو ضرر نهين بهنچا سكتا اور خدا بحال فطون هو بهتر هو پس ان باتو كسكاه كر اور
 واصطليح واعتبق وافر ح على اجيفتها ولا تدخل فيالست الله ولا تغضب ولا تشتغل فان مقت الله
 اپني دنيا كي مانگي اور ستره مين شول ه اور دن رات شرب بي اور دنيا كي مر دار پر خوشي كر اور ان باتو مين نمل مت دي چكي لياقت تجو بهين نهين اور
 اكبر من مقتك وان نازة عقوق الظالمين -

نهادوت چكر كيكه خدا تعالي كا غضب تيري غضب زياده هي اور كسي كمال نو كو ملاوتي هي -

والعجب ان اكابر المسيحيين خد عواذيك وما عرفوك حق المعرفة الى هذا الوقت
 اور جب كر برس پادريان نے تجھ مين هو كا كھايا اور سوت كك بجمه كو نهين چھان چيكا كك حق پھانچي كا هي
 من فض سرك وكشف دھاك وادرك عمقك واكلمكم كالخلاصين - يا حشر تعليم لو يضيغ من الم
 اور تيرے مجھ كے پھانچي اور تيري تم كچھو سے قاصر هو اور تونے دھو ديور والو كسي طرح انكو كھاليا - آبرو افس كده كيون تيري جيسو
 على امثالك ولم لا يرجعون الى اليقظة بعد التجارب المولمة ولم لا يعرفون البطالين -
 كوون پانچوا ليا ككر هي مين اور كيون كك ناك بوزو كو بعد بيا نهين هوتے اور كيون بطالون كو نهين شناخت كرتے -

واما توالك ان قسيسين هذا الزمان ليسوا دجالا معهودا فهدا دجالا اكابر
 اديريه قول كس زادكے پادري وجال نهين مين تيري دجاليت هي اور تونے بچ

فلا تضرب عنه صفحا ولا يلحقك الخذلان فافكر كالمُنْصِفِينَ - وانظر ان المسيح
 پس اسی انکار میں مومنہ ٹھہرائے کہ ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھ کو جلا دی اور منصفوں کی طرح فکر کر اور اس بات میں غور کر
 ستلم في هذه الآية فاعلى الظلم وقال لعرض عنكم في يوم القيامة واتصدى بالصد
 کہ حضرت یح نے اس آیت میں تمہارا نام ظالم رکھا ہے اور کہا کہ قیامت کے دن تمہیں کنا رہ کر دن کا اور کھون کا کٹم میری عمت
 واقول لستم مني ولا من هذا الجنود فاحسبوا يا معشر الظالمين الكافرين -

میں سے نہیں ہو سوائے ظالموں کا فسر دور ہو

واشار الى انكم بلستم الحق بالباطل وتركت امره وكنتم قوماً دجالين - وانت تعلم
 اور اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تم حق کو باطل کے نیچے چھپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور نیچو معلوم ہو کہ
 ان حقيقة الظلم وضع الشئ في غير موضعه عدل وبلا راحة لينتقب وجه الحق
 ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شے اپنے موقع سے اٹھا کر عداغیر محل پر رکھی جائے تاکہ تاراج چھپ جا دی اور ہتھ
 وليسد طريق الاستفادة ويلتبس الامر على السالكين - فالظالم هو الذي يحل محل
 کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے پس ظالم اُس کو کہیں گے جو محزون
 المحرفين ويبدل العبارات كالتأنيبين ويختار على الزيادة في موضع التقليل والتقليل
 کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدل دے اور جڑت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم
 في موضع الزيادة كيفا وكما وينقل الكلمات من معنى الى معنى ظلما وزورا من غير
 کر دے کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے
 وجود قربة صارفة اليه ثم ياخذ يدعو الناس الى مفترية كالتحاد عين - وما
 معنون کی طرف لیجائے حالانکہ اُس کے فعل کے لئے کوئی قرینہ مدگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر دہ کہ دینجہ والوں کی طرح
 معنى الدجل والدجاله اهل هذا فليفكر من كان من المفكرين

لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجال کے معنی مجراہل کو کہیں ہیں پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے

والتي في روعي ان المسيح سمي الآخرين من النصارى الدجالين

اور میرے دلیں والا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاری کا نام دجال کہا اور ایسا

لا الاولين وان كان الاولون ايضا داخلين في الضالين المحرفين والسر في ذلك

نام پہلے لوں کا نہیں رکھا اگر پہلے ہی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی ترویج کر نیوالی تھے سو اس میں بہت سی

وسئلت عنی دلیل اعلیہ فاعلم ان هذا ليس قولي بل قاله المبع من قبلي فانظر
اس عے کی دلیل پر چھی اتی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے مسیح نے ہی یہی کہا ہے سو تو

فی انجیل لوقا فی الاصحاح الثالث من آية ۲۴ الی ۳۰ فستجد ما قلنا بمزایا ہ

انجیل لوقا تیسرے باب چوبیس آیت میں غور کر کہ یہی قول ہمارا جسے زائد پائے گا اور

وہو هذا بعد والطیبین فقال لهم اجتهدوا ان تدخلوا من الباب الضیق فانی اقول

یہ ہے اے پاکوں کے دشمن۔ پس مسیح نے اسے اپنے حواریوں کی کہا کہ کوشش کرو تنگ دروازے سے داخل ہو کر

لکم ان کثیرین سیطلبون ان یدخلوا ولا یقدرون من بعد ما یكون الباب قد قام

میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتر سے جاہن گے کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہو سکیں گے اس کے بعد کہر کا مالک اٹھا اور

واعلق الباب لتبذع تم تقفون خارجا وتقرعون الباب المین یارب یارب افتح لنا

دروازہ بند کر لیا اور تنے دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر بات کہتی ہوئی دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ کھڑکی کھلا کر دو

یھیب ویقول لکم لا اعرفکم من این انتم حینئذ تبذرون تقولون اکلنا قدماک وعلمت

وہ جواب دینا اور کہیگا کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اسوقت تم یہ کہنا شروع کر گے کہ تمہو تیرے سامنے کہا یا اور تو نے ہمارے

فی شواہدنا فیقول اقول لکم لا اعرفکم من این انتم تباعدوا عنی یا جمیع فاعلی الظلم هناك

گلیوں میں تسلیم دی پس کہہ گیگا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اسے ظلم پیشہ لوگوں میرے سامنے

یکون البکاء وصریر الاسنان متی رثیت ابراہیم واسحاق ویعقوب وجمیع الانبیاء فملکوت

سے دروہا اسوقت رونا اور دانت پینا ہو گا جب تم دیکھو گے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور نام انبیاء خدا کی بادشاہت میں

الله وانتم مطرعون خارجا ویا تون من المشارق والمغارب من الشمال والجنوب ویتکون

داخل ہو کر اور تم باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئیں گے اور خدا کی بادشاہت میں

فی ملکوت الله وهوذا اخر من یكون اولین واولون یكونون آخرین۔ هذا ما لکتنا من

یہ ہیں گے تب جو پہلے ہیں وہ پہلے ہونگے اور جو پہلے ہیں وہ پچھلے ہوں گے۔ یہ وہ مضمون ہے جو مجھے

کتا بکم انجیل لوقا ببارتہ العربیة وما زحنا وما نقصنا بل رقمنا ہما ہوہو کا لنا قلین

تمہاری انجیل لوقا سے اس کی عربی عبارت میں لکھا ہے اور ہم نے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ میا دہ تھا وہی نقل کر دیا ہے

وللمستکبرین المستعرفین ان یرجعوا الی خلك الکتاب ان کا انوار الی القیامۃ

اور وہ لوگ جو متکبر اور تحقیق کے طالب ہیں انکو اختیار ہے کہ اگر ان کو ہمارے تحریر میں شک ہو تو اس سے

جو قوم بہت سے معذرت ہے اور یہی کام و جاہت اور دنیا کے لئے ہرگز نہیں ہے۔
فلا شك ان قسيسه هذا الزمان دجالون كذابون يهلكون عوام الناس
 پس کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں جو عام لوگوں کو اپنے مہمانوں کی
 من نفقات فیہم وکل نوع خداع فیہم الخ ترذیلہم من جہتہم والتلبیس من صورتہم وکمالہ
 پہونکوں اور اپنے فریبوں سے ہلاک کر رہے ہیں فریب انکی پیشانیوں پر لکھا ہے اور حق پوئی انکی صورت سے ظاہر ہے
 فی مکایدہم ودجلہم نظیرہم فی تضاد ریف الزمان ولا مثیلہم فی نوع الانسان یفتنون
 اور ہم انکے فریبوں اور انکی دجالت میں اگلے پچھلے زمانہ میں کوئی نظیر نہیں پا سکتے اور نہ نوع انسان میں انکی مانند کچھ
 لا تحطوا بفضلو الدیار ویدخلون الممال للذی رغب الیہم ومال وغدہم فی کل
 میں منزل مگھوں میں گمراہ کر کے لہو دس جاتے ہیں اور بہت سوال ایک ایسا آدمی پر بھیج کر دیتے ہیں جو کچھ دین کیلئے غربت کرے
 تلبیس وسبع الموردد فی کل خداع مبسوطة الید وغدہم فی کل کید ماہرین۔ وکلمات
 اور ہر ایک فریب میں ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہر ایک کرمین بڑے بڑے اتھار ہیں اور وہ ہر کتب مضبوط میں ماہرین اور بصیر
 المسیح یستقیم الدجالین فاعلم الظلم لذلک القرآن سماہم دجالین۔ وقال یا اہل
 مسیح علیہ السلام نے انکا نام دجال رکھا ہے اسلیئے قرآن ہی انکو دجال کہے نام سے مکر سوم کرتا ہے کہ یہ قرآن نے فرمایا ہے اہل

ان الاولین ما كانوا مجتہدین ساعین لاضلال الخلق کمثل الاخرین بل ما كانوا
 کپہلے نصاریٰ خلق اس کے گمراہ کرنے کی اسی سخت کوشش نہیں کرتے تھی جیسی پھلوں نے کہیں بلکہ وہ ان کوششوں پر
 علیہا قادیان وکانوا الرجل مصفد فی السلاسل ومقرن فی الحبال وکالسجونین
 قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور قید ہی ہو۔

واما الذین جاؤ بعدہم فی زماننا ہذا فافاقوا السلاسل فی الدجل والکذب ووضع اللہ
 گمراہ لوگ جو ان کے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ دجالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے ان پر
 عنہم ایاصبرہم واغلاہم ونجاہم عن السلاسل التی کانت فی ارجلہم ابتداء من عندہ
 بندوں کا امتحان کرنے کے لئے ان کی ہمت کڑیوں اور ان کے طوق گردنوں کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں کو ان کو
 وکان قد مل مقضیا من رب العالمین وکان قد اذن اللہ ان یبرزوا بعد الف سنة من الحجۃ حتی
 نہایت دیدی جوان کے پیروں میں تھے اور یہی ابتداء سے مقدّر تھا اور ایک ہزار ہجری گزرنے کے بعد ان کا خروج شروع
 ظہروا فی ہذا الایام کقول خلیص اخرج من السجن ثم استوی علی راحلتہ لایالی زافرتہ
 ہوا یہاں تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسی دیو کی طرح ظاہر ہو کر جو زندان سے نکلا اور اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے
 وحزب خلقوا علی شاکلتہ وکانوا القبولہ مستعدین۔ ثم اشاءوا کیف شاءوا من انواع الکفر
 ان عزیزوں اور اس گمراہ کی طرف رخ کر لیا جو ان کے مادہ کے موافق اور ان کے قبول کرنے کے لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے
 واصناف الوساوس وکانوا قوما متمولین۔ وھذا هو الذی کتب فی الصحف الاولی ان التجبا
 جس طرح چاہا کافروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے دساں پہلا کیونکہ وہ ایک لدا رقوم ہو اور یہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتاب میں
 الذی ہوا الدجال یلیث فی السجن الی الف سنة ثم یخرج بفوج من الشیاطین فلیتذکر
 کہی گئی ہے کہ وہ اثر دجا جو جال ہی ہزار ہر تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلیگا
 من کان من المتذکرین۔ کذلک خلصوا بعد الف وبتا سوا ذمام اللہ وکتوا عہد
 سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے اور خدا کی عہد اور اس کے عہد کو نبلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا
 واحفظوا ربہم مجتہدین۔ وجمعوا کل جہدہم لاضلال الناس واستبدوا المکاند
 اور شیطان کے اپنے رب کو غصہ دلایا اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا
 کالخناس وجاؤا بسحر مبین۔ واضاعوا التقویٰ والعمل الصالح واتکاوا
 اور تمام تقویٰ اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے

وَلَا تَخَافُون وَلَا تَمُوتُ مَعَ أَجْفَانِكُمْ وَلَا يَبِيدُ عَرْجَفَانُكُمْ وَلَا تَتَّقُونَ مَتَدَّ مِمْبِنٌ - الْاَتَرُونَ اَنُكَمْ
 نہیں ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہیں ہوتے اور تمہاری بدن پر لڑوہ نہیں پڑتا اور پشیمان ہرگز تو نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں جانتے
 اَعْرَبْتُمْ وَشَدَذْتُمْ فِي هَذِهِ الْعَقَائِدِ وَتَرَكْتُمْ الْاَصْلَ وَتَمَّا يَلْتَمِ عَلَى الزَّوَادِ وَخَالَفْتُمْ الْاَوَّلِينَ
 کہ انہوں نے اور زاد راہیں تمہارے عقیدوں میں داخل ہیں اور تم نے اصل کو چھوڑ دیا اور زاد راہیے اصل باتوں پر جھک گئے اور پہلوں
 وَالْاٰخَرِينَ - لَمْ تَسْمَعُونَ قَوْلَ الدَّاعِي وَلَا تَتَّبِعُونَ الرَّاعِي بَلْ تَلْدَغُونَ كَالْاَفَاعِي
 اور پہلوں کی آخری مخالفت کی۔ تم کیوں ایک بلاناہیو ایک آواز کو نہیں سنو اور چراغواہی کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ تم سانپوں کی طرح کاٹو اور دودھ
 تَتَّبِعُونَ كَالذَّبِّ الْمَسَاعِي وَتَمَشُونَ صَمًا يَكْمَأَعِمُّا مُتَكَبِّرِينَ مَغْرُورِينَ - وَانَّمَا مَثَلُنَا
 والے برہمن کے کی طرح حملہ کرتے ہوا اور تم اپنے چلتے کی وقت نہ سنتے نہ دیکھتے اور تمہارے غرور میں چلی جا رہو اور تمہیں دعوت کی
 فِي دَعْوَتِكُمْ مَثَلُ الَّذِي عَمِيَ وَرَجَعْنَا اَوْ يَنَادِي صَفْرَةَ سَمَاءٍ اَوْ يَكْمَأَعِمُّ الْمَيْتِينَ - يَا حَسْرَةَ
 وقت، ہمارے مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے کی بات کرے یا ایک پتھر سخت کو پلاڑی یا مردوں سے بات کرے
 وَاهَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُتَنَصِّرِينَ كَيْفَ يَعْضُونَ عَنِ الْحَقِّ الصِّرَاحِ وَيَضْتَجِعُونَ فِجْعَةَ الْمَسْتَرِاحِ
 کہ سٹانوں پر انیس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کشی جاتے ہیں اور ایسے سورے ہیں جیسا کہ کوئی بڑے آرام سے سوتا ہو اور خوبصورت
 وَيَتَرَكُونَ ذَيْلَ الصَّبِغِ الْمَلِيعِ وَيَمِيلُونَ اِلَى الشَّبِيعِ الْقَبِيحِ وَيَا بُونَ اَللّٰهُ مَغْطِينَ - نَبْذُوا
 عقاید کا دم چھوڑتے اور مکروہ عقیدوں کی طرف جھکا جھک جاتے ہیں اور ناشکی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو کم کیوں
 اَمْرَهُ نَبْذِلُ الْخَدَّ الْمَرْقِعَ وَكُفْرًا بِالْكِتَابِ الْمَوْقِعِ مَجْزُئِينَ -
 ہینکدیا جیسی ایک پرانی پیٹی جوئی کو ہینکدیا گیا اور ایسی پیٹی جس پر آبی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کر دیا ہو۔

وَحَسْبُهَا جَنْ حُلُوا الْمَجَانِ

اور دنیا کو ایک شہر میں اور سہل الحصول میرے سمجھ لیا ہے

وَتَرَكُوا الدِّينَ مِنْ حُبِّ الدِّانِ

اور شراب کے غم میں پیار کر کے دین کو چھوڑ دیا ہے

وَعَبْدٌ وَالْعَوَانِي وَالْاَغَانِي

اور ایسی نازک اندام اور حسین عورتیں اور گیت گاروں کو لے لیتے ہیں

وَمَشْغُوفِينَ بِالْبَيْضِ الْحَسَنِ

اور بہتر سے سفید رنگ عورتوں کے فریفتہ ہیں

اِلَى الدُّنْيَا اَوْ حِزْبِ الْاَجَانِي

ان لوگوں کو جو بہت ہی گناہ میں مبتلا ہیں دنیا کو اپنا چاہتا ہو اور دنیا

نَسُوا مِنْ جَهْلِهِمْ يَوْمَ الْمَعَادِ

اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے

تَرَاهُمْ مَالِكِينَ اِلَى مَدَامِ

تو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف ہر لوگ جھک گئے

وَكُلُّهُمْ اِسَارَى عَيْنِ عَيْنِ

اور بہتر سے انہیں بڑی بڑی آنکھوں کی غور و نگاہ میں ہیں

الكتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتكتمون الحق وانتم تعلمون۔ یعنی اگر تجا فون
 کتاب کیوں باطل کے ساتھ حق کو غلط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو۔ یعنی کیوں تم اس بات سے
 عز الاشتطاط فی غریف کلمات اللہ وانتم تعلمون ان الصدق وسیلة الفلاح
 کنارہ نہیں کرنے والی کلمات کی تعریف میں حدیث زیادہ بڑھ کر جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی نجات کا موجب
 والکذب من آثار الطلاح وفي التزام الحق بناهة وفي اختيار الزور عاهة فایاکم
 اور چھوٹے تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے میں نیلنامی اور چھوٹے کے اختیار کرنے میں آفت ہے تم
 وطرق الکذابين۔ فاشنا الله فهذا ان علماء النصارى هم الدجالون المفسدون
 کذابوں کا طریق چھوڑ دو۔ پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اس طرف اشارہ کیا کہ انصارِ حق کے علاوہ حقیقت و جلال اور
 اعداء الحق واهله نسوا ظلمة الرمس فلا يدکرون ماتم وحب المشهوات فيهم عم
 ہیں اور حق پرستوں کے دشمن ہیں قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اس جگہ پر یا نہیں کرتے اور انسانی شہوتوں کی
 وتم وغاب اثر الدين۔

محبت نہیں پہل گئی اور محال کسبِ حقیقت گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

واشرب حتى ونبأني حدیسی انهم لا یمتنعون ولا یتنهون حتی یروا
 اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹن تو عیسائی فساد پر باز نہیں آئیں گے جتنا کہ
 مثل سنان الله التي خلت من قبل ویرا بالاعمة الذي یضرم فی الاحشاء الجمر
 کے ان قوانینِ قدیمہ کو نہ دیکھ لیں جو پہلے گزر چکی ہیں اور جتنا کہ ایسی بہر کہ نہ دیکھ لیں جو اندر کو جلاتی ہے اور جتنا کہ ایسی درخت
 ویکون الجمر نوب متالین۔ فحاصل الکلام انهم الدجال المعهود وانا لمسیح الموعود
 جائیں جیسا کہ کوئی حادثہ کا مارا ہوا ہے۔ پس حالِ کلام یہ ہے کہ یہی لوگ دجالِ معہود ہیں اور میں عیسیٰ موعود ہوں
 وهذا فیصلۃ اتفق علیہ القرآن والانجیل والکھا الرب الحلیل فما لکم لا تقبلون
 اور یہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور انجیل دونوں اتفاق رکھتے ہیں اور اسکو مگر طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے جیسا
 فیصلۃ اتفق علیہا حکمین عدلین اتقرون من الامر الواضح وتعرضون عرضکم للظلم
 وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو قبول نہیں کرتے جو پر عدل و حاکموں نے اتفاق کیا ہو کیا تم ایک ایسے کلمہ کہنے سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو بچاؤ
 وتعرضون عن نصيحة الناصح وتسبون مستغلبین فما لکم لا تبتنبون علم هذا
 کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والی شخصہ نصیحت سے کنارہ کشا و رشتہ چھوڑ کر گالیوں کا توڑ نہیں کیا ہو کیا تم ان باتوں کو متنبہ ہو کر

وقسيسين اصل الافتنان

اور توحید میں فتنہ اندازی کی جڑ پادری لوگ ہیں

كان غداءهم فحش اللسان

گویا بد زبانی ان کی غذا ہے

وتعطر مقلتی مثل الرثان

سوین اس کتاب کو کھینٹتا تھا ادبیری آنجنو میں کھیل آسو جانی

وسب المصطفیٰ بحر الحسان

اور دیکھا کہ اس شخص نے رسول صلعم کو گالیان لگائی ہیں جتنی شایستگی

ونار الغیظ تارت فی جنائی

اور غصہ کی آگ مجھ میں بھڑکی

اقرالین بالخضم المہان

کہ ہم دشمن کی رسوائی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر گئے

وعزتنا لدیہم کالرہان

اور ہماری عزت ان کے پاس گرو کی طرح ہے

رقیق الشفرتین اخ السنان

جو باریک کناروں والے نیزہ کا بہائی ہے

ورمح ذابل وقنا البیان

اور نیزہ برچی باریک نکولی اور بیان کے نیزہ دن

ففرجہ بآیات المشانے

سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالیں گے۔

ومقت الضرتین من العیان

سو یہ دو سوتوں کی دشمنی ہے جسکی حقیقت ہر ایک کے چشمہ پر

ولکن سبہم صلا جنائے

مگر ان کی گالیوں نے ہمارا دل حلا یا۔

ولمن ظالم یبغی فسادا

بہتر سے ظالم یہی چاہتے ہیں جو دنیا میں فساد اور گناہ پھیلے

تفاحشہم تجاوز کل حد

پادریوں کی بدگروی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے

فكنت اطالعن کتاب ساب

میں نے ایک ایسے شخص کی پادریوں کو کتاب کیجی جو گالیان دین میں

رثینا فیہ کلما محفظات

ہمیں اس کتاب میں دیکھ کر جو غصہ دلانے والے تھے

صبرت علیہ حتی عیل صبری

میں نے اس بات پر صبر کیا یہاں تک کہ صبر کرنا کرنا ہو گیا

وتاتی ساعة ان شاء ربی

اور وہ گھڑی آتی ہے کہ ارشاد اللہ تعالیٰ

اخذنا السب منهم مثل دین

ان کی گالیان ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہیں

سنغشیم ببرہان کعضب

ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتھ ان کے سر پر پھونکیں گے

بفأس نختلی تلك الخلائ

ہم اس کہاس کو دلائل کے تیر کے ساتھ کاٹیں گے

محجة العدا قد حل غول

ان دشمنوں کی کہو پری میں ایک بہوت داخل ہو گیا ہے

لنادین ودنیا للنصارے

ہمارے حصہ میں دین آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں دنیا

سئمنا کل نوع الضیم منهم

مجھے ہر ایک نظم ان کا اہل لیا

تری کلّٰ مَنطوق العنانِ

اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور سرِ بخوار ہیں

بعینِ انجَلت ظہی القناتِ

آد قتل آنکی آنہ ہے جو ہارڈن کے ہر نوکھو شہ

اسرین الخلق افعال السنانِ

لوگوں کو برچیوں کا کام دکھلا رہی ہیں -

تفوق بلخظا ربح الطعانِ

جنگے گوشہ چشم کی ہلی سی نظر نیردن کر خرم پر فوقیت کہتی ہے

سوالہ الذی ملک الامانِ

بجرا کے کہ اس خد کا رحم ہو جو امان بخشو کا بادشاہ ہو

اضاعوا الدین من تلك الامانی

انہوں نے انہیں آرزوؤں کے چھری دین ضائع کیا ہے

ويغتاظون من تخليص عانی

اور اس بات سے غصہ کرتے ہیں کسی تیدی کو رٹا کر دیا ہے

وفتن الدهر تنمو كل آن

اور فتنے دہم بڑھتے جاتے ہیں

کریم قادر کھف الزمانِ

جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

لله الحفیظ المستعانِ

جو اپنے بندوں کا نگہبان اور بقیرار دینی مدد کرنے والا ہو

بما شاهدت فتناً كالرخانِ

جبکہ میں نے اُن فتنوں کا مشاہدہ کیا جو دین کی مانند ہیں

اذی ام هل لها شان كشانی

کیونکہ کہ وقت ان کا ایسا نہیں ہے جو میرا حال ہے

لهن على بعولتهن حکم

وہ عورتیں اپنے غاوندوں پر حکم کرتی ہیں

دماء العاشقين لهن شغل

اپنے عاشقوں کو قتل کرنا ان عورتوں کا کام ہے

ومن عجب جفون فائرات

اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکین جو ست اور بخوار ہیں

بناظرة تصيد الناس لمحاً

وہ عورتیں اپنی آنکھ کی نیم لگ سے لوگوں کو شکار کرتی ہیں

واي الامن من تلك البليات

اور ان بلاؤں سے نجات پانا لوگوں کیلئے غیر ممکن ہے

فغشاق الغواني والمثالي

سو جو لوگ عورتوں اور سہ دودن کے عاشق ہیں

يصدون الوری من كل خير

لوگوں کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتی ہیں

عمایات الرجال تزيد منهم

لوگوں میں اُنکے سب سے گمراہی پہنچتی جاتی ہے

وما من ملجاء من دون رب

اور ان آفتوں سے بچنے کیلئے ہجرت اور خدا کو گریز کا نہیں

فنشکو هاربین من البليات

سو ہم ان بلاؤں سے ہار جاتے ہیں خدا کی طرف شکایت لیتے ہیں

جرت حزناً عیون من عیونی

میری آنکھوں سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے

فهل وجدت ثکالی مثل وجد

پس کیا وہ عورتیں مجھ کو لگے مر جائیں ایسا غم کہ میں کرتا ہوں

وما مسّت ألف الكاشمين

اور دشمنوں کی جتیلیاں ان معارف کو چھو ہی نہیں

به ما شئت من علم وعقل

میں ہر کچھ علم اور عقل ہے جسکا تو طالب ہو

ليست كلمن يعد وبضغن

ہر ایک کی تم کو گنتہ نہ کرتا ہے جو محافلانہ طور پر ڈرتا ہو

رئينا درس مزنته كشيلا

ہم نے اس کے مہذبہ کما پانی بہت ہی دیکھا ہے

وما ادراك ما القرآن فيضا

اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کی رو تو کیا شے ہے

له نوران نور من علوم

اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے

كلام فانق مارق طرفه

وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام کی فوقیت لے گیا

اياة الشمس عند سنا كخن

آفتاب کی روشنی آنکلی چمکے آگے ایک فہم ان سا ہو

واين يكون للقران مثل

اور ان کی مثال کوئی دوسری چیز کیوں کر ہو

ورثنا الصحف فاقت كل كتب

ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے

وجاءت بعد ما خرت خيام

اور اس وقت آیا جبکہ پہلے بھی منہ مکے بل کر چکے تھے

محت كل الطرائق غير بر

ہر ایک کو بغیر کسی کے راہ کے مہم دم کر دیا

معارف التے مثل الحصان

جو قرآن میں ایسی طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسی پرلشن پہاڑ عورت چھپی

واسرار و ابكار المعالي

اور انواع اقسام کے بہدیا و نئی صداقتیں اس میں ہیں

يكت كل كذاب وجاني

اور ہر ایک البیڑ شخص پر اپنا دم جھٹ کرتا ہو جو دروغ گو اور گنہگار ہو

فديننا ربنا ذا الامتنان

سو ہم اس خدا پر سہاں ہیں جو ایسے احسان کے

خفير جالب غو الجنان

وہ ایک رہبر ہے جو ہمیشہ کی طرف کھینچتا ہے

و نور من بيان كالجمان

فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ فقرہ کی طرح چمکتا ہو

جمال بعده والنيران

اور اس کے بعد بھی کوی حال نہیں معلوم ہوا اور آفتاب اور تقریبی اچھو دکھا ہی تھے

وما للعل والسبت اليك

اور اس سب سے بڑی کے شرف چھڑی کو نسبت ہی کیا ہو گو عین کی ساخت ہو

وليس له بهذا الفضل ثاني

کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

وسبقت كل اسفار بشان

ایسی کتاب جو اس کی کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے

وخرت البيوت مع المباني

اور تمام گھر بیت بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

وجذت راس بدعات الزمان

اور ان تمام بدعتوں کا سرکٹ دبا جو زمانہ میں شایع تھیں

سَعَوَانِ يَجْعَلُوا اسْدَا نَعَا جَا
 انہوں نے کوشش کی کہ اس کی طرح شیر کو بھیڑیں بنائیں

وَوَثَبْتَهُمْ كَسِرْحَانِ ضَرِيْے

اور ان کو گولن کا حملہ اسی بھیڑ کی طرح ہی چڑھ کر کاٹا ہے

وَبِاطْنِهِمْ كَجَوْفِ الْعَيْرِ قَفَرِ

اور اندر ان کا گدہ ہے کے پیٹ کی طرح تقویٰ بھولی

اسْرِیْ وَغَلَا جَهْلًا وَابْنِ وَغَلِ

میں ایک غیس میں غیس جاہل کو دیکھتا ہوں

هَرِيرِ الْكَلْبِ لَا يَخْتُو بَنَجِ

کتنے کی آواز اس چاند پر خاک نہیں ڈال سکتی

الَا يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ الشَّيْخِ

اے بخیل پر خلق اور حریف

وَمَا تَدْرِي الْهَدْيِ وَحِلْمِ جَبَلِ

اور تو نہیں جانتا کہ ہدایت کیا شے ہے اور محض جبل سے تونے

تَنْضَضُ مِثْلَ نَضَضَةِ الْإِفَاعِیْ

اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ

هَلَمَّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ صَدَقَا

خدا کی کتاب کی طرف

شَفَعْتُمْ إِلَيْهَا التَّوَكُّعِ بِشَوَاكِ

جے دتو تو! تم کا ٹوٹن پر فریفتہ ہو گئے

وَأَثَرْتُمْ أَمَّا عَزْ ذَاتِ مَنْحَرِ

اور تم مکھڑیوں اور بڑی پیروں والے زمین پر بہت سخت ہتھیار کی

وَمَا الْقُرْآنُ إِلَّا مِثْلُ دَسَرِ

اور قرآن حقیقت بہت عمدہ اور کیدانہ موتیوں کی طرح ہے

وَلَيْتَ اللَّهُ لَيْتَ لَا كُضَانَ

اور شیر شیر ہی میں وہ بھیڑ کی طرح نہیں ہو سکتے

وَصَوْرَتُهُمْ كَذِي حَبِّ مَقَانِیْ

اور صورت انہی ایک امن سار و دست کی طرح ہے

مِنَ التَّقْوَى وَبَطْنِ كَالْجَفَانِ

اور پیٹ ان بیلوں کی طرح ہے جو کہانے سے بہرے ہوئے ہوں

يُرِي كَالْمَرْهَفَاتِ لُظَى اللِّسَانِ

جو نیز تلواروں کی طرح اپنی زبان کا شعلہ دکھاتا ہے

عَلَى الْبَدْرِ الْمَطَهَّرِ مِنْ عَثَانِ

جس کو خدا نے گرد و غبار اور دھوئیں سے پاک پیدا کیا ہے

هَوِيَتْ كَذِي اللَّبَانَةِ فِي الْهَوَا

تو محتاجوں کی طرح ذلت کر گرے ہیں گر گیا

أَنَا جِيلُ النَّصَارَى كَالْأَتَانِ

انجیوں کو اٹھایا جیسا کہ ایک گدھا ہمارا اٹھاتا ہے

وَتَهْدَى مِثْلَ عَادَاتِ الْإِدَانِ

اور کینٹوں اور سفون کی طرح بھوس کرتا ہے

وَأَيْمَانًا بِقَصْدِ الْإِحْسَانِ

صدق اور دلی ایمان سے آجا

وَأَعْرَضْتُمْ عَنِ الزَّهْرِ الْحَسَنِ

اور خوبصورت پہلوں سے کنارہ کیا

عَلَى مُخَضَّرَةِ قَاعِ هَبَانِ

اور ایسی زمین کی چھوڑا جو پر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابلِ رشک

فَرَادَى زَانَهَا حَسَنَ الْبَيَانِ

جو حسن بیان سوار ہوئی اسکی زمین اور خوبصورت نخلی ہے

سَلٰةَ الْحٰی جَاءُوْا نَادِمٰیْنَ
اور قید کے سر وار شدہ جو کر کے پس پئی سی اسطیل
وَاَمَّا الْجَاهِلُوْنَ فَمَا اَطَاعُوْا
مگر جاہلون نے ان کا حکم نہ
سَقَوْا كَاسَ الْمَنَیْآثِ ثُمَّ سَبَّوْا
سوت کے پالے ان کو پلائے گئے
فَهٰذَا جَزَآءُ جَهْلِ الْجَاهِلِیْنَ
سو یہ جاہلون کے جہل کی سزا تھی
وَمَا كَانَ الرَّحِیْمُ مَذْلُوْمًا
اور خدا سے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا
وَهَلْ حَدَّثْتَ مِنَ اَنْبِیَآءِ اٰمٍ
کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے
وَكُلُّ النُّوْرِ فِی الْقُرْآنِ لٰكِنْ
اور تمام اور ہر ایک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں
بِهٖ نَلْنٰ تَرَاثَ الْكَامِلِیْنَ
ہم نے اس کے وسیلہ سے کاملوں کی وراثت پائی
فَقُمْ وَاَطْلُبْ مَعَارِفَ جَبْهٍ
پس اُٹھ اور گوشہ کے ساتھ اُس کے معارف طلب کر
اَتَغْطِبْ عِزَّ الدُّنْیَا الدُّنْیَا
کیا تو اس دنیا کا کارہ کی عزتوں کا طالب ہے
اَتَرْضٰی یَا اَخِیَّ بِالْحَنَکِ حَمَقًا
اے میری بھائی کیا تو سرے میں نہروں میں اپنی حق سے راضی ہو گیا
عَلٰی بَسْتَانَ هٰذَا الدَّهْرِ فَاَسَ
اس دنیا کے باغ پر تیرے رکھنے سے

فَرَحِمَ الْمَضْطَّعِ جَرَّ الْحَنَانِ
نے جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ ماف کیا
فَاعْدِمْ فِتْوَیَ الْاِخْتِفَانِ
سو بچکنی کے تیروں نے انکو مسدود کیا
اِلٰی نَارٍ تَلُوْحُ وَجْهَ جَانِبِیْ
اور پیر وہ اُس آگ کی طرف کیسے گئے جو مجھ کا منہ جلانی
مِنَ الرَّحْمٰنِ عِنْدَ الْاَسْتِنَانِ
پس خدا تعالیٰ کی طرف سے تو میری جانوں کے خزانہ اور ملوث
وَلٰكِنْ بَعْدَ ظَلَمٍ وَاِفْتِدَانِ
مگر اسوقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے
رُؤَا قُبْحًا بِاَفْعَالِ حَسَانِ
جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے
یَمِیْلُ الْهَالِكُوْنَ اِلَى الدَّخَانِ
مگر مرنے والے دوہیں کی طرف دوڑتے ہیں
بِهٖ سِرْنَا اِلَى اَقْصَا الْمَعَانِ
ہم نے ان کے وسیلہ سے حقیقتوں کے اقصا تک سیر کیا
وَحُفَّ شَرُّ الْعَوَاقِبِ وَالْهَوَانِ
اور انجام بد اور ذلت کی بدیوں سے خوف کر
اَنْطَلَبُ عِیْشَهَا وَالْعِیْشَ فَاِنِیْ
کیا تو اس دنیا کے عیشوں کو ڈھونڈ رہا ہے اور اسکو تا عیش فانی
وَتَنْسٰی وَقْتُ تَبْدِیْلِ الْمَكَانِ
اور اُس وقت کو بھلا دیا جو تبدیلی مکانی کا وقت ہو
فَكَمْ شَجَرٍ یَّجَاحُ مِنَ الْاِهْوَانِ
سو بہت سے درخت جو ہر ایک کے ہر چہ میں

کَانَ سَيُوفَهَا كَانَتْ كِنَارُ
 گویا اسکی تلواریں ایک اگت کی طرح تھیں
 اِذَا اسْتَدْعَى كِتَابَ اللّٰهِ مِثْلًا
 جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالب کیا
 وَاسْلَبَتْ جُرْثُومَ الْاِسْنَانِ مِنْهُمْ
 اور پیش قدمی کی ہمت اُن سے سلب ہو گئی
 فَمِنْ عَجَبِ الْاَبْوَا مِثْلِ مِيتٍ
 سو یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کی طرح چلنے لگے
 وَانْزَلَهُ مَهِيْمًا حَدِيًّا
 اور خدا تعالیٰ نے اسکو بٹیل اور طالع بعارض نازل کیا
 وَصَارَتْ عَصْبُهُمْ فِرَاقًا ثَبِيًّا
 اور اُن کی جماعتیں کئی فرقے متفرق ہو گئے
 وَمِنْهُمْ مَنْ تَلَبَّبَ مُسْتَشِيطًا
 اور بعض نے قرآن کے مقابلے سے عاجز آکر چار یا پانچ
 فَانْتَمَ قَدْ سَمِعْتُمْ مَا اَصِيْبُوا
 سونہ سن چکے ہو کہ اُن کو کیا کیا سزا میں لیں
 وَكَانَ جَزَاءُ سَلِّ السَّيْفِ سَيْفًا
 اور تلوار کہہ سکتے تھے کہ بدلہ تلوار ہی تھی سو جو کچھ انہوں نے مسلمانوں
 اِذَا دَامَتْ رَحَى الْبَلْوَى عَلَيْهِمْ
 اور جبکہ سختی کی چکی اُن پر چلی سوا یہی ہو
 فَطَفَقُوا يَهْرَبُونَ كَمَثَلِ جُبَيْنِ
 سوانہوں نے ایک نامرد کی طرح بھاگنا شروع کیا
 اِذَا مَا شَاهَدُوا قَتْلَ الْقَتْلِ
 اور جبکہ انہوں نے اپنے مقتولوں کو ٹیلوں کی طرح دیکھا

هَا حُرْقَتْ مَخَارِقُ الْاِدَانِ
 اُن سے وہ تمام کپڑے جل کر جو سفد لوگوں کے ہاتھ میں تھے
 فَعَيَّ الْقَوْمَ وَاسْتَتَرُوا كَفَانِي
 سو قوم مقابلے سے عاجز ہو گئی اور فاش شدہ چیز کی طرح چپکے
 مِنَ الْهَوْلِ الَّذِي حَلَّ الْجَنَانِ
 اور یہ ہیبت آہی تھی جو اُن کے دل میں بیٹھ گئی
 وَقَدْ مَرُّوا عَلَى لُطْفِ الْبَيْتِ
 حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکھتے تھے
 فَفَرُّوا كُلُّهُمْ كَالْمُسْتَهَانِ
 پس گھبرا کر اسکی شان بچاؤ دینے لگے اور سرگردان ہو کر بھاگ گئے
 فَمِنْهُمْ مَنْ اَتَى بَعْدَ الْحَرَانِ
 پس بعض اُن میں سے تو سرکشی سے باز آ گئے
 لِحَرْبِ الصَّادِقِينَ وَالْمُطْعَانِ
 اور غضب میں آکر راست بازوں کو تم گناہگار کہہ کر لڑنے لگے
 بَضْعُوعَةِ السَّيْفِ مِنَ الْهَوَا
 اور تلواروں کی سہ کو پی سی کسی ذلت اٹھائی
 فَذَا قَوْمًا اِذَا قَوَا كَا حَبَابِ
 کو چکھنا یا دہ آچھا بزدل ہو کر چکھنا پڑا ایسے تو ان کی پیچھے دو تلوار
 فَكَانُوا لَهْوًا فَوْقَ الدَّهَانِ
 جیسا کہ آٹے کی ایک ٹہنی پکی کے آٹے سے چڑھ جاتی ہے جو چمکی کے
 فَاخْذُوا شَمَّ قَتْلُوا مِثْلَ ضَلَكِ
 پس کچڑے گئے اور بھیدوں کی طرح تل کے گئے
 فَرَفَعُوا طَاعَةَ عِلْمِ الْاِمَانِ
 تب انہوں نے امان طلب کر نیکی لے لی جہنمیان اٹھائیں

سے ایسی آواز
 سے ایسی آواز

خسوری منتقاۃ غیر کدر

اور میری شراب ایک پختی ہوئی شراب اور مصفا ہو

ولست مواریا عن عین ربی

اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں

ید ہدء راس کذا ب غیور

اور وہ جو پھر کے سر کو خاک میں رد لانا ہو کیونکہ غیر متوجہ

وانا الناظر من الی قدیر

اور ہم اس تک پہنچ کر طرف دیکھ رہے ہیں

وانا الشاربون کئوس جد

اور ہم ہر حرکت اذن کے پایے پی رہے ہیں

وانا الواصلون قصور مجد

اور ہم بزرگی کے محلوں تک پہنچ گئے ہیں

وابدنا من الرحمان بد

اور ہماری لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے

ونحن الفائزون کمال فوز

اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں

وبارزنا العدا متسلحینا

اور ہم مسلح ہو کر مخالفین کے مقابل پر کھڑی ہو گئے ہیں

وما جئنا الوری فی غیر وقت

اور ہم خلق اللہ کے پاس ہر وقت نہیں آئے

کنحزروف ندحرج راس عجز

اور ہم ہر گہ کی طرح اپنے عاجزہ سر کو گردش کر رہے ہیں

عریف فرس نفسی عند حرب

میرے نفس کو گھوٹا لڑائی کے وقت بڑی فراست کہتا ہے

مشمعشعۃ بماء الاقتران

جس میں آبی محبت کا پانی ملایا گیا ہے

وان الله خلای بی رانے

اور خدا جو میز پر ورد گار ہے مجھ کو دیکھ رہا ہے

ویہلک کصید مستہان

اور اس کو آس نکار کی طرح ہلاک کرتا ہے جو اسیر اور سرگردان ہو

قرب قادی رحب مدانی

جو قریب اور قار ہے اور جو بندہ اور اس کو دین حاصل ہوتا ہے

وانا الکاسرون فتوس خانی

اور ہم فضول گو کے تبرون کو توڑ رہے ہیں

وانا الفاصلون من الادانی

اور ہم نے ادنیٰ لوگوں سے جدائی اختیار کر لی ہے

فنحن المبدسون ولا نمانی

ہم چاند کو پلنے والے ہیں اور انتظار کرنا نہیں

ونحن المنعمون ولا نغانی

اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے

ولسنا قاعدین کمثل دانی

ایک سنا آدمی کی طرح ہم بیٹھے رہے نہیں ہیں

وذو حجریری وقت الزمان

اور عقلمند جانتا ہے کہ باتش کا وقت کونسا ہو

وتبنامن ملاعب صولجان

اور صولجان کی بازی کا دھڑے ہم دست بردار ہیں

ویدری السر من شد البطل

اور تنگ کو مضطرب کچھ سے پہچاننا ہو کہ مطلب کیا ہے

و کم عنق شکرها المنایا

اور موہن بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں

تری فی ساعة سر لرجل

اور تو یہ تماشہ دیکھ رہا ہے کہ ایک گہری ایک دیکھنے کی تخت چکر

وانی ناصح خل امین

اور میں ایک نصیحت دینے والا درست اور امین ہوں

یکرم جاہل قبل ابتلاء

جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے

وکفرنی عدو الحق حقا

اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھہرایا

صوارمه علی مسلات

اُس دشمن کی تلوار میں بیر پر کپڑی ہوئی ہیں

وانی قد وصلت ریاض حق

اور میں اپنے پیارے کے باغوں میں پہنچا ہوا ہوں

ہویت الحب حتم صار روحی

میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہو گیا

بوجه الحب لست حریر ملک

اس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریر نہیں

عمود الخشب لا ابغی لسقف

میں لکڑی کے ستون انچو چہت کیلئے نہیں چاہتا

ورثنا المجد من ذی الجود حق

ہم نے بزرگی کو خدا سے ذی الجود سے پایا

دخلت النار حتی صرت نارا

میں آگ میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آگ ہی ہو گیا

و کم کف و کم حسن البنان

اور بہت نیلیاں ادبیت سی خوبصورت پورن ٹوٹی چلی جاتی ہیں

وفی الاخری تراہ علی الاران

اور پھر دوسری گہری میں دی مرتابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

ویدری نور علی منیرانی

اور جو شخص مجھے دیکھو دوسری نور علی کو معلوم کرے گا

وقدر الخبر بعد الامتحان

اور دیکھنا آدمی کی تعظیم کے امتحان کے بعد کیا جاتا ہے

نقلت اخسأ یرانی منہانی

سو میں نے کہا رخ جو مجھے ہدایت دی وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے

وانی نحو وجہ الحب رانی

اور میں اپنے پیارے اسد کی طرف دیکھ رہا ہوں

ویطلبنی خصیم فی المحکم

اور دشمن مجھے جھگڑوں میں تماشہ کر رہا ہے

وارزانی جنائی فی جنائی

اور میرا بہت اُس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

کفانی ما اری نفسی کفانی

اور میری لئے کفانی ہو کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں پہنچا ہوں

وجہ صار لی مثل البوان

اور میرا پیار میرے لئے ایسا ہو گیا ہے جیسا کہ تون

وصبغنا بمحبوب مقانی

اور اُس نے دالے پیاری کے رنگ سے ہم رنگے گئے

ونخلی فاق افکار الافانے

اور میری کچھ رنگات پات کے فکر وں سے بہت بلند ہو گئی

فَان تَبَغَى الدَّقَائِقَ مِثْلَ اِبْر

پس اگر تو ایسے باریک حقائق چاہتا ہے جیسے سوسیان

وَان تَسْتَطْلِعَنَّ اَنْبَاءَ مَوَ

اور اگر تو چاہتا ہو کہ مردوں کی خبریں تجھے معلوم ہوں

وَبِذَلِ الْجَهْدِ قَانُونِ قَدِيمِ

اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے

وَانِی مُسْلِمٌ وَالسَّلَامُ دِیْنِی

اور میں مسلمان ہوں اور اسلام میرا دین ہے

وَانِ اَزْكَمَّتْ تَكْفِیْرِی وَعَذَلِی

اور اگر تو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھ کو کفر کہے اور ملائکت کو

وَلَا غَشْیَ سِهَامِ اَلْاَعْنِیْنَ

اور ہم لعنت کرنے والوں کے تیردن سے نہیں ڈرتے

جَفْنَا كَاهِلًا مَنَازِلُ لَوْ لَا

اور مجھے اپنا ریاضت کش شانہ

فَان شَاءَ الْمُهَیْمِنُ ذُو جَلَالِ

پس اگر خدا بزرگ چاہے گا

وَفِی فِی لِسَانِ غَیْرَانِی

اور میرے منہ میں بھی زبان ہے

فَلَجَّ فِی سَمِّهَا وَدَعِ الْاِمَانِی

سو تو سری کے ناکہ میں داخل ہو جا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ

فَمَتَّ كَالْمُحْرَقِیْنِ وَكُنْ كِفَانِی

سو تو ان مردوں کی طرح مر جا جو جلا کر گئے اور نابود ہو گئے

مَنِ لِلطَّالِبِیْنَ قَضَاءُ مَا نِی

جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈنے والوں کیلئے بنایا ہے

فَلَا تَكْفُرْ وَخَفَّ رِبِّ الزَّمَكِ

سو تو کافر مت ٹھہرا اور خدا تعالیٰ سے خوف کر

فَقُلْ مَا شِئْتُ مِنْ شَوْقِ الْجَنَانِ

سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

وَلَا تَغْتَاطْ مِنْ تَكْفِیْرِ خَانِی

اور ایک بیہودہ کو کی تکفیر سے ہم غصہ نہیں کرتے

لَا ثِقَالَ الْمَطَاعِنِ وَاللَّعَانِ

طعن اور لعنت کے بوجھوں کیلئے جھکا دیا ہے

یَبْرُءُ رَحْمَةً مَا تَرَانِی

تو اپنی رحمت سے مجھ کو ان الزاموں سے بری کر دیا جو تو مجھ پر

اَحِبَّ جَوَابَ رَبِّ مُسْتَعَانَ

مگر میں چاہتا ہوں کہ خدا کو دگا رہ نہ جو کو جواب دے

وَاخِرُ كَلِمَاتِی وَشُكْرُ

اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے

لِرَبِّیْ مُحَمَّدِی الْاِمْتِنَانِ

اس محسن کے لئے جس نے اسان کو بچھڑ پھین



مگر یز بن کمثل برق
بڑا حملہ اور ہے جو برق کی طرح اترتا ہے

وانا سوف نوجر من ملیک

اور ہم عفریہ اپنے بادشاہ سے پادش پائینگے

وکا پس قد شربنا فی وهاد

کئی پیالے تو ہم نے نشیب میں پئے

وهذا کله من فضل ربی

اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے

اری اشہار رحمته عظاما

اسکی رحمت کے درختوں کو میں بڑی بڑی دیکھتا ہوں

وقومی کفرونی من عناد

اور میری قوم نے مجھ عناد سے کافر ٹھہرایا

فیا لعان لا تھامک عجل

پس اے لعنت کرنا والے میری جلدی ہلاکت

وشک البین صعبہ حمر

اور جلد جدا ہو جائے نہ ریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے

ولا تعجب لقوی وادعائی

اور میرے قول اور میرے دعویٰ کو تعجب مت کر

والرحمان فی کلمہ رموز

اور خدا تعالیٰ اپنی کلمات میں کئی ہیہد رکھتا ہے

وکلمہ مہمفہ دُقاق

اور بہت سوں کے نازک اور ہار یک میں

فیدی الضامرات ورو الضمور

پس ہار یک بانوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مضر اور قوی ہلاکت

ولا تمضی علیہ دقیقتان

اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا

ونعفی منه اجر الامتشان

اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر کو دو بار ملے گا

واخری نشرہن فوق القنان

اور کئی اور میں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں گے

ملاذی عالمی مستزجانی

جو میری پناہ ہے اور عالم سے مجھ پر بجا نوالا ہے

مفرحة کزعزع الزعفران

خوش کرنا والے جیسے زعفران کا کہیت ہوتا ہے

والحاد وتلفیض البیان

اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے میں کشش کی

ولا تھجر فترجع کالمہان

اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا نہ کرنا اس میں تیری رسوائی

وان الحمر کالحمر یقانی

اور شریف آدمی ایک شفق مہربان کی طرح مٹا ہے

وقد علمت من اخفی المعانی

اور مجھے بہت پرشیدہ معنی بتلائے گئے ہیں

وکم قول است کمثل کانے

اور کئی قول اس کے جیسے کوئی اشارہ نہ کرنا نہ ہوتا تھا کرتا تھا

هضیم الکثیر کالغید الحسنان

بہت نازک جلیں نازک الغلام اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں

ولا یدری سفیہ کالسمان

اور ان باتوں کو شخص نہیں جانتا جو مٹی غفلت والی مٹی کی طرح

ولفظ الیوم الحق فی القرآن بمعنی القیامة وبعیله کل خبر امین - فانظر کیف
 اور ایوم الحق اس آیت میں قیامت کا نام ہے چنانچہ انکسارات و اراکس جاتا ہے پس اب غور کریں
 بین انھا واقعة من وقائع یوم الدین - ثم انظر کیف یفترون الذین فی قلوبهم
 کہ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کہول کر بیان کر دیا کہ یہ واقعات جو متعلق ہیں تو غور کر کہ وہ لوگ جنکو دل جاوین اور ان کے دلوں میں
 ولا یخافون الله وما كانوا متقین - فالماصل ان الآیة لا تؤید عن هذا الواشی بل عن
 خدا تعالیٰ کا خوف نہیں کیونکہ ان پر ایمان نہ تھا اور تعویضتاً نہیں کرتے ہیں ماحصل کلام یہ کہ یہ آیت اس نکتہ میں کہ غور کریں
 وها یقع القول علیه وتجعله الایة من الکاذبین - فانه یقول ان عیسیٰ له وابن له
 بلکہ قرآن کے قول کو ٹکڑی کر کے کہتی ہیں اور اسکا تہہ بات اسی پر پڑتی ہے اور آیت اسکو جو ٹھنیں سوڑ پڑتی ہے کیونکہ اس نکتہ میں کہ یہ قول ہے کہ عیسیٰ اور ابن عیسیٰ

ویقول ان الروح هو الله وعینه والایة تبدی ان هذا مینہ وبقدی ان الروح
 اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہیں اور روح اور خدا ایک ہی ہے اور آیت ظاہر کر رہی ہے کہ یہ اسکا جو ٹھنیں سوڑ پڑتی ہے کیونکہ یہ
 الذی ذکرہنا هو عبد عجز تحت حکم الله وقد رآه وما کان له خیرة فی امره ان هو الا من
 جکا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز جو خدا کو کسی امر میں اختیار نہیں اور کچھ نہیں صرف نواہر دار ہے اور نیز یہی ظاہر کرتی ہے کہ اس کو
 الطائعتین وما کان له ان یشفع من غیر اذن الله لان الله عز وجل قال فی هذه
 شفاعت کا اختیار نہیں اور شفیع وہی ہوگا جسکو اذن ملے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں صاف فرمادیا ہے
 الآیة یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال
 کہ اس روز ایسے قیامت کے دن روح اور فرشتے کھڑے ہوں گے اور شفاعت کے بارے میں کوئی بول نہیں سکیگا مگر وہی جسکو خدا تعالیٰ کی

ابا وانشیر فی آیت عیسیٰ ان یبعثک بک مقاما محمودا لانه تعا لا یطیع هذا للقا المحمدا انبیاء صفیا
 سے اجازت ملے اور کوئی نالائق شفاعت نہ ہوگی اور آیت عیسیٰ ان یبعثک میں اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اس وقت تک یہ مقام محمود جو اپنے برگزیدہ نبی محمد
 محمد المصطفیٰ خیر الرسل وخاتم النبیین - والتقی فی روی ان المراد من لفظ
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کیونکہ نہایت نہیں کریگا اور یہ کہ دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے مراد

الروح فی آیة یوم یقوم الروح جماعة الرسل والنبیین والمحدثین اجمعین الذین
 رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے

یلقی الروح علیهم ویجعلون مکلمین واما ذکرہم بلفظ الروح بلفظ الارواح فال
 خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں مگر یہ کہ روح کے لفظ سے بخود کیا ارادہ کرنا ہے کہ یہ روحیں یا نہیں

ولا تنكروا مستجلبين۔ واما عيسى عليه السلام فانت تعلم ان القرآن لا يسمي
 انكادرت كرد مگر عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں تو خوب جانتا ہے کہ قرآن ان کا نام خدا یا
 الهاکول ابن الہبل یبرہہ مسا قبل ویرد الاقاول افراطا کانت او تقریبا ویقیم
 ابن خرا نہیں رکھتا بلکہ اسکو ان تمام قولوں سے بری کرتا ہے جو اسکے حقین بڑا کرنا کہتا ہے کہ کھوتے اور دلائل سے ثابت
 علیہ الدلیل ویبیت انہ عبد ومن المقربین۔ وقال فی مقام وقال التخذ الرحمن
 کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الہی ہے۔ اور ایک مقام میں فرماتا ہے کہ یہاں کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے
 ولدا سبحانہ بل عبادا مکرمون ومن یقل منهم انی الہ من دونہ فذلک
 خدا بیٹوں سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہیں اور جو انہیں سے یہ کہے کہ بدوں خدا کے میں ہی خدا ہوں سوا یہی
 بنویہ جہنم کذلک بغوی الظالمین۔ واشترط قول الظالمین بلفظ من دونہ لیخرج
 شخص کی سزا جہنم ہوگی اور اسے یہ ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونہ کی شرط لگا دی
 بہ قوما اصبی الحب لوہم وھیئہ کریم حتی غلبت علیہم الحویۃ والسكر وجنون
 ہے اور کہا ہے کہ جو شخص یہ کہو کہ میں خدا کے سوا خدا ہوں سو یہ شرط من دونہ کی یعنی سوا کی سوا شرط لگائی ہے ان لوگوں کو ظالم بنیو کہ مشقی رکھو
 العاشقین فخرجت من افواہم کلمات فی مقام الفناء النظری والحدائق السماویۃ
 بنکودوں کو انچودست مشقی نے اپنی طرف نکلیں لیا اور انکے دل و زمین و آسمان پر پیدار دین یہاں تک کہ انچودوں پر محبت اور سکھ اور عاشقوں
 ورد علیہم وارد فکانوا من الوالہین۔ فقال بعضهم ما فوجئت الا للہ وقال بعضهم
 بنکود آیا سو فاضل نظری کی حالت اور جذبہ کی کثرت میں انچودوں نے یہ کہی جیسی باتیں کل کہیں اور بعض واردات اپنے لیے دھڑک دھڑک کر عشق کی
 ان یدی ہذہ ید اللہ وقال بعضهم انا ووجه اللہ الذی جمع الیہ وانا جنب اللہ الذی
 سستی ہو یہ دونوں کیلچ ہو کر بعض نے اس سستی کی باتیں کہا کہ میری جبین خدا ہی ہو اور کوئی نہیں اور بعض نے کہا کہ میرا بہتہ خدا کا ہاتھ ہے
 فرطم فیہ وقال بعضهم انا اقول وانا اسمع فهل فی الدار غیری وقال بعضهم انا لعلی
 اور بعض نے کہا کہ میں ہی دواں ہوں جیکھ طرف تم ہو نہ کیا اور میں ہی خدا ہوں جسکو حقین نے تعصیر کی اور بعض نے کہا کہ میں ہی
 فہولاء کلہم معقون فانہم نطقوا من غلبۃ کمال الحویۃ والا نکسا را لمن الرعونۃ
 کہا تہوں اور میں ہی سنسکھوں اور میری سوا اور میری کون ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی حق ہوں سو یہ تمام لوگ فرغ القلم میں کیونکہ کمال محبت
 والاستکبار وحتی ہم سکر صہاء العشق وحتی الحب فخرجت ہذا الاصوات من فوجت
 بولے ہیں نہ رعوت اور تجر سے اور شراب عشق کے نشہ اور درست گردیدہ جذبہ نے انکو گہر لیا سو یہ آواز میں غما کے گہر کی سو فی حق کہ

انہ قد یذکر الواحد فی القلن ویراد منه الجمع وبالعکس سنة قد جرت و کتاب
پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کہی وہ واحد کہ لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کہی جمع و واحد مراد کہ کتاب یہ قرآن شریف کا کتاب

مبین و ذکرہم اللہ بلفظ الروح الذی یدل علی الانقطاع من الجسم لیثیر الی
عادت ستمہ ہے اور یہ خدا تعالیٰ نے اپنی انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا ہے ایسے لفظ سے جو انقطاع سے جسم پر دلالت کرتا ہے

انہم فی عیشتم الدنیویۃ کا نواقذ فو اجل قواہم فی مرضات اللہ وخرجوا من
کیا کہ تارہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ یہ مہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رومی مرضات الہی میں فنا ہو گئے تھے اور پھر

انفسہم کما یخرج الارواح من الابدان وما بقی لہم النفس لہا و عاھا وکانوا
نفسوں کے باہر گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور ان کا نفس اور اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں اور وہ روح القدس

لا یظنون من الہوا بل یوجی و یوجی فکما ہم ملو اروح القدس فقط لانفسہم وکما اعضا
کے ہلکے ہوتے تھے اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کا ساتھ نفس کی آمیزش نہیں پہر جان کہ انبیاء

ثم علم ان الانبیاء کأنفس احد لا یقال انہم ارواح بل یقال انہم روح وذلك لشدة اتحادہم
ایک ہی طرح ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ کئی روح ہیں بلکہ گنا چاہے کہ وہ ایک ہی روح ہو اور یہ اسلئے کہ انہیں روحانی طور پر صفات

الروحانیۃ و تناسب جوہرہم الایمانیۃ و بما انہم فنوا من انفسہم و حرکاتہم و سکنا
درجہ پر اتحاد واقع ہے اور جوہر ایمانی کی انہیں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اسلئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنے جہش و راہیوں کو

واھوا انہم و جذباتہم و ما بقی فہم الارواح القدس و وصلوا اللہ متبتلین
اور اپنی خواہشوں اور اپنی جذبات سے بھلی فنا ہو گئے اور انہیں بجز روح القدس کو کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے تعلق کے اور قطع تھے

منقطعین۔ فاکراد اللہ ان یبیت فی هذه الایۃ مقام تجردہم و مراتب تقدسہم
کر کے خدا کو جاسے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں انکی تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم

و تطہرہم من ادناس الجسم و النفس فستأہم روحاً اظہار الجلالۃ شأانہم و طہارۃ
اور نفس کے ملبیوں سے کیسے۔ اور میں پس انھام اس روح بے روح القدس کہا تاکہ اس لفظ سے انکی شان کی بزرگی اور ان کے

جناہم و انہم سیلقبوا بهذا اللقب فی يوم القیامۃ لیری اللہ خلقہ مقام انقطاع
دل کی پاکیزگی کہلجائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکاری جائیں گے تاکہ خدا تعالیٰ لوگوں پر ان کا مقام انقطاع ظاہر کرے

ولیمیز بہن الخبیثین و الطیبین۔ و لعل اللہ ان ھذا هو الحق فتدبروا فی کتاب اللہ
اور تاکہ تمیشون لو طہرین میں فرق کر کے کہلاوے اور خدا ہی بات حق ہے پس تم کتاب اللہ میں تدبر کرو اور طہر ہونے

تَعَذِّبُ النَّاسَ وَاهْلَاكُهُم بِالْفَاسِ وَلَا تَمْتَنِعُ وَلَا تَعْقِرُ وَلَا تَحْمِلُ وَلَا تَزِدُ جُرْفَهَا أَنَا اِذَا زِلْهُمُ
کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو ان کو نہیں بچشتا اور نہ رحم کرتا ہے سو میں تمام لوگوں کے گناہ اپنی گردن پر
واقبل ما ابأرهم فأعقر لهم وأصل بے ماتریدیان کان قلیلاً اویزید فرضی الالب

لے لیتا ہوں سو انکو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب دیا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمے پر اپ
علی ان یصلب ابنہ لاجل خطایا الناس فجاء المذنبین واخذ المعصوم وعذب به بأنواع
غضبناک راضی ہو گیا اور تمکے حکم سے بیٹا پہانسی دیا گیا تا کہ نگاروں کو چھوڑا دے اور گنہگاروں کی طرح
الباس کا المذنبین۔ هذا ما قالوا ولكن العجین المذنبی کان نشوانا وافی السبات انه نسیم
اس معصوم پر عذاب ہوا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو عیسائی کہتے ہیں لیکن باپ سے تعجب ہو کہ وہ اپنے بیٹے کو

عند صلیب ابنہ ما کتب فی التورات وقال لا اهلك الا الذی عصا فی ولا خذ
پہانسی دیکھو وقت اپنی اس قول کو قبول کیا جو تورات میں کہا تھا کہ میں اسی کو ہلاک کروں گا جو میرے گناہ کرے اور میں ایک کی جگہ
مکان احدث من العصاة ففكث العهد واخلف الوعد وترك العاصین اخذ احد المعصومین
دوسرے کو نہیں چھوڑا سو اس نے عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گنہگاروں کو چھوڑ دیا اور ایسی ہی کو بچڑا جس پر کئی گناہ ہیں
لعلہ ذهل قوله السابق من کبر السن وارذل العمر کان من المعمرین۔

شاید وہ اپنا پہلا قول باعث بڑھاپے اور پیرانہ سالی کے قبول کیا کیونکہ ستر تھا۔

والعجین الابن انه کان یعلم ان معشر الجن سبق الانس فی الخطاء

اور بیٹے سے تعجب ہو کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنوں کا گروہ آدمیوں سے گناہ میں بڑا گیا ہے اور
ولا یتھون عجة الاهتداء بل تجاوزوا الحد فی شبا عاة الاعتداء ثم تغافل من امر سیاقهم وما
وہ سیدہ راستہ اختیار نہیں کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں پھر اسے نہ گئے باری میں تغافل کیا اور

توجه الی مولا ساءتم وما شاء ان ینتفع الجن من کفار تھوکیں ہم تجا میں ابارتہ وجات من نالہ
اچھی ہودری کیلئے کچھ توجہ کی اور نہ چاہا کہ اس کے کفارہ سے من کا گروہ فائدہ اٹھا دے اور انکو اس ابدی عذاب سے نہایت
التم اعدت لهم فما نفهم ابانہ ولا کفار تہ وکانوا یؤمنون بالمسیح كما شهد علیہ لا یصل
ہو جو اس کے بطور کیا گیا ہے سو جنوں کو اس کے مصلوب ہونے کے بعد ہی فائدہ نہ پہنچا یا حالانکہ اس پر ایمان لاتے تو مسیح کا پیچل
بالبیان الصریح فكان الابن ما دعا ملائک المذنبین الی هذا القرع وبقا عس کجیل و
گو ای دیکھو یہ ہے پس گویا بیٹے نے پھر اس کفارہ کی مہم کی کیونکہ ان گنہگاروں کو نہیں بلایا اور جنہوں کی طرح تاخیر کی۔

الفنا خلا من غرفة الخيال عوا نقلو الاقدام الى دون الله بل فنوا في حضرة الكبريا
 بلا غمان سے اور دون اس کی طرف انہوں نے قدم نہیں اٹھایا بلکہ حضرت کبریا میں فنا ہو گئے سو کچھ شک نہیں کہ انہیں ان کلمات
 فلا تشك انهم غير ملومين ولا يجوز اتباع كلما اتهم وحرص مضلها اتهم بل هي كلم
 کوئی ملامت نہیں اور ان کے ان کلمات کی پیروی جائز نہیں اور نہ یہ روا ہے کہ انکی مشابہت کی خواہش کیا کرے بلکہ یہ ایسے کلم ہیں
 يجب ان نظوى لا ان تزدى ولا يواخذ الله الا الذين كانوا من المتعدين للحج ترين
 کہ پیشہ کے لائق ہیں نہ انہار کے لائق اور خدا تعالیٰ انہیں سے مواخذہ کرتا ہو جو عدا جالاک سے ایسی کلمے مونہ پر لادیں۔

وعجبت للنصارى ولا عجب من المسرفين انهم يقرنوا بآبائهم

اور مجھے عیسائیوں سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اُس پر کچھ تعجب ہی نہیں وہ اقر کرتے ہیں کہ میری

كان عبد الله وابن آدم وكان يقول اني رسول الله وعبداه وحث الناس

خدا کا بندہ اور ابن آدم تھا اور کہا کرتا تھا کہ میں خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہوں اور توحید کے لئے رغبت

على التوحيد والاجتناب عن الشرك وانكسر وتواضع وقال لا تقولوا الى صلحا

دیتا تھا اور شرک سے ڈراتا تھا اور کسر نفسی اس میں اتنی تھی کہ اُس نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو پہرے

ثم يجعلونه شريك الباري فيحسبونه رب العالمين ويقولون ما يقولون ولا يخافون

وگ انکو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھراتے ہیں اور انکو رب العالمین سمجھتے ہیں اور جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں اور قیامت کے دس

يوم الدين - ويظنون ان المسيح صلب لعن لاجل معاصيهم واتخذ لاجلهم

نہیں ڈرتے اور یہ خیال کر رہے ہیں کہ یسوع ان کے گناہوں کی دھڑلے سے اور ان کے بچانے کیلئے آغا ہو

وعذب لتخليصهم وان الخلق احفظ الالب بدنوبهم وكان الالب فظا غليظا

اور عذاب ہوا اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہوں سے غصہ دلایا اور باپ سخت دل

سريع الغضب بعيد اعز العلم والكرم مغتاظا كالحق المضطرب فاراد ان يدخلهم

سریع الغضب تھا علم اور کرم اس میں نہیں تھا بلکہ غصہ و کراہی پر کھڑا تھا سو اُس نے چاہا کہ خلقت کو

في النار فقام الابن ترحمنا على الفجار وكان حليما راجعا كالابرار فضع الالب من قهره

دوزخ میں ڈالے سو بیٹا بدکاروں پر رحم کر کے شفاعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اُس نے اپنے باپ کو

وزيادته فما امتنع وما رجع من ارادته فقال الابن يا ابت انكنت ازمعت

تمہارے زیادتی سے روک لیا گیا باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ ہے کہ لوگوں کو

ثم بعد ذلك ان آدم كان اول ابناء الله في نوع الانسان وقد اوتى البجل

پھر بعد اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا میثاق نوع انسان میں تو آدم ہی تھا چنانچہ انجیلین اس بات کا اقرار کرتی ہیں اور

النصارى بهذا البیان ومن المعلوم ان الفضل للمقدم لا للذی جاء بعده كالضمین

یہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو جوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہیں کہلا تا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی میں سے کوئی بات

وقد خلق الله آدم بيده وعلو صوته ونفع فيه روحه بكمال محبته واما المسيح فما كان لبنة

موند پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا تھا اور کمال محبت سے اس میں اپنا روح پورے کا مریخ تو پہلی دنیا

اول الاساس بل جاء في اخريات الناس وكان من المتأخرين - ثم العجائب لله النصارى

کی اینٹ نہیں تھی بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور متاخرین میں سے کہلا تا پھر تعجب یہ ہے کہ نصاریٰ کے خدا نے بیٹا تو خدا کر دیا کوئی

ولدا لابن ولم يلد البنات كانه عاف الاختان او كره ان يصاهر الا الصفقات ولم يعبد كمثل

نہیں جنی گویا اس نے دامادوں سے کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کھو اس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار نہ پاچھو

المشرفاء السمرات فكل من اعجب منة في السكاري مثل اطراف النصارى ام هل رثيت مثلم من

لو کی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدہ دن کے عجوبے کی طرح کوئی اور ہی عجوبہ ہے یا انکی مانند تو نے کوئی اور ہی

المخلصين - والاصل المرجح ان هذه العقيدة الفاسدة والامتنعة الكاسدة افعالهم

اندر میرے ہیں رات میں چلتا دیکھا اور اصل موجب جزو عیسائیوں کو اس عقیدہ کی طرف کھینچا ان کا زمینین غرق ہونے سے

في الدنيا مع هجم انواع العصيان وشوق نساء الجنان مع رجس الجنان وانت تعلم ان

پہر اس کے ساتھ قسم کے گناہ اور ہر دل کی پسیدی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لاپرواہی میں کی انکے کہ نہ

يعصين روية الصواب فلا يقنض الشيم العول من الوهاد والحداب بل يسعى مستعجلا

کر دیتا ہے پس لاپرواہی اور تاب کا راہی نشیب فزاد کو کہ نہیں دیکھتا پس اس ریت کی طرف جلدی سے دوڑتا ہے

الى ملاح السراب بمجرد استماع قول الكذاب واذا ابلغها فلا يجد الا وادي التراب

جوانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے اور ایک جھوٹے کی بات کو سنا کر اعتبار کر لیتا ہے اور جب اس ریت پر پہنچتا ہے تو جو ایک جھل

فمنضم نار العطش وتثب عليه كالذباب ويحترق القلب كحرق الحطب

ہلاک کر دیتا ہے اسے اور کہ نہیں پاتا تب اس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور باپیر بہیر و سخیلر حکم کرتی ہے اور اس کا دل

في سقط على الارض من خيلة الاضطراب ويطير روحه كالطير ويلقى بالميتين

ایسا جلتا ہے جیسا کہ ایک چاند لگ لگ جاتی ہے پس متحیر ہو کر زمین پر گرتا ہے اور اس کی روح پر نہ کی طرح ہوا کی آواز دیتی ہے اور اس کی روح

ومن المحتمل ان يكون اللاب ابن آخر - صلب لتلك العشيرة بل من الواجبات ان يكون كذلك
اور یہی چرکھا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنون کے لئے پہانسی دیا گیا ہو بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسا ہی ہو
لتجنية العصاة فان ابنا اذا صلب لنوع الانسان مع قلت المعصيا فكمن جرى ان يصلب ابن
کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان کے لئے جو تہڑی ہیں پہانسی دیا گیا پس کس قدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنون کے لئے
آخر - لنوع جنی الذی ذنبهم کبر والکثر - والا فیلزم التزجیم بلا مرجح بالیقین وثبت بخل الاب
پہانسی لئے جو گند اور نمداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑی ہوئے ہیں درجہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور باپ اور بیٹوں کا بخل
او بخل البنین ولاشک ان فکر مغفرة قوم عادیين والتغافل من قوم اخرين عدول صریح ظلم
ثابت ہو گا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے
مبین بل یتثبت من هذا جمل الاب المذکان اما کان یعلم ان المذنبین قوماً ولا یکنفہ لهم صلیب
بلکہ اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اسکو معلوم نہیں تھا کہ گند کا لوگ دو قومین میں صرف ایک قوم
بل اشتد الحاجة الى ان یکون ابنان و صلیباً ان لا یقال ان الابن کان واحداً فرضی
تو نہیں سو دو قوموں کے لئے صرف ایک بیٹے کا پہانسی دینا کافی نہیں بلکہ کافی طور پر یہ مقصد تب پورا ہو سکتا ہے کہ جب دو بیٹے
لیصلب لنوع الانسان وما کان ابن آخر کفارة ابنا العجان لانا نقول فی جوابه
پہانسی دیا جاتا ہے کہ کہنے کے لائق نہیں کہ بیٹا تو صرف ایک ہی تھا وہ اسی پر غرضی تھا کہ وہ فقط نوع انسان کیلئے پہانسی دیا جاوے
ان الاب کان قادراً علی ان یولد ابناً آخر وما کان کالعاجز الخیر ان فلا یرى انه ترك الجن
کوئی دوسرا بیٹا تو نہیں تھا کہ تا جنون کیلئے پہانسی دیا جانا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ باپس بات یہ تھا کہ اس بات کیلئے کوئی اور بیٹا بھی جیسا کہ
عملاً امر النبیان او ما صلب ابنا ثانیاً کخافه بنزه کالجبان ومن المحتمل ان یکون الابن الآخر
اسے پہلا بیٹا جس کو کچھ شک نہیں کہ آخر جنون کے گروہ کو عمداً عذاب الہی میں چھوڑا اور محض بخل کے راہ سے اسے کوئی پہانسی پر نہ لگایا
احب من الابن الاول الى الاب التوقان وهذا ليس بعجیب ذوی الازدهان فانه قد شفق
اور یہی گمان ہو سکتا ہے کہ چہرہ بیٹا بڑی بیٹھی سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ کہی یہی اتفاق ہو جاتا ہے کہ
ان الاصغر من الابناء یکون احب الی الاباء ففکر فی هذه الامار وفي الہود وینات بنین -
چہرہ بڑے سے باپ کو زیادہ زیادہ پیارا ہوتا ہے پس بس بات میں فکر کر کہ جس کے بیٹے او بیٹیاں ہیں اور
وسبحان ربنا عما یجزج من افواه الظالمین -
پیارے خدا ان باؤں سے پاک ہے جو ظالموں کو نہ سہی نکلتی ہیں -

وقالوا مرحبا لك تعال وتعال ودلنا الى هذا الموال وانافعل كما نأمر وننصر انما
 اور کہا مرحبا تشریف لائے اور ہمیں ایسا راہ بتائے اور ہم وہی کریں گے جو آپ فرمائیں گے اور جس جگہ حاضر ہو نیکو کہو گے حاضر
 تحضر و مستجربان من المتمثلين الشاكرين - ففتح الخندق في قلبه على قيد الصيد اصناما
 ہو جائیں گے اور ہم کو آپ فرمانبردار اور شکر گزار پاؤ گے۔ پس وہ مکار یہ باتیں سن کر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکا
 الكيد وعرف انهم سقطوا في شبكته واغتر واخذ بيعت ورجاء تحت فخ بصفيرة
 مارا گیا اور غریب مل گیا اور وہ احمق اس کے دام میں نہیں گئے اور مکر غریب میں آگئے اور اس کی سیٹی سن کر اس کے جال کے نیچے بیٹھے
 وزفرته فكلهم بلعوا ديث ملفقة واكاذيب مزعومة وقال مالي ياخذني رقة عليكم
 سو کہیں کی کہیں لگا کر چھٹی باتیں سنائے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سب کے بچہ کو تیرا بیٹا ہی رحم آتا ہے شاید خدا تعالیٰ نے مجھے
 ويعني قلبه اليكم لعل الله قدسكم حظا في منيله ونزل في منزلي واراد ان يجعلكم من
 چشمہ میں تھہری کچھ تمت لکھی ہے اور میرے مہمان خاندین تمہاری مہمانی مقدس ہوا شاید خدا تعالیٰ نے چاہا کہ تم کو اللہ دار
 المتمولين - وقد كنت اعلم انكم من اكرم جزومة واطهر اروعة ومن انباء نبأه للمجد والربا
 کر دے۔ اور سچے پہلے ہی معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصل ہوا اور نیز زمینوں کے بیڑا اور دولت مند
 الجند والاعوان اراكم بصفر اليد الفلاني في قلبي ان ارحمكم واشفق عليكم واقوم لمواساتكم ودفن
 کی اولاد ہوا اور اب میں تم کو افلاس کیا اللہ تعالیٰ دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈالا گیا جو میں تم پر رحم اور شفقت کروں اور تمہاری ہمدردی
 افاتكم وكذلك وقعت شيمتي واستمرت عادتي ونحبر الناس من ينفع الناس ويعين ذوي
 کیلئے کھڑا ہو جاؤں اور اس طرح میری عادت ہو کہ نہ نیک آدمی ہی ہوتا ہو جو لوگوں کو نفع پہنچا دے اور سکین لوگوں کی مدد کر
 الفاقات والساكنين - وستعجبون عود دعوای وحلاوة جنای وانی لمن الصادقين
 اور تم غریب میرے دعویٰ کی شائع کا پہل آؤ گے اور میرے پھل کی علامت تمہیں معلوم ہو جائیگی اور میں سچا ہوں۔
 فكلوا هنيئا من ثياب هذه المائدة الواردة واستقبلوا هذه الدلالة للحاركة وحذا تلك
 سو تم سرگھائی کو جو آتا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کی طرف رخ کر جس نے تمہارے طرف آنیکا قصد کیا ہے اور
 الغنية الباردة شاكرين -
 ان اس وقت کو شکوے کے ساتھ لے لو۔

فاذهبوا سارا عين مبادرين الى بيتكم لتعطوا الجوفنكم واتوني
 سو آج کو تم کو کی طرف ملدتی کرتے اور وہاں تم کو اس فرمانبردار کا اجر ملے اور میری ہمدردی

فمثل قوم اتكاوا على الكفارة من كمال الجهل والغفلة كمثل محقق
 پس ان لوگوں کی مثال ہو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تخریب کئے بیٹھیں ان لوگوں کی مانند
 الذين كانوا من قوم متصرفين طمعهم قلة المال وكثرة العيال حتى كان الفقر
 جو ایک گروہ بیوقوف عیسائیوں کا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال اور کثرت عیال کی وجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے
 حصا دهم والتراب مهادهم وطعامهم بعض الافاني وسخماءهم كالشيخ الفاني وكانوا
 کمزور تھیں جس طرح کہ گھاس کا ٹھکانا ہے انکو کاٹ دیا اور زمین اٹھا کھوٹا ہو گیا اور کہا نا ان کا گھاس پات ہو گیا اور انکی شکل
 من شدق بوسهم مضطربين - فقيض القدر لنصبهم وروصبهم ان جاءهم شيخ شفت
 قانون کے پڑھوں کی سہی ہو گئی اور اپنے غر فاقہ سے وسعت محتاج ہوئے پس بری تقدیر نے انکے لئے یہ اتفاق پیش کیا
 الخلقه دقيق الشكره خبير السمعة وكان توجد فيه اثار الخصاصة والافتقار وريتين
 کہ ایک بلا سبب نا ان کے پاس آیا جسکے کمزور کی حالی بہت ہی باریک تھی اور وہ کچھ دوا و صورت نہیں تھا اور سین ناداری اور کھانگی
 حاله الخلاء المرقع وبلى الاطراف دخل وعليه بردان رثان وفريقه سبعة الرهبان
 کے آثار نمایاں تھے اور اسکی پھی پڑانی جوتی اور پرانی چادرین بتلاہی تھیں کہ کس شان کا آدمی ہو پڑا ان عیسائیوں کے گہرین داخل ہوا
 وكان ساءلا معترا وشعثا مغبرا قد لقي مترية وضرا حتى انشئ محقوقا مصفرا وكان
 ایسی التہیں کہ دو پرانی چادرین اسپر تھیں اور ایک تسبیح ہاتھ میں جیسا کہ راہبوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور درمیانہ ایک عجم پریشان حال تھا
 لبسه كثير الاغراق باذي الاخر براق وكانت هتت تشهد على انه ما اصاب هلت
 جو کمال درجہ کی عظام کی بک پڑ چکا تھا یہاں تک کہ زرد رنگ اور غم آشت ہو گیا اور کپڑے ماسجا پٹے ہوئے تھے مجنوںہ چھاپا نہیں سکتا تھا اور
 ولا بلة وان هلا معروف العظم ومن الطالحين - فوج خلقهم بسوء حاله وادانين
 اسکی صورت کہہ رہی تھی کہ ایک فی سی ہسود ہی اسکو حاصل نہیں اور وہ اکیٹھن کی حالتیں پر سو اکیٹھن وہ اسکی خلق میں داخل ہوا اور
 مقالہ الخدم بن خرفت محاله فسلم ثم كلم وقال هل اكلتم الى مكسب ال تعبيكم من
 لکھا تبین بنانے تاکہ اپنی آراء سے کلام سے انکو دھوکا دے سوا سوا پہلے تو سلام کیا اور پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا یہ تھیں ایک ایسی حالت
 اقلال فتكونون ذوى املاك ورياض وتزفون في ذيل فضفاض تقعون صناديقكم
 کی راہ بتاؤں جو تھیں ناداری کی تمام سختی بجائے اترے ال ملک لے جو جاؤ گے اور تھری باغ ہو کر اور خزانہ کپڑوں میں
 كما يفعم الماء في حياض فتصبون متعبرين - فرغبوا من حمقى وشدة شغفهم في الاداء
 لکھتے پھر دے اور رہیں یہ اپنے صندوق اس قدر بھر گئے کہ جس طرح حوض میں پانی تھوڑا اور بڑی الجا پھر جاؤ گے سر نہ تھیں تھیں تو یہ عیسائیوں

اور اسکی صورت کہہ رہی تھی کہ ایک فی سی ہسود ہی اسکو حاصل نہیں اور وہ اکیٹھن کی حالتیں پر سو اکیٹھن وہ اسکی خلق میں داخل ہوا اور مقالہ الخدم بن خرفت محاله فسلم ثم كلم وقال هل اكلتم الى مكسب ال تعبيكم من لکھا تبین بنانے تاکہ اپنی آراء سے کلام سے انکو دھوکا دے سوا سوا پہلے تو سلام کیا اور پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا یہ تھیں ایک ایسی حالت اقلال فتكونون ذوى املاك ورياض وتزفون في ذيل فضفاض تقعون صناديقكم کی راہ بتاؤں جو تھیں ناداری کی تمام سختی بجائے اترے ال ملک لے جو جاؤ گے اور تھری باغ ہو کر اور خزانہ کپڑوں میں لکھتے پھر دے اور رہیں یہ اپنے صندوق اس قدر بھر گئے کہ جس طرح حوض میں پانی تھوڑا اور بڑی الجا پھر جاؤ گے سر نہ تھیں تھیں تو یہ عیسائیوں

ذهب لیا قی بہ الذہب وزاب لیزاب وکانوا فی سکرۃ حرصہم کالجانبین فلما دخلوا
اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک نے عورت اور آٹھ سالہ لڑکا چلتے میں جلدی کی تاکہ وہ کچھ پہاڑ اٹھا لیں اور اپنی حرص کے نشا میں ہر دایوں کی طرح بہت
ربوعم من احقا قالوا لا اہلہا انعموا صبا حاتم قصوا علیہم القصۃ وھنوم متبسن بن
اور ہر جگہ وہ اپنے گھر و زمین خوش خوش داخل ہو کر اپنے گھر کو گھلانگ پہر ان لوگوں کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور ہوا ہنس کر ان کو ہانڈ
فصد قوا قولہم الذین کانوا مکشلم فی الجہا لۃ ونظیرہم فی الضلالۃ وکانوا یتفنون
پس ان لوگوں نے جو جہالت اور گمراہی میں پڑے تھے ان کے ہاتھ کی تصدیق کی اور اسے خوشی کے گانے لگے۔

فرحین۔ فنزعوا الخلیع من اعضاء نساءہم واذان اماءہم وآناف بناتہم وایدی الخاتم
پھر ان لوگوں نے اپنی عورتوں کے اعضا اور اپنی لونڈیوں کے کانوں اور اپنی بیٹیوں کے
وارجل آمتاتہم واشکر کو فی تلک التجار نساء اصدقائہم وازواج احتباءہم بنسوان
انھوں اور اپنی ماؤں کے پیروں سے زیور تارے اور اس تجارت میں ان لوگوں کو یہ شریک کر لیا جو ان کو دھوکہ دیتے اور ان کی

جیرانہم وعذاری اقلر انہم وفادروھن کاشبھا کر خالیۃ من شماروغاد کل احد یتیت
آش کوئی بیویان نہیں بلکہ اپنی ہمسایہ عورتوں اور بیویوں میں مرتبہ کو کوئی کنواریاں لڑکیوں کو ہی اس تجارت میں داخل کیا اور ان عورتوں کو

القی من الراحة طعما فی کثرة المال وزیادۃ الریحۃ ثم رجعوا مستبشرین۔ ونبذوا الخیل
ایسی حالتیں میں ہر ایک کو دھوکہ دیا کہ وہ مال کی کثرت اور ریحۃ کی زیادتی سے مستبشر ہو جائیں گے اور ان کی خیل کو

امام ید یہ فرحین فلما دارای المکارا متلک کیسہ والنجلۃ بوشہ وری حقم وجہام
اور ان کے ہمارے آگے تمام زہر ڈال دیا اور اس حرکت کر کے وقت بہت خوش ہو کر ان کے ہمارے دیکھا کہ اسکا تہیلہ ہو گیا اور ہستی بنا

فسج فرحکندیدک ووجد نفسہ غنیاً صندیداً قال اعلم انکم ذوو حظ عظیم من الفاترین
ہی اور یہ بھی دیکھا کہ لوگ کیسے خوش ہوئے اور اپنی زمین کی غنی ہو گئی اور ان کے ہمارے دیکھا کہ ان کے ہمارے کوٹ

وسمحتون جنا عملکم وتعلون مطابحکم وتذکر فی الیابد الابدین۔
نوشہت ہو اور ان میں سے ہر ایک کو اپنی زمین کی غنی ہو گئی اور ان کے ہمارے دیکھا کہ ان کے ہمارے کوٹ

ثم قال یا معشر لا خیار ولا کباد ھذا الیاد اعلوا ان ھذا العمل من الاسرار
پھر کہنے لگا کہ اے نیکوں کے ٹولو اور اس میں سے کسی کو کوٹ نہ پڑے اور اس میں سے کسی کو کوٹ نہ پڑے

وتذرجل اخیافہا من الاعیار ومن اشرط ھذا الرقبۃ قرعتمہا فی الزاویۃ علی شاطئ الناد
اور غریبوں کو پہاڑوں کا کھانا دیا اور ان کے ہمارے دیکھا کہ ان کے ہمارے کوٹ

بماکان عندک من اثارہ مال بقی من زوال من نوع حلیۃ من خبک اوفضۃ اوی
 وہب ال لے آجودا قسم زیور جاندی اور سونیکے تھارے گہروں میں باقی رہ گیا ہوا دریاچی ہمایوں اور دستوں کے ہی زیور گہروں
 جہیز انکم و خلائکم ولا تترکوا شیئا منها وار جوا مستعجلین۔ وانی اقرع علیہا کلمات
 اور اپنے گہروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آ جاؤ اور میں اُن زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے دہی عمل
 کر قیۃ واعلف علی هذا العمل الی بضع ساعۃ فقہیج فی الحلۃ ثورۃ مزینۃ وکل
 کرتا رہوں گا تب زیوروں میں ایک جوش پڑے گا پید ہوگا اور ہر ایک زیور چھو لیکر اور پڑے گا اور ان کا بڑا منافع
 حلیۃ تزیو و تنمو والیادات فیہا تبد وحتی تکون الحلی مائۃ امثالہا۔ وتنزل علیہا
 معلوم ہو جائیگا یہاں تک کہ وہ زیور سو گنا ہو جائیگا
 برکات بکمالہا وتجب الناظرین۔
 نازل ہوگی اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

ولا تعجبوا لہذا الحدیث فان فیہ سکرۃ التثلیث فلا تسکون
 اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہیبریدی جیسا کہ تثلیث کا ہیبریدی سکرۃ تفسیرون
 عن دلائل کفلسفین العمل عجیب والوقت قریب وتكونون من بعد قی مکشغبین فاعلموا
 کی طرح اسکے دلائل مت پوچھو۔ عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم بعد اسکے بڑے المداہم ہو جاؤ گے پس وہ لوگ
 بقول الکاذب المکرم حسبوا هذا العمل کالتثلیث من الاسرار بما اکرم حمار الجمل الجوز
 اُس فریبی کے مات پر دھوکا کھا گئے کیونکہ جہالت کا گدھا انکو ایسی بات مار چکا تھا جو کاٹھنوالی تھی اور لالچ کی
 وبتہم سیف الشیخ البتار فالقت فی الضلالتۃ الثانیۃ الضلالتۃ الاولی
 تلموا انکو دو ٹوٹے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے انکو دوسری گمراہی میں ڈال دیا۔
 وتكونت من ظلمۃ تظلمت آخری۔ فما لوالیہ لما کانوا مالوا الی حقائد المسیحین۔

اور ایک المہیری سے دوسرا اندھیرا پیدا ہو گیا پس اسکی طرف ایسا ہل ہو گئے جیسا کہ وہی عقیدہ دیکھنے والے تھے۔
 قالوا ما نشق عصا امرک وما نلغی تلاوۃ شکرک وقد لیتینا لمن الغیب کما لکتہ مجبین
 اور کہہ کیا کہ ہم تیرے حکم کا انکا نہیں کرتے اور تیرے شکر کو ہم نہیں چھوڑیں گے تو تو ہمارے لالچ سے ایسا اتنا جیسا کہ شے
 فبادروا الی بیوتکم فی فکر قودکم وتنضیر سبرو تم وما شکوا وما تقاوا ابل کل منهم
 نجات دینا والے آتے ہیں پھر وہ لوگ اپنی گہری تحریف و دوسری فریبی کہ قوت کا سامان ہو جاؤ اور دین میں شک سرسبز ہو جاؤ اور کچھ شک نہ

فانتظروني قليلاً من الانتظار ولا تأخذكم شئ من الاضطرار فان الرقية طويلة
 پس آؤں گا سوئنے کچھ تھوڑی سی منتظر کرنا اور تمہیں کچھ بھاری نہ ہو کیونکہ منتربہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے
 والبغية جليل والطبيعة علية والمسافة تجيد والبرودة شديدة وما كنت ان
 اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت بڑی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ
 اشتق على نفسي في هذا الضعف الخافه وما اجد في بدني قوة قطع المسافة ولاني
 اس ضعف اور پانہ سال میں پریشانی اپنے پراٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ قوت ہی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں
 مذت علق الدنيا كلها وتركت كثرها وقلمها وما يسترني الا ذكر السجى والعالين
 دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اسکے کچھ لہجہ دکھائی نہیں تیا جو سچ کا ذکر کر رہوں جو رب العالمین
 دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اسکے کچھ لہجہ دکھائی نہیں تیا جو سچ کا ذکر کر رہوں جو رب العالمین

(فانتظروني قليلاً من الانتظار ولا تأخذكم شئ من الاضطرار فان الرقية طويلة)

ولكني كللت نفسي لكم بما ريتكم من قبائل الشرفاء ووجدتكم
 مگر میں نے تمہارے لئے کھفت اٹھائی کیونکہ میں نے شرف قبیلوں میں تو تمہیں پایا اور سینہ دکھا کہ تم
 کا طلال الامر وفي الضراء بعد النعماء وما تحققت المصافات وانعدت المودات
 امیرین کے بقیمانہ نشان اور بغیر کے سختی میں پڑے ہو اور اسلئے ہی کہ ہم میں اور تم میں بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستانہ ربط
 فهاجت رحمتي وما جئت شفقتي وجذبني بختكم المحمود وبحكم المسعود فاردت ان
 جو مجھ کا ہے سو میری رحمت اُشوقت تمہارے لئے اُٹھی اور جو جرن ہوئی اور تمہارے مظلوم اور نیک ستارہ مجھے اپنے طرف کھینچ لیا
 اجعلكم كالسلاطين - وسارح اليكم مع الجنى المتقط فانظروا بالقلب المختبط ستر
 سونچو چاکہ تمہیں بادشاہ کی طرح بنا دوں - اور میں عنقریب تازہ چٹا ہوا سیوہ لیکر تمہاری پاس آؤں گا سو آؤں دندل کے تمہاری منتظر ہوئے مقرریم
 بيضاء وصفراء عجليلة جميلة زهرار ووافيكم كالمبشرين بالمبشرين - فذهب وتركهم
 سونے اور چاندی کو ایسے جلوہ کو دکھائے گی جیسک ایک خوبصورت عورت سامنے آجاتی ہے
 سونے اور چاندی کو ایسے جلوہ کو دکھائے گی جیسک ایک خوبصورت عورت سامنے آجاتی ہے

مغبونين - فما فموا انه غرق طلب المفتر وفرحوا بتصور حصول المراء ولبثوا رقبونه
 مغبونین - فمافموا انہ غرق طلب المفتر وفرحوا بتصور حصول المراء ولبثوا رقبونه
 اور انکو ٹٹے میں چڑھایا سونہروں نے سہجہ کر دہ دھوکا دکھایا اور بہاگ گیا اور مار دینے کو تصور میں خوش ہوئے اور اسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور
 رقبته اهلته الاعباد ويتظرونه انتظار اهل الوداد متنافسين الى ان تلبسته الشمس
 اہل انتظار کرتے ہو جیسک عید کے چاند کی انتظار کیا جاتی ہے اور جیسک دوست دوست کا منتظر ہوتا ہو یہاں تک کہ سورج شہنشاہ
 كالمتمدين نقابها وستودت كالحزن دينين ثيابها والفت كالحزن دين حساسها واخفت
 کی طرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگوں کی طرح سیاہ کپڑے پہن لئے اور اپنے وجہ کو دکھایا کہ اپنا ہوا کو

(فانتظروني قليلاً من الانتظار ولا تأخذكم شئ من الاضطرار فان الرقية طويلة)

عند فوجار فی البادية وکذا لک علمت من المعلمین فعمل تاذنونی ان افعل کذا
 جمل من میان نہری جاری ہو کر اس طرح مجھ کو استادوں نے سکھایا ہو۔ اب کیا آپ لوگ اعانت دیتے ہیں کہ میں ایسا ہی کروں
 وارجع الیکم بذہب کا مثال الربا لترجعوا الی شرکاءکم بمال ماریت عین الناظرین
 اور بیٹوں کی طرح مال لیکر واپس آؤں تا تم وہ مال لیکر اپنے شرکوں کے پاس جاؤ جو کسی آنجنہ نے نہ دیکھا ہو۔ اور عنقریب تم
 ورساترون قناطیرا مقطر من الذهب الخالص المال الملیح ولا ترون نظیرا فی التبعیة
 ڈھیروں کے ڈھیر سونا اور خوب صورت مال دیکھو گے اور سبز کفارہ سب کے سمات

الافکارۃ المسیمر ویکفولنیکم الکفارة ولایا کم هذه الامارة فنجتم فی الدارین من تحریک الدین
 دینے میں اسکی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے تمہاری دین کے لکھ کر کفارہ سب کافی ہے اور تمہاری دنیا کیلئے ایسا کتنی ہی سونم دو جہانوں
 جمل الجاہدین قالوا الامر الیک والقلب لداک واناک الیوم لدینا مکین امین
 میں محنت کر کر کے لڑتا ہوں گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ تمہارے حکم کے تابع ہیں اور ہمارے دل تیری ہی میں اور اب تو ہماری نظریں باقرہ اورین ہی پر

قال طوبی لکم ستفتح علیکم ابواب المسرة ونعطکم مفاہج الدن لعلکم تریق
 کہ شاہد ابشر عنقریب تمہاری خوشی کے دروازے کھلیں گے اور تمہیں دولت کی کنجشیں دی جائیں گی بلکہ میں تمہیں یہ ستر ہی سکھادوں
 لک لا تضطربون عند غیبتہ ولکے تکون کم دولت عظمی وملك لا یبذل قالوا لا نستطیع
 تا میری عدم ماضی میں نہیں کچھ تکلیف نہ پہنچاؤ اور تا تمہیں ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ دولت ہو اور ایک ایسا ملک ملے جسکا انتہا نہیں ہو

الحصاء شکرت واناک ابرار المحسنین۔ قال جابر ما علمت احدا هذا العمل من قبلکم ولا
 کہہ کہ تم تمہارے انگوٹھیں رکھتے تو بیان کرنا ان کی بزرگتر ہے اس جواب دیا کہ تم یقیناً سمجھ کر یہ عمل میں مضم سے پہلے کیونہیں سکھایا

اعلم بعدکم قوما آخرین فساوا عند ستر هذا التخصیص وحکمت تحدید هذا التخصیص
 اور نہ بعد تمہارے کیونکہ کجاؤں کا پس انہوں نے اس تخصیص کو پسید اس پر دریافت کیا اور اس چکر کے محدود کرنے کی حکمت پر سمجھا

فانقسم بالاقنوم الذی یحیر الجاهل فی انہ ضاہا فی هذه العادة بالاقنوم الثانی۔ و جعلہم
 پس نے اس اقنوم کی قسم کھائی جو گنہگار کو گناہ سے غلامی بخشتا ہو کہ وہ اس عادت میں اقنوم ثانی سے مشابہ ہو یعنی صفت قسم

کالمسیح من المتفردين۔ ثم شمر ذیلہ لیطیرک العقاب فعد ابا زحام الذهب ولا اعتداء
 مسیح کی طرح اپنے تعلق سے خاص کر دیا ہو۔ پھر اس نے اپنا دس اکٹھا کیا تا کہ عقاب کی طرح اڑ جائے پس اس نے جو مابقی نیت سوج کو اپنی مسج
 الغراب وقال ام عند الفرار یا سادات الامصا وصنادید الدیاساتیکم الی نصف البہار
 کہ کہی کہتے تھے یہی تمکی ہو اور ہمارا کو کھوت انہو نے کھاکا یہ شہروں کے سرداروں اور ولایتوں کے رئیسوں میں وہ ہر ترک تمہارے

وما کادوا ان یبیتوا لکن عجزوا عن اصرار المصترین - فلا هم کل احد من العقلاء
اور نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر کریں لیکن اصرار کرنے والوں کے اصرار سے عاجز آ گئے پس ہر ایک عقلمند نے ان کو ملامت کی
ومطرت من کل جہت سہام العذلاء فنکسوا اثرهم متندمین - وقال المعیرون یا معشر
اور ملامت کرنے والوں کے ہر ایک طرف سے تیر برے

العقلاء

الحققاء وائمة الجہلاء الستم علمتم انه جاءکم فقیر بادی الخذلان وعلیہ بُردان رثان
پس انہوں نے شرمنہ ہو کر سر ہٹا لیا اور ملامت کرنے والوں نے کہا کہ ای حقو اد جاہلوں کی مشواؤ۔ کیا تمہیں علم نہیں تھا کہ ایک محتاج
فمن کان فی الطار کیف یهبکم ریاش افخار وینحیکم من اسراء طار اما رشیتم علی انرا الا فلاس
تمہاری پس آپ کی معزنی کہنی کھلی تھی اور اس پرانی چادر میں کیونکر تھیں جو شخص آپ ہی پرانی چادر میں رکھتا تھا وہ نہیں بہتر فرما کر کہا کہ
فکیف شغفتم بہ انتم انعاما ومن الناس ثم کانت هذه الخرافات بعیداً من قانون القدر
کیونکہ اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تھے ان فلاس کے اشار میں نہیں پا کر تھے پھر کہیں تم ان کے فریفتہ ہو گئے کیا تم چار پاتے
وخارجة من السنان المستمرة فکیف قبلتموها وقاتلها ان کنتم عاقلین -

عقلین

یا آدمی ہے پھر قطع نظر اس سے۔ باتیں ہی از قبل خرافات اور قانون قدرت سے بعید ہیں اور خدا تعالیٰ کی منت ستمورہ و دروہ نہیں بل کہ علم

عقلین

وکیف نسیت تجارب الحكماء انتم انعاما اولک الشوان الصباء وخموسین

انعام

اور کہہ گئے تھے حکیموں کی تجارب کو زاموش کر دیا کیا تم چار پاتے یا شراب کی مست ہو اور تم نے کیونکر جا کر

انعام

وکیف ظنتم ان صدوق امین مع انه خالف الصادقین اجمعین اما رشیتم اطلاقا ام لسانا

انعام

وہ صادق اور امین ہے مالا کہ اس نے نام صادقوں کے برخلاف بات کہی کیا تھے اس کی پورانی چادر میں نہ دیکھیں کیا تھے

انعام

من قبل قصص المکارین فلاتوموا احدا ولوموا انفسکم انکم قد اهلکتهم نسوانکم واخلانکم

انعام

مکاروں کے قصہ نہیں سنا کرتے تھے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو کسی دوسرے کو تم نے اپنی بیویوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے

انعام

وخلانکم وجیرانکم فلیک علی فهمکم من کان من الباکین -

انعام

دوستوں اور اپنے ہمسایوں کو ہلاک کر دیا پس ہر ایک روئے بالا تمہاری تہمید پر روک -

انعام

هذا مثل السیخین وکفارتهم وجہلهم وغیر ذلک وما قلنا الانضا

انعام

یہاں ایوں اور ان کے کفارہ کی مثال ہے اور ان کی نادانی کا نمونہ ہے اور جو شخص ہذا و انوں کی بیعت

للہ لقوم جاہلین - ولكن السید والصابحین من اصحابہ مبرؤن من ذلک المثل ونظاہہ

بیان کی ہے مگر سچ اور ان کے نیک اصحاب اس تمثیل سے مبرا ہیں اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پر

بوجہ مُصفر کالمنہ وہیں۔ فلما طال امدالمنظار وتجاوز الوقت من موعد المكار

اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چہا جیسا کہ وہ لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں بچے مال

واضعا عوافی رقبته الزمان وبان ان الرجل قد ماں نهضوا كالحجانبين - وسعوا

لے جاہن پر جبکہ انتظار کا زمانہ گزرا اور اس مکار کے دیکھتے وقت بڑھ گیا اور جبکہ بہت سا وقت گزرا تو انھوں نے انتظار میں بیٹھ کر کہا اور کہا کہ وہ کسی نو

کل طرف مفتشین - وعد والی الیامین والیسار مرتعدین بنضالکبک وفکر هتک

جو ٹھہر گیا تو نہ تو کچھ طرح اٹھا اور نہ کچھ طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور دین بائیں طرف دھنسنے لگے اور زور دیا کہ خیال اور پردہ دیکھا

الاستار فلما استیسوا منه کالکلسفطوا کالمی والکلی علی وجہہم بالکین معرفوا انهم قد خد عوافیل

جی بکھرتا ہے جس جگہ کہ کوئی نو ذرا دیکھ کر دیکھتے تو دیکھتے ہوئے اپنے سوچوں پر کھڑے اور سمجھ کر کہہ رہے ہیں کہ وہاں کیا بکھرتا ہے ان کا کیا

جد عوافیل من القوم قد عوافضربوا علی خدودهم قائلین یا ولینا انکنا متہونین یجد عوافیل

اور قوم سے ہم بٹائے گئے تب انھوں نے اپنی گالوں پر ہاتھ دھرتے ہوئے ملے جلے اور دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے کہ

ثم القوا علی رؤسهم غبار الصواء وصعدت صرخم الی السماء وجمعوا الناس حلیم

پھر انھوں نے اپنے سر پر چٹکے کا گھسا ڈال لیا اور اٹھ کر فریاد آسمان تک پہنچ گئی۔ تب قوم اٹھنے لگی اور دھڑکی ہوئی آئی اور انھوں

من شدة الجزع والفرع والبكاء فجاءهم القوم مہر عین - فسئلوا عن بلاء نزل

نے اس بلا سے جو نازل ہوئی اور اس غم سے جو بکھرا گیا تو انھوں نے اس مصیبت سے جو دلوں کو گھلا یا اور اس دہشتناک چیز کی خبر پائی کہ

وجرح ابتزل وعن مصیبة مذیبة للقلوب اھیة تھیبة للکروب ولستفسر

من تفاصيل المصیبة - کیفیة القصة فاعفوا ان یسینوا خوفهم طعن الناس الخزی

اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پر حیرت و حیرانگی میں بیان کر رہے تھے اور یہ کہ وہ لوگوں کے سینوں میں زخم

بین العوام والخواص معذ لك کانوا صار عین - فقال القوم مالکم لا ترقی معکم

و عام میں رسوا ہو رہے ہیں مگر وہ جو دار کے فریاد کر رہے ہیں تو یہ قوم نے کہا کیا سب کہ تمہاری آسودہ ہوئی ہو تو تمہاری چھینک

ولا تسکن فرحکم اظلمت من قوم حادین لم یستترون للحقیقة وتزیدون الکربة الا ترون الی لوعتہ کرب المحبتین

نہیں ہو رہے ہیں کیا تمہاری غلامی نے غلام کیا کیونکہ تم حقیقت کو چھپاتے اور اپنے دوستوں کی خبر گیری کو زیادہ کرتے ہو۔

فصاحوا صیحة المنعوب واستقیوا من اظہار الکمد المکنون ثم بدینوا القصة وابدوا العصۃ

پھر انھوں نے ہر ایک چیماری جو ایک بیان رسیدہ تھا اس پر چڑھ کر غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی ہر قسم کو ہلایا اور غلامی پر

غول ليسبينا خير الوترى

ایک شیطان جو چوہا روئی نعل الخوفات کو گالیاں دیتا ہے

یا غول بادية الضلالة والهو

اے گمراہی اور حوس کے جنگل کے شیطان

قطعت قلب المسلمين جميعهم

تو نے تمام مسلمانوں کا دل ٹھٹھے ٹھٹھے کر دیا

انا تصبر ناعلى ايدى ائكم

میں نے تو تمہارے دکھ دینے پر مختلف صبر کی

انا نرى فتنا تذيب قلوبنا

ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو لوگوں کو گھلاتے ہیں

جاؤا مفرس بناب داعس

وہ ایک شکار مارنے والی کبیچہ نیزہ اربو الدانتون کو ساتھ

کانوا ذیابا ثم وجدوا سفلة

وہ تو ہیرے تھے سوا نہیوں نے جنگل میں

وترى بطون المفسدين كانوا

اور مفسدین کے پیٹوں کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ

حاذت مطاياهم على اعناقنا

انہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردنوں پر سخت دوڑایا

فاض العيون من العيون كاتھا

آنکھوں سے چشمے جاری ہو گئے گویا کہ وہ

فنهضت انصهم وكيف نصاحق

پس میں گالیاں دیجو والوں کو نصیحت کر نیکی لئے اٹھا

قد غرر الاسلام من جلاتهم

علوم نادانوں نے انکو باطل و سادس جو اسلام کو ترک کر دیا

لكن وليس بعالم مستبحر

سفلانوں فرمایا ہے اور ایسا نہیں جو کہ کوئی عالم متوجہ حق کی ہے

تهدى هوامن خير عين تبصر

تو محض ہوا پرستی سے جو اس کرہا ہوا حضرت کی آنکھ کو محو حق

كم صارم لك يا عبيط وخبر

ای درویش کو جنگجو ہیں یہ تو بلا کہ تیری پاس کتنی تلواریں اور خیزیں

والنفس صارخة ولم تتصبر

مگر جان فراڈ کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

انا نرى صوراً تهول بمنظر

ہم وہ دہشت دیکھ رہے ہیں جو میں ڈراتے ہیں

دحساً كلب نابح متشد

قوم میں نفرت و العداوت میں اس کو کیچ جو آواز کرنا اور حکم کرنا

في البر منفرد السير تحسر

ایک کیلا برہ یا یا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

قرب بما نالوا كمال تجبر

شکستیں میں کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ نہیں بل پڑا ہیں

حتى تكسرتنا كعظم الغر

یہاں تک کہ ہم بوسیدہ بڑی کی طرح ہو گئے

ماء جرى من عدم متعص

دم الاخوین کا پانی ہے جو اس کے منہ سے کیوت چکا ہے

قوما اوابد معجبين كضبط

اور میر نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید جو کھاتا ہوا ایک حشی اور خرد میں

وخلت اما عن سحاب مطر

اور وہ پتھری زمین پر ستر والے بادل سے محروم رہی

وما نتوجه الا الى الخائنين الذين سيرتهم سيرة السرحان وليوسم لبوس الرهبان قد
لوگون کی طرف سے جکی خصلت نبی طری کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور انکی برگشتگی اور
تبیین انکفاء ہم ویرح لیلاء ہم وتبیین انهم من الضالین المضلین - ووزق حاتم انهم
انکی رات کی سختی ظاہر ہو چکی ہے اور ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہیں اور انکی کال بے شرمی
مع جہلہم یصلون علی الاسلام ویضلون طوائف الاثام ویشیعون انواع الاثام و
ہے کہ وہ باوجود اپنی انوائی کے اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور انواع اقسام کے گناہوں کو پھیلا رہے ہیں اور
کانوا قومًا جالین فلینذروا علی بادرة الاعتقاد ولینافوا خسرانہم یم المعاد وما
وہ ایک دجال قوم ہے پس چاریکہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہوں اور اپنے آخرت کے ٹوٹے ٹوڑے میں اور میں تو
انا الانذیر من رب العالمین -
ایک ڈرائیو الا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں -

حق فهل من خائف متدبر
بہی بات سچ ہے پس کوئی ہے ! جو ڈرے اور سوچے
نزلت وجود بعدھا کا العسکر
آزائے اور بڑا مہینہ آئے ہوا ایک لشکر کی طرح آنے والا ہے
نصر بما کسرت محل تنصر
مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانوں میں پہنچنے کی پہلی گدی ہو
فہما زرع من ضلال موثر
اسلام میں گمراہی کی کھیتیاں ہیں جو بے شک لگتی ہیں
ویؤیدون امور ضد تطهر
اور انہا کی کے باتوں کو شائع کر رہی ہیں
اذصلت عند تناضل لخصنفر
جیکہ سینے لڑائی کے وقت خیر کی طرح حمد کیا
اخبارت عند ولیتنی لم اخبر
مجھ کو اسکی اطلاع دی گئی ہوا تھا کہ نہ دیکھا تھا اسکا وجود ہی نہ ہوتا

انی من الله العزيز الاکبر
میں اس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ اور عزت والا ہے
جاءت مرا بیع الهدی ورہمھا
ہدایت کے بہاری مہینہ آگئے اور ہلکے ہلکے مہینہ تو
جعلت دیار الهند أرض زولھا
ان مہینوں کے آترنے کی جگہ ہند کی زمین زرا دی گئی
فیہا جموع یشتمون نبینا
اس ملک میں ایسے لوگ ہیں جو ساری صلیب کو گایاں دیتے ہیں
قوم یعادون التقی من خبثہم
وہ ایک قوم ہے جو بڑی اپنی خبیثت کو بہتر گانے لگتی ہیں
وتکنسخت المرار طیبہم
اور انکی مر تہہ آگئے ہرن جہد سے چھپ گئے
منہم خبیث مفسد متفاحش
انہیں سے ایک خبیث مفسد بد گو دشنام دہ ہے

اللذات فارغین۔ ووالله ان فسق النصاری قد عظم فی الدیار واخلوا علی الناس

لذتوں کے چڑھو پھل نفع بچھ کرنا۔ اور خدا نصاری کا فسق مکون میں بڑ گیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت میں لوگوں کو ڈال دیا ہے

بأنواع التبا والتفت ابدانهم من اوساخ الذنوب فصاروا لی الذنوب وبلغ

نکس بدن گنا جو نچی پس سے میلے ہو گئے مگر انہوں نے نہ چاہا کہ پانی کا بہرا ہوا بوکا آٹھوٹے اور سیلون کی کثرت سے

انہم من کثرة الادلن الی الحما فاعجموا الی الحما وصادوا بادی الجردة کالانعام فالوالی حلل الانعام

انہی نوبت موت تک پہنچی پس انہوں نے حام کی طرف رغبت نہ کی اور چار پاؤں کی طرح تنگے ہو کر اور انعام کے لباس کی طرف توجہ

واحبو الذهب والایمان فزوهب البوا علی الدنیا خائنین۔ وكذلك زادت منهم

اور ایمان بھاگ گیا سودین سے نوید ہو کر دنیا پر گرے اور اس طرح ان سے گمراہی کی زمہ بن سہیلین اور ایمان کی بڑ

سموم الطغیان و رکدت یح الایمان ختم صا الزمان کليلة حالکت الجلباب هکیت

تسم گئی یہاں تک کہ زمانہ ایسا ہو گیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے۔

الرباک تم کو اطریق الخیر الما ثور ودعوا الی الویل من الثبوت ثم صار الذنب عادتہم

انہوں نے اس پہلای کے طریق کو چھوڑ دیا جو مسلسل علی آتی تھے اور موت اور ہلاکت کی طرف لوگوں کو بلایا جو پہلے انہی عادت

واشاعة الفسق سیرتہم وتوہدین المقدسین خصلتہم وما ل الا عانات جرتہم

ہو گیا اور فرق انہی سیرت ہو گیا اور پاؤں کی توجہ نہ کرنا انہی خصلت ہو گئی اور چند کار و سپیدان کا جال ہو گیا

لا یبالون صغیرۃ واکمیرۃ ولا یستقوۃ ولا جمرۃ ویفتنون قلوب الناس بأنواع الرسول

نہ صغیر سے ڈرین اور نہ کبیرہ سے نہ لیرے سے اور نہ گناہ سے۔ تقادروں کوں کہ قسم کے دساؤں سے نشتہ میں البین

ویستطقون بالہتان علی مرسل الرحمان وشنشتہم الانقال من صید المصید

اور خدا تعالیٰ کے پیغمبروں پر بہتان باندھتے ہیں اور انہی خصلت یہ کہ ایک شکار سے فارغ ہو کر دوسرے شکار کی طرف

والرجوع مرکب الی کید فتارة یرون النساء وطول بیضاء وصفاء وصرق میابہم الغراد

میں اور ایک کر سے دوسرے کر کی طرف رجوع کرین بعض وقت عورتیں دکھاتے ہیں اور بعض وقت سوار چاندی اور کبھی بویانی

وآخری الاشجار الثمار فتنش الجہال فی شکبتہم والفساق فی ہوتہم ونسلون

کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پہل سوان کے جال میں اکثر غافل نہیں گئے اور اکثر فاسق آئندے گئے ہیں جاگڑے اور

کل حدب مصطادین۔

ہر یک ہندی شکار کرنے لگی ہوئی ہے۔

شأقت قلوب الناس طعن جباہم

لوگوں کو ان پر شیعہ شوق لایا جو انکی ہڈیوں کو پھونکنے کے

زجل عمون مخسوع صامت

انہی جاہلین میں جو ہمارے ملک کو پید کر رہی ہیں

والعین باکیہ تولىس بکاءنا

آنکھ زور دہی ہے گھر ہمارا دنا کچھ حقیقت نہیں

ان البلیا لا یرد رکابہا

بلوں کے اونٹ سواروں کو کوئی رو نہیں سکت

ان المہمین لا یضیع عبادہ

خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کریگا

فتا بطوا یرجاء ہم بقدر

سناہوں نے انکی ہلاکو دیدہ دانستہ بغل میں لیلیا

فجئت طواغم کذیب مبکر

انکی غلط کام کا گھبر پڑا اور وہ ایسے جیسا کہ پہلے پتھر کی پتھر

شیاسوی الفضل المنیر المسفر

بجز اس فضل کے جو روشن کرنیوالا اور صبح کی پت آینوالا ہے

الاید املاک قدیر اکبر

مگر اس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

فافرغ ولا تخزن بوقت مضی

سو تو غور مشورہ اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینے والا ہے

ایہا المنتصر من والعادون العمون لقد جئتم شیئاً اذا وجزت عن القصد

اے عیسائی اور حد سے تجاوز کرنے والے اندھو تم ایک عجیب بات لائی اور یقیناً تمہارے راست کو چھوڑ دیا تم نے اس کو

جلاتعبدون من مات وفات وعظمت العظام الزفات وغصتم الصادقین

خدا چھوڑا جو مر گیا اور گزر گیا اور پوسیدہ پلوں کی تعلیم کی اور صادقوں کا تم نے عیب پکڑا

وفیکم من اذاکم کلم واذ اسلمتم تقولون انا لقنا الحلم وعلمنا السلم ولکننا لا نغفلکم

اور تم میں ایسے شخص بھی ہیں کہ جب ہم کلام ہوں تو بد گوئی سے دل کو آزار پہنچا دین اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاو اور برگزیدہ

قاسر عہد الصفات وقرع ہذا الصفات بل نجد کم حریصین علی الضرر وراغبین

رکھا جاو تو اور یہی دشمن مالکین اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ ہم کو علم کجا لایا ہے اور صحتکاری کی تعلیم ہوئی ہو مگر تم میں ایسے شخص بھی ہیں

فی ایصال الشر تسبون الاخیار وتلعنون الابراس وتقتالون من الزہد وتنصبون

جو اس تعلیم کے چکر کو ٹھوکنے والا اور ان صفوں کا مالک ہو مگر تم تو تم کو دیکھ کر یہی چرچیں پاتے اور شرارت کر دینے کی ہمت نہیں کرتے لیکن کو کا کیا

لے اللہو ما انتصرتم الا لتکونوا ذوی جرہ مربوطہ وجعلہ مغبوطہ ولتمسوا فی ریا

تو کہ اور رہتا ہوں پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہاری نازی چال میں تجربہ ہوا اور ہر لب کی طرف گرجا جاتا ہو اور عیسائیوں کی تہمتیں بھی مٹھتے ہیں

وتخلصوا من فکر معاش وخذوا ما تشہی الانفس قتلنا الاعین ولتخزننا اقطاف

میں کہ تمہاری طوین میں گہروں سے ہوں اور ذہن میں شک و شکوک کا تلوار تلوار میں تلے ہیں اور لباس نازہ میں تم لپکتے ہو اور معاش کی فکر سے فاجر ہوا

ہم انکروا بحالعلوم بحبثہم
 انہوں نے اپنے خبثت سے علموں کو دریا سی انکار کیا
 لا یعلم النور کے دخیلتا مرہم
 بیوقوف لوگ انہی اصل حقیقت کو نہیں جانتے
 واللہ لولا صدق عیش مقلق
 اور بخدا اگر تنگی رزق کی کو تکلیف نہ دیتی
 قد جاء ہم قوم جرحص لبأہم
 ایک قوم تو ان کے دودھ کی حرص سے ان کے پر لائی
 کانا کذب البر مکوم الحشا
 وہ جھٹل کے بہیڑے کی طرح بہوک سے خستہ اندرون تیر
 قوم سقوا کاس الحتوف بر عظمہم
 ایک قوم نے تو موت کو پیالے ان کے عظمیٰ کو
 عمت بلایا ہم وزاد فسادہم
 انہی بلا میں عام ہو گئیں اور ان کا فساد بڑھ گیا
 یارب خذہم مثل اخذک مفسد
 اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑا ہو
 ادرك رجلا لیا قدیر ونسوة
 او تار تو اپنے رسم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خیر
 حلت بارض المسلمین جنودہم
 ان کے لشکر مسلمانوں کی زمین میں آ کر آئے
 یارب احمد یا اللہ محمد
 اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الہ
 یا عوننا انصر من سواک ملاذنا
 اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جا پناہ ہے

واستغزروا ماکان فی کیزا ہم
 اور جو کچھ اُن کے پاؤں میں تھا انہو بہت کچھ سحبا
 من غیر رقتہم ولین لساہم
 بس ہیقتہر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہیں
 ما مال مرتد الی ادیاہم
 تو کوئی مرتد ان کے دین کی طرف میں نہ کرتا
 ولینفضن ماکان فی ارداہم
 تاکہ وہ جو کچھ ان کی استینوں میں ہی رہا رہا
 من جوہم فسعوا الی عمر اہم
 پس وہ ان کی آبادی کی طرف دوڑے
 قوم خروف فی یدی سرہا ہم
 اور ایک دوسری قوم برہ کی طرح اس پیر کو کاہنہ نہیں
 واشتد سبل الفتن من طغیاہم
 اور فتنوں کا سیلاب انہی بے اعتدالیوں سے بہت سخت گیا
 قد افسد الافاق طول زماہم
 ان کے طول زمانہ میں دنیا کو بگاڑ دیا
 رحما و غ الخلق من طوفانہم
 اور رحمتوں کو اس طوفان سے نہات بخش
 فسرت غولہم الی نسواہم
 اور انہی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی
 اعصم عبادک من یوم ذہا
 اپنے بندوں کو ان کے دھڑوں کی نہروں سے بچالے
 ضاقت علینا الامر من زعمائہم
 ہم پر ان لوگوں کے مددگاروں سے زمین تنگ ہو گئی

انظر الى المتصرين وذاهم

عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبوں کو

من كل حدب ينسلون تشدداً

وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر یک بندے کی طرح

لشكوا الى الرحمان نشرهم

ہم انکے زائد کے شر سے خدا تعالیٰ کی طرف شکایت کیا ہیں

هل من صدق يوجد في قومهم

کیا کوئی راست باز انکی قوم میں پایا جاتا ہے

هم يعبدون الا دمي كملهم

وہ اپنے معبود آدمی کی پرستش کر رہے ہیں

الماكرن الكاذبون من الهوا

حرص کیوجہ سے مکار اور فریبی ہیں

العين بالكية على حالاتهم

آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

مكرو على مكر خيال قلوبهم

ان کے دلوں کے خیال مکر پر مکر ہے

اني اسراهم كالبنتين لغولهم

میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی اہلیک کے لئے بطور بیوی کے ہیں

كيف الرجاء وقد تابط قلبهم

کیونکر امید کریں حالانکہ انکے دل شہادت کو اپنی غلیظ میں لپیٹ لیے ہیں

بل كذبوا بالحق لما جاءهم

بلکہ جھوٹ انکے پاس آیا تو انہوں نے تکذیب کی

كرو من سموم هت عند ظمؤهم

انکے ظاہر ہر شے بہت سی گرم مہائیں چلی ہیں

وانظر الى ما بدء من ادراهم

اور ان کیوں کو دیکھ جو ان سے ظاہر ہوئیں

وتجسسون الارض من اوتانهم

اور اپنی مٹیوں سے زمین کو تپاک کر رہے ہیں

ونعوذ بالقدوس من شيطانهم

اور انکے شیطان سے پاک پروردگار کی پندیں آؤ ہیں

ام هل عرفت الصدق في بلادهم

یا تو نے شناخت کیا کہ انکے شہروں میں سچائی کبھی ہے

هم ينشرون الفسق في اوطانهم

وہ اپنے وطنوں میں بدکاری کو پھیلاتے ہیں

والزور كالاثمار في اغصانهم

اور انکی شاخوں میں جھوٹے پھلوں کی طرح موجود ہے

للعقل حسرات على هذاهم

اور عقل کو ان کے کجواس پر حسرتیں ہیں

كذب على كذب بيان لساانهم

اور ان کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

ان التطهر لا تقل بخاانهم

اور پاکیزگی انکے کارروان سرے میں نہیں آتی

شرار اذ خيل جذر جناانهم

اور وہ شرارت انکے دلوں کے اندر گھسی ہوئی ہے

وتمايلوا حقد على هتاهم

اور کینہ سے اپنے ہمتاؤں کی طرف جھک پڑے

كرو من صدم من ارساانهم

اور انکی سرسینوں کو بہت قابل شکار ہو گئے

فارقب اذا صاحبتهم بحبة
پر جب تو انکی محبت اختیار کرے تو تجھے

ولقد دعوت الرب عند تناضله

اور میں نے اپنی مقبلہ کی وقت اپنے رب کو بلایا

يا مستغاني ليس دونك ملجائي

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں

يا من يعيرني بموت الهيم

اور وہ شخص جو مجھ پر اسلئے سزا دیتا ہے کہ میں انکو مصنوعی خدا دیتے

والله ان حيات عيسى حية

بخدا حضرت عیسیٰ کی زندگی ایک سانپ ہے

جعل المهيم حكمة من عند

خدا انہی نے اس بات میں حکمت رکھی ہے

كيف الحيات وقد توفي مثله

یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہوں حالانکہ انہی پہلے

هل عا دس الخنفل لمفاجئ مرسل

کیا اچانک پھر نبیوالی موت نے کسی رسول کو یہی پہنچا

الغيط سربك لاین مريم حشنة

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کیلئے غصہ دلانا اور کیا پھر گیند

فاطلب الهدى وما الخالك تطلب

سو تو اس کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھ پر امید نہیں کہ تو ڈھونڈ

يا من تظني البول ماءً باردا

اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا

يارب اربي يوم كسر صليبهم

اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا

فتنا بد ينك عندا مستقسا هم

بیعت آنکھے پسند رکھنے کے انہوں نے کس فتوے کا ٹھکانہ بنایا

والله ترسے عند ضربنا هم

اور ان کے نیروں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈال کر

فانصر و ايدنا لهدم قنا هم

پس مدد کر اور انکو پہاڑوں کے توڑ دیکر ٹھنڈی تالیف فرما

افلا ترسے ما جذاصل اها هم

کیا تو دیکھتا نہیں کہ کس لختا کرنے انکی جھلکی کی ہے

تسع لتهلك كل من في خا هم

وہ سانپ روڑا تو ان سب کو قتل کرے جو انکی سراسر ایمن

في موت عيسى قطع عرق هم

وہ شخص جس کی موت عیسیٰ قطع عرق کرے

حزب وخبر الخلق بعد ارماعهم

میں نے انکو وہ وقت پہنچایا کہ ان سب کے ہاتھ تھک جائیں اور انکی

ام هل سمعت الحي من اقر لهم

یا لوگ کسی سنگ کی طرح تم میں سے کوئی زندہ رہا

ونعيم عن من الى انسا هم

اور صلیب پر سے توڑ کر کیسیا پھر انکی انسان کی طرف جانے

فاخسأ وكن منهم ومن اخا هم

پس رخ ہوا اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بہائیوں میں سے ہوا

اخطاءت امن جبل باسنا هم

تو ہی اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغر دن کو مرثا خیال کیا

يارب سلطني على جدلهم

اے میرے رب انکی دیواروں پر جگہ مسلط کر

حضرت عیسیٰ کی موت کا بیان

کَسْرُ جَاجْتَهُمُ الْهَىٰ بِالْصَفَا

اے خدا بہتر سے اچھے شے کو توڑ دے

سَبْرًا نَبِيكَ بِالْعَنَادِ وَلَذَبُوا

تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیوں میں اور ٹھلایا

يَا رَبِّ سَخِّطْهُمْ كَسَفِكَ طَا

اے میرے رب انکو ایسا پس ڈال جیسا کہ تو ایک طغی کو

يَا رَبِّ مَزَقْهُمْ وَفَرِّقْ شَمْلَهُمْ

اے میرے رب انکو ٹھٹھٹھے ٹھٹھے کر اور انکی جمعیت کو پھاڑ کر

قَدْ اَزْمَعُوا اَهْلَ لَنَا وَوَبَّالْنَا

انہوں نے ہمارے گھر کو اور ہمارے مال میں لانا دو نہیں بھان لیا ہو

وَازْأَرَمِيَتْ فَاَنْ سَهْمَكَ قَاتِلْ

اور جب تو تیرے چلاوے تو تیرے قاتل کرینو اللہ ہے

صِرْنَا حَوْلَةَ جَوْسِهِمْ وَجَفَاءَهُمْ

ہم انکے ظلم کے شہر بار برداری ہو گئے

لَوْلَا تَعَاْفَيْنَا تَعَاْفَبْ سَبْتَهُمْ

اگر ہم انکی گالیوں کا جواب دینے کو کراہت کرتے

مَا يَظْلَمُ الْاَشْرَارُ الْاَنْفُسَهُمْ

ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر

ظَنُّوا بَاَنَّ اِلَهَهُ مُخْلَفٌ وَعَدَاةُ

انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں پورا کرے گا

وَقَبُولِ اَمْرِ الْحَقِّ عَاسِرٌ عِنْدَهُمْ

سو حق کا قبول کرنا انکے نزدیک عار ہے

سَوْدُ كَخَافَةِ الْغَرَابِ قُلُوبُهُمْ

ان کے دل ایسی سیاہ ہیں جیسا کہ وہ پرچھٹیلے ہونے پر

وَاعَصَمَ عِبَادُكَ مِنْ سَمُومِ بَيَاظِهِمْ

اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچالے

خَيْرَ الْوَرَعِ فَاَنْظُرْ اِلَيْ عَدُوِّهِمْ

وہی جو افضل الخوقات ہے سو تو اس کے ظلم کو دیکھ

وَانْزِلْ بِسَاحَتِهِمْ لَهْدَمَ مَكَانَهُمْ

اور انکی عارتوں کو مسمار کرنے کیلئے انکو صحیح غامین اتر آ

يَا رَبِّ قَوِّدْهُمْ اِلَى ذُوبَا هَمِّهِمْ

اے میرے رب انکو انکے گداز ہوئیے طرف کھینچ

فَاَضْرِبْ مَكَائِدَهُمْ عَلٰى اَبْدَانِهِمْ

سو تو ان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

حَمْلُهُمْ كَاسِيَا فِى شَجْعَانِهِمْ

تیرے ہمے اور تلو اور دن کی طرح انکے بہا درون پر پڑے

زَمَّتْ رِكَابَ الْهَجْرَيْنِ وَثَبَاتُهُمْ

بدائی کے اونٹوں کو انکے حملوں کے سبب سے بھار گئی

لَمْ يَمِيتْ سَمُّ النَّارِ عِنْدَ عَثَا هَمِّهِمْ

تو میں انکے دھان کے مقابل پر آگ کی تیر چلا تا

سَتَرَى بَنَدَمَ الْقَلْبِ عَضَ بَنَاهُمْ

سو تو عنقریب دیکھے گا کہ وہ دل نہایت سو اپنی لڑائی کا شے

فَبَغُوا بِاَرْضِ اِلَهٍ مِنْ طَغْيَا هَمِّهِمْ

تو خدا تعالیٰ کی زمین میں اپنی بڑاعتدالی کی وجہ سے غی ہو گئے

صَعِبَ عَلَى السَّغْمَاءِ عَطْفُ عَنَانِهِمْ

اور نادانوں پر حق کی طرف باگ پھرنی سخت ہو گیا ہے

وَالْخَلْقُ مَخْذُوعُونَ مِنْ لَمَعَانِهِمْ

اور خلقت انکی ظاہری چمک سے دھوکا کھاتی ہے

ظہرت کا شراستہ ثورۃ وعظمہم

زہر کے اثر کی طرح انکے وعظ کا جوش ظاہر ہے

هل شاهدت عينك قوما مثلهم

کیا ایسی قوم تو نے کوئی اور بھی دیکھی

بطريق سنت لهم آباء هم

اس طریق سے جو اپنے باپ دادوں نے مقرر کیا ہے

فكان ابواب المكائد كلها

پس گویا کتب فرمیں گے دروازے

قد اثر واطرق الضلال تعمدا

گمراہی کے تمام راہوں کو پسند کر لیا

ان الصليب يسيسون ويدققن

صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا

الکذب مجنونة لكل مباحث

جھوٹ بولنا ہر بحث کرنیوالے کی لہجہ دلی کا باعث ہوتا ہے

سم مبيد مهلك في لبنهم

انکے دودھ میں زہر ہے جو ہلاک کرنیوالی اور مارنیوالی ہے

فارباء بدینک عند روث وجهم

پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی گنجائی رکھ

الموت خير للفقير من خبزهم

جو غریب کے لئے مرنا انکی روٹی سے بہتر ہے

ونصارة الدنيا تزول بطرفة

اور دنیا کی تازگی ایک دم میں دور ہو جاتی ہے

النار تسقط كالصواعق عندهم

آگ ان کے پاس بھی گرجتی ہے

رحلت تقات الخلق من ادجائهم

ان کے مقام سے لوگوں کی پرہیز کاری کو چ کر گئے

ام هل سمعت نظيرهم في ذاهم

یا انکے عیب میں انکی کوئی دوسری نظیر ہی سنئی

يدعوا الى الجملات صق كلهم

ان کا طنبور باطل باتوں کی طرف بلاتا ہے

فتحت لفتتنا على رهباهم

اُن پر اسلئے کہہ لے گئے کہ تمہارا امتحان ہو

ما زاد خسران على خسرانهم

جس ٹوٹے میں وہ پڑے ہیں اس سے بڑھ کر کوئی اور ٹوٹ نہیں

جاء الجياد ورهق وقت انا هم

گھوڑے آئے اور گدھیان بہاگین

لكنهم تركوا حياء جنانهم

مگر انہوں نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

مكر مضل الخلق في هدا جانهم

انکی پیارا رفتار میں ایک مکر ہو جو غلط کو گمراہ کرتا ہے

واقنع بشوك من جنى بستاهم

اور انکے باغ کے پھل سے بیزار ہو کر کانٹے پر قناعت کر

فاصبر ولا تجزع الى همتاهم

پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے میں کیڑی جھک

فاقنع ولا تنظر الى افناهم

سز قناعت کر اور انکی شاخوں کی طرف نظر مت کر

فتخاف يا مغرور عن احضانهم

پس انکے کناروں سے ڈر کر کہنا بھولنا کیجئے ہر جا

فَاذْكُلْنَا نَسِيفَ قَوْلِنَا

اور جب ہم کلام کریں تو ہماری کلام ایک تلوار ہے

وَلَقَدْ أَمَرْتُمِنَ الْمُهِمِّنَ بِعَدَالَةٍ

اور میں خدا کی طرف سے مامور ہوں

مَا قُلْتُ بَلْ قَالَ الْمُهِمِّنُ هَكَذَا

یہہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ نے اسی طرح کہا

طَوْرًا أَحَارِبُ بِأَسْهَامٍ وَتَأَقُّ

کبھی میں ان سے تیروں کے ساتھ جنگ کرتا ہوں

بِمَهْدٍ صَافٍ الْحَدِيدِ حَزْمَتُهُمْ

بہات عمدہ تلوار سے میں نے انکو کاٹ دیا ہے

رُوحِي بِرُوحِ الْأَنْبِيَاءِ مَضْمُوحٌ

میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے

أَنَا نَرْجِعُ صَوْنَنَا بِعِزِّهِمْ

ہم انہیں کے گیت کو سروں کے ساتھ گاتے ہیں

قَوْمٌ فَنَوَانِي سَبَلِ مَرْجٍ رَهْمٌ

وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہو گئی

كُومِنَ شَرِّهِمْ أَهْلُكَوْا بَعْنَا دَهْمٌ

بہت شر میں جو وہ اچھے عباد کے ہلاک کئے گئے

وَسَيُزْغَمُ اللَّهُ الْقَدِيرَ أَنْزَفَهُمْ

عزیز خدا تعالیٰ انکی ناکوں کو خاک میں ملا دے گا

الْيَوْمَ فَنَفْرَحُوا بِرَجْسٍ تَنْصَرُّ

آج وہ لوگ نصرت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہیں

قَوْمٌ قَمِيلٌ مَعَ الْهَوَا أَفْكَارُهُمْ

یہ ایک قوم ہے جسکو فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جہک پڑے ہیں

رَحْمٌ مَبِيدٌ لَا كَمِثْلَ بَيْكَا نَهْمٌ

ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ اسکی بیان کی طرح

هَاجَتِ دَخَانَ الْفَتَنِ مِنْ نِيلِ نَهْمٌ

اسوقت کے بعد جو پارلیون کی آگ سو دھوین اٹھے

مَا جِئْتُمْ بَلْ جَاءَ وَقْتُ هَوَا نَهْمٌ

میں آنے پاس نہیں آیا بلکہ آنے کی ذلت کا وقت آگیا

أَهْوَى بِأَسْيَافٍ إِلَى اثْنَانِهِمْ

اور کبھی میں اپنے تلواروں کے ساتھ انکی قتل کیلئے توجہ کرتا ہوں

وَعَصَايَ قَدْ أَفْنَتُ قُوَى ثَغْبَانِهِمْ

اور میرے عصائے اسکی سپاہ کی تمام قوتیں فنا کر دیں

جَادَتْ عَلَيَّ الْجَوَادُ مِنْ فَيْضَانِهِمْ

اور ان کے فیضان کا ایک بڑا امین میرے پر ہوا

أَنَا سَقَيْنَا مِنْ كُؤُسٍ دَنَا نَهْمٌ

ہم انہیں کے پیالوں میں سے پلائے گئے ہیں

وَالْعَمَى لَا يَدْرِي مَنْ مَطْلَعُ شَأْنِهِمْ

اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

وَرَوْا مَدَى غُرِّهِمْ وَأَعْبَانِهِمْ

اور اپنی سیاری کے بعد ذبح کر چکی کاروبار انہوں نے دیکھ دیں

وَبَرِي الْمُهِمِّنَ ذَلَّ دَاخُنَا نَهْمٌ

اور انکی ناک بیداری کی ذلت دیکھا دے گا

وَالْحَقُّ لَا يَخْطُو إِلَى أَذَانِهِمْ

اور سچائی آنے کا وزن کی طرف قدم نہیں بڑھاتی

وَعَفَّتْ نَفُوسُ الصَّدَقِ مِنْ حُطَا نَهْمٌ

اور سچائی کے نقش انکی دیواروں پر مٹ گئے ہیں

لک کلیم رب شان معجب

اے میرے رب ہر یک دن تیری عجب شان ہے

نفی التضرع والبكاء تصبرا

ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہیں

لہم سہم لا یطیش اذ ارٹے

خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا

انزل جنودک یا قدرین نصرنا

اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اوتار

یا رب قد بلغ القلوب حناجرا

اے میرے رب دل خلق کو پہنچ گئے

ان القلوب من الکروب تقطعت

دل مبتلاریوں سے کٹھڑے ہو گئے

ودع العدا جزر السباع ینشئہم

اور دشمنوں کو بھیڑیوں کی بکری بنانا کہ بکریاں در فوج فوج کر رہی ہیں

فانصر عبادک رب فی میلہم

سو تو اپنے بندوں کی انکھ میدان میں مدد کر

ناوی الی الرحمن من رکباہم

اور ان کے سوار دن سے ہم خدا تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں

للحق سلطان علی سلطانہم

اور خدا کا تہر انکے تہر پر غالب ہے

انا لقینا الموت من لقیانہم

کیونکہ ہم انکے ملنے سے موت کو ملے

یا رب نج الخلق من ثعباہم

اے میرے رب غفلت کو انکے سانپ سے بچا دے

فارحم وخلص روحنا من جاناہم

سو رحم کر اور ہماری جان کو انکی دیو سے رہائی بخش

واشف القلوب غزیم وھواہم

اور ہمارے دلوں کو انکی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

واجبہ بطریق المعترض الفتان انه لا یمتنع من الھذیان ویھزی

اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے میں تجب کرتا ہوں جو اس سے باز نہیں آتا اور شرابیوں کی طرح

کمثل النشوان ویقول ان عیسے هو الروح الذی یوجد ذکرہ فی جمیع مقامات

جیسا کہ رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسے وہی روح ہے جسکا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے

القرآن وفی کتب اخری التی ہی من اللہ الرحمن وما هو الا من الکاذبین

اور ایسا ہی دوسری کتا بوں میں بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں جیسا کہ وہ اس عرصے میں سرشار

فاعلموا یا معشر الطلاب انه یسعی الی السراب ولا یخطو الی الصواب ان

بول رہا ہے۔ سو اس حق کے طالب یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کی طرف دوڑتا ہو جیسا کہ پانی نہیں اور حق کی طرف قدم نہیں

فی کلامہ دجل عجیب نفویہ غریب وکذب مبین الایعلم ان الروح نزل علی

اور اسکی کلام میں ایک عجیب قسم کا دجل اور درہم کا دی اور کلام کھلا ہوٹا ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ روح حبیب کہ حضرت

این المفسر من القضاء اذا دنا

تقدیر سے کہاں بہاگیں بیب آگئی

یسون جہا لا برقت لفظہم

جاہلون کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہیں

فلذا یحب مزور اذ یرہم

یہی لئے ایک بکا رنگے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے

ولو انتقدت جمعہم فی دیرہم

اور اگر تو انکے گرجاؤں میں انکی جماعتوں کو پرکھے

ما الفرق بین المشرکین و بینہم

انہیں اور مشرکین میں فرق کیا ہے

یہوی الیہم کل نکس فاسق

ہر ایک ضعیف فاسق انکی طرف گرتا ہے

فی قلبنا وجع وشولک دعائے

ہم کو دل میں اکیلے دو اور انکی ٹھٹھوں کی وجہ سے ایک کا نہا ہے

ما ان اری اثر الدلائل عندہم

میں انکے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا

قد عاث فی الاقوام ذنب شیوہم

انکے طبقوں کے بھڑے نے تو زمین بتا ہی ڈالی

تقریبہم آثار عزم رحیلہم

رات کو اُترا انکی کوچ کی نشانی ہے

عار علی الفطن الزکی طعامہم

ایک دانہ پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کھانا کھاوے

للمر قرب الموزیات جمیعہا

انسان کے لئے تمام موزی جانوروں کا قرب

آلا الی ربّ مزیل قناہم

صرف خدا تعالیٰ کی پناہ ہے جو انکے ٹیلوں کو دوڑ کر گیا

یصبون قلب الخلق من احسانہم

اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہیں

من شیعہ میلا الی مرجاہم

اپنے لالچ سے انکے موتی کی خواہش سے

لو جدت سقطا شیئہم کعوانہم

تو انکے بڑھے کو ایسا ہی ردی پاکیجا مگر انکے خوردنیانے عمر و لکھو

بل ہم بنوا قصر علی بنیانہم

بلکہ انہوں نے تو مشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

لیدیت شعباناً بالحم جفاہم

تو ان کے پیالوں کے گوشت سے پیٹ بھر کے راگزار

من نخزہم خبثاً و طول لساہم

کیونکہ انہوں نے اپنی زبان درازی اور خبثت سے بارہول کو خستہ کیا

اصوب قلوب الخلق من عقیانہم

لوگوں کے دل اپنے سونے کی جڑ سے کھینچ لئے ہیں

حدث فنون الفسق من حدّہم

اور ان کے جوانوں سے طمع طمع کے فسق پہلے

یخفون فی الاحرام جلاظہم

اور اپنی استیون میں بلے سے اسباب باندھ کر چھپا کر ہیں

صاخر الخلق اللہ ماء شناہم

اور خلق اللہ کیلئے ان پورانی شکون کا پانی مضر ہے

خیر لحفظ الدین من قریباہم

اُن کے قرب سے اپنا دین بچانے کے لئے بہتر ہے

وهو ان الرب قال لموسى فاذنل وانا انكلم معك واخذ من الروح الذي

اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ میں اُتر دوں گا اور تجھے کلام کر دوں گا اور اُس روح میں سے جو میں تجھ پر
علیک واضع علیہم ای علی اکابر اُمّتہ وھم کانوا سبعین - وکذلک نزل
ہے اور اُن پر والوں کا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی تھے۔ اور اسی طرح

هذا الروح على جد عيسى ومُرشدة داود وعجی وغیرہم من النبیین - ولا حاجتہ

روح حضرت عیسیٰ کے دادی اور اُن کے مرشد بھی ہر نبی نازل ہوئی اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر اور کچھ ضرورت نہیں

الی ان نطول الکلام ونضیع الاوقات فزید الحُصام فان الخواص من النصاری والعوام

کہ ہم اس کلام کو طول دین اور وقت کو ضائع کریں اور کچھ کو بڑے مادیوں کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتوں کو جانتے

يعرفونه وما كانوا مذكرين فلم لا تشفق ایہما الجہول والغبی المعذون

ہیں اور سنا نہیں ہیں پس اسے نادان کیونکہ اپنی نظر کو پہلی کتہوں میں عین

فی کتابہ ولین ولم لا تقبل النصیحة وتعاذی العقیدۃ الصمیحة ولا تكون

حد تک نہیں پہنچتا اور کیوں نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور نہ

من المسترشدين - نعطیک شہدا ینقذ وتعد والی ستم منع اترید انک

کی راہ پر نہیں آتا ہم تجھے ایک شہد پیاس بھیانے والا دیتے ہیں اور تو ایک تیز زہر کی بیوت دوڑنا کر

تكون من المہاکلین -

تو اسکو پی لے کیا تیرا تمہیکارا رہا ہے

واما كما ظننت ان الله لیسئلی المسیح فی القرآن روحاً من

اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا

الله الرحمن ولا یسمیہ بشراً ومن نوع الانسان فاعجبنی انکم لم لاتألفون من

ہے اور اسکا نام بشر نہیں رکھتا اور مخلوق نوع انسان اسکو قرار نہیں دیتا سمجھے تعجب ہو کہ تم لوگ

الہتان ولم لاتستقیون من خرافات وتنضضون لنضضة الثعبان وما

کیونکہ بتان سے کراہت نہیں کرتے اور خرافات بکھڑے کرتے تمہیں کیوں مشہم نہیں آتی اور اڑا کی طرح زبان

منہ تہین وتغیسون کالسکادی وجدا نا ووجدا ولا ترون غوراً ولا یغدا

عیسے کا نزل علیٰ موسیٰ ونبین آخرین لم یلبس الحق بالباطل کالذی جال الغشا
 عیسیٰ پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا اور ایسا ہی درود نبیوں پر کیونحن کرنا جو طوطا، چڑھیکا، چال اور کھمبہ کی

الا یقرع فی الاغیل متی الاصحاح الثالث - واذا السموات قد انفتحت له فزی روح
 کیا وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہیں پڑھتا کہ کدفعہ اسکے لئے آسمانوں کے دروازے کھل گئے سو اس نے خدا کی
 نازل شدہ مثل حمامہ واتیٰ علیہ ثم اصعد یسوع الی البریۃ من الروح لیجرب

روح کو کبوتر کی طرح اترتے اور اپنے پر اُڑاتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جھگڑ کر طوطا، چڑھیکا، چال اور کھمبہ کی
 من الشیطان اللعین۔ فثبت ان روح القدس نزل علی المسیح کما نزل علی
 آرایا جادے پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس یسوع پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ

ابراہیم واسماعیل الذبیح وغیرہ من المرسلین۔ فائق مر العباد و فکر لطلب
 ابراہیم اور اسماعیل اور دوسری نبیوں پر
 سر خدا سے اور روح الامر کی ڈھونڈنے کے

السلا د عہدہ التحصیل المرشاد و تارک سبل الرقاد وجاہد اهل یکن النازل
 فکر کر مگر اس فکر میں کوشش کر اور نیند کے راہوں سے الگ ہو
 کیا نازل اور

والمنازل علیہ شیئا واحدا کلا بل لا بد من ان یکونا شیئین متغاثرین کما لا یخفی
 اور منزل علیہ ایک چیز ہو سکتی ہے بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغاثر چیزیں ہوں
 جیسا کہ

علی ذی العینین وعلی سائر العقالین۔ فای دلیل اکبر من هذا لاقوم
 عاقلندوں پر پوشیدہ نہیں
 پس منصفوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی

الذین ینتالون الی الحق موجفین۔ ولا یتزلون الصراط لعمین۔ وای فرق فی
 در منصف جو حق کی طرف متوجہ ہو کر دوڑتے ہیں اور راہ کو اندھوں کی طرح نہیں چھوڑتے اور کونسا فرق ان

الروح النازل علی عیسے والروح الذی أعطی موسیٰ کلیم رب العالمین الا
 درود نبیوں ہے جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوئیں
 آئے

تتفکرون یا معشر الظالمین۔ وتسقطون علی المراجیف الکاذبین۔ الا تقرئون
 غالمو کیا تم کچھ نہیں کرتے اور جھوٹوں کے جھوٹ پر گرے جاتے ہو کیا تم

فی التورۃ الاصحاح الحادی عشر و قیل انه قول اصدق القائلین۔
 تورات کے گیارہویں باب میں وہ کلام نہیں پڑھتے جن میں کہا گیا ہو کہ خدا کا کلام میری جاپانی باتوں میں ہے بڑھ کر

واقرب الی الله الاغنی واعلم وافضل من الملائكة اجمعین وخليفة الله علی الارضین

مطہر بنا اور خدا سے یعنی سے بہت قریب ہو اور افضل ہو اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ بنا کر وہ آیت جو حضرت عیسیٰ کی شان میں
واما الایة التي نزلت فی شان عیسیٰ فما تجعله ارفع واعلیٰ ولا اصفیٰ وان کے

نزل ہو رہی ہے سورہ اسکو کچھ بہت اونچا نہیں بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی ہے

بل راسبت منذ ان عیسیٰ روح من الله وسجد العاجز کاشیاء اخری

بلکہ اس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک روح ہیں جیسا کہ دوسری چیزیں

ومن المخلوقین ما سجد ابلیس بل اسوفا ان یسجد نائم وعلیٰ جرہ ذلک الخبیث

خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے جو کچھ اس نے سجد کیا ہے وہ خالق ہے شیطان نے اسکو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو سجدہ کرے اور

ان الملائكة کلهم اسجدوا - وان ادم ابدا الملائكة باسماء سائر الاشیاء ثبت

اس کے انجان ایسا آدم کو تمام فرشتوں نے سجد کیا اور آدم نے فرشتوں کو تمام چیزوں کے نام بتلائے پس ثابت

انه اعلم وستره محیط علی الارض والسماء ولکن عیسیٰ اقر بانہ لا یعلم الساعة

ہو گا کہ وہ ان سے زیادہ عالم تھا اور اس کا علم تمام کائنات پر تھا تاہم حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اسکو قیامت کا علم نہیں کب

واشار الی ان الملائكة قد اقر علیہم واکملوا النقص الطاعة فتفکروا فی هذا ولا تشوا لکون عین

آنگاہ اور یہ بھی اشارہ کیا کہ مائیکل سے علم ان کے افضل ہیں سو اس بات کو سوچو اور اندھون کی طرح مت چلو

ثم اذا نفقت النظر او امتنت فیا حضر فیظہر علیک ان قوله تعالیٰ روح منہ ایشابہ قوله

پھر اگر تو غور سے دیکھے اور مانتا نہ ہو تو میری تحریر سے ظاہر ہو گا کہ اسی عبارت کا یہ قول کہ روح منہ ایسا ہی قول

تعالیٰ جمیعاً منہ فمن الغیابة ان ثبت من لفظ روح منہ الوہیت عیسیٰ لا تقر من لفظ

ہے جو کہ اسکا دوسرا قول ہے - فیرید تعالیٰ کی یہ بات کہ روح منہ کے لفظ سے حضرت عیسیٰ کی خدائی توانا ثابت کرے اور

جمیعاً منہ بالوہیت ارجاع الکلاب والقرود والخنازیر واشیاء اخری فان منطق

جمیعاً منہ کے منطوق اور بیہوش اور سورہوں اور دوسری تمام چیزوں کی خدائی کا

الایة لیشہد علی انہا جمیعاً منہ فمت من الدائمة انکنت من المتعینین وتفکروا یا معشر

اقرار کرے کہ چونکہ منطق آیت کا دلالت کر رہا ہے کہ ہر یک چیز جمیعاً منہ میں داخل ہے یعنی تمام ارجاع وغیرہ

النصارى الیس فیکم رجل من المتفکرین - ولیس بالک ان ترفی فی جوابنا الصوت

ہی کہ جس میں میں نے یہ نام لکھا ہے اگر کچھ شرم ہے اور اسے نصرتی ہو تو میں غور کروں تم میں کوئی بھی غور کرے گا

وَلَا تَخَافُونَهُمُ السَّافِلِينَ - اجعلتم قرۃ عینی کم و مسرۃ قلوبکم فی الامکا ذیب
 کچھ بھی نہیں دیکھتے اور گرگہبے میں گرنے سے نہیں ڈرتے کیا جو ٹھ بولنے میں ہی تمہاری آنکھوں کی
 وطبتہم نفسا بالذاء طلب الحق والقاء جبل الله القریب وکنتم قوما عادیین -
 ٹہنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اس بات پر خوش ہو گئے کہ حق کو چھوڑ دو اور خدا کے رستہ کو جو بہت نزدیک ہے ہیکھ دو
 ویل لکم انکم سقظم علی ذمۃ واعرضتم عن روضۃ بل ترکتم شجرۃ واکثرتم مرداء
 تمہارے انوس کو تم ایک مزید پر گرے اور بلوغت سے گناہ کیا بلکہ تھے رختوں والی زمین کو چھوڑا اور ویران
 ونزلتم عن متن الرکوبۃ واستقرتم طریق الصعوبۃ وقفتم اثر المبطلین -

بے رخت زمین کو اذیتا کر کیا اور سواری سے تم اتر بیٹھے اور غراہی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطن پرستوں کے پیچھے لگ گئے
 وانکم تمظنون ان القرآن صدق قولکم واعان وقال

اور اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہیں مدد دیتا ہے اور

فی شان عیسیٰ روح و قبل انه خرج من لادۃ فسا هذا الجہل صریح و وہم قیہ و خطاء

عیسے کے بارہ میں کہہ رہے کہ وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کرنا ہے کہ وہ اس کو ظاہری خیال تھا را صریح جہل

مباین - ثم ان فطران خوالہ تعالیٰ روح منہ یزید شان ابن مریم و جعلہ ابن اللہ

خطا ہے - پھر اگر ہم فرض کر لیں کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان پر آجی اور اسکو ابن اللہ اور بلند تر ٹھہرا کر

واعلیٰ و اکرم فیجب ان یکون مقام ادم ارفع منہ و اعظم و یکون ادم اول ابناء

سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت یح سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم

رب العالمین - فان فی شان ادم بیان البر من شان عیسیٰ فتفکر فی ایۃ نفخ الہ ساخند

ہی ہو کیونکہ حضرت آدم کی شان میں حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے سو عقلمند کی طرح لفظ فقوالہ صحت

وتدبر کادلی المنہی و فکر فی لفظ خلقت بیدی و لفظ عسرتہ و نفخت فیدہ من روحی

میں غور کر اور پھر اس لفظ میں غور کر جو خلقت بیدی اور سویتہ اور نفخت فیدہ من روحی ہے

والفاظ آخری لیظہر علیک جلالۃ ادم و شانہ الاعلیٰ فان منطوق الایۃ یدل

اور دوسرے لفظوں کو بھی سوچنا کہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ منطوق آیات کی بات ہے کہ

علم ان روح اللہ نزل فی ادم و نزل اجل حتی جعلہ مسجودا للملائکۃ و مظهر تجلیات

روح اللہ آدم میں آنا ہوا اور وہ آنا بہت روشن تھا یہ بات ہے کہ آدم لایک کا مسجود گاہ تھا اور تجلیات علمی کا

الحاشیہ متعلق صفحہ ۵۵۔ اور الحق الحصة الاولى

وانا نرى ان تكتب ههنا بعض مقالات هل الاراعوا اهل الدهاء في تصانيف

اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھیں جو انہوں نے
 عماد الدین فنکتہ باعبار اتم الاصلیة فی اللسان الہندیۃ یعنی اردو ناظرین
 پادری عماد الدین کے بارے میں تحریر فرمائی ہیں سو ہم انہیں کے عبارات نقل کرتے ہیں
 من سألہ عقوبة الضالین المطبوعہ فی نصرۃ المطابع دہلی فی ردھلیۃ المسلمین
 جو رسالہ عقوبت الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع دہلی میں درج ہیں اور عقوبۃ الضالین وہ رسالہ جو اکابر

وہو ہذا یا معشر المنصفین -

نے ردھلیۃ المسلمین میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے -

رائی ہندوپر کاشل سر و آفتاب پنج لاپور کہ ان دونوں اخباروں کے مالک اہل ہندو ہیں

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر میں پادری کا کام کرتے ہیں وہیں کے اخبار ہندوپر کاش جلدیگر
 مطبوعہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۷ء صفحہ ۱۰۱ میں جو امرتسر کے اہل ہندو کی طرف سے جاری ہو لکھا ہے کہ پادری عماد الدین
 امرتسر کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ اور غیرہ سے مراد ہدایت المسلمین (کچھ اُس کتابت شورش انگریزی میں کہتر
 نہیں کہ جس نے بی بی کے مسلمانوں اور پارسیوں کے صد سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے تبدیل کر دیا -

اور دونوں کو ایک لخت ہلاکت کا منہ دکھایا یہاں پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایت المسلمین اور
 تفسیر کاشفات امن عامہ کے خلل اندازی میں کسل کا کام دین پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہیں یادہ کچھ
 سمجھتے نہیں اور صرف مسلمانوں کا انگریزی گورنمنٹ کے دل بھاڑنے کی غائی تصنیف کی گئی ہیں اگر فرض محال وہ سارے
 الزامات سچ بھی سمجھ جائیں تاہم پچار سے پادری صاحب کے کام تعزیرات منہ کی دفعہ ۴۹۴ کے اعتراض سے محفوظ ہیں
 کیونکہ ہمیں ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیت سے موانعت نہ کیلئے شرط ہے - مندرجہ بالا فقرے ہمیں اخبار آفتاب پنجاب
 جلد نمبر ۲۰ سے انتخاب کی گئی ہیں جس بنا پر اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اس سے صرف متن
 فقرہ کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور خوشکایت صاحب برصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارے

وانه لا یفرق کلام الموت فان مثل الکاذب کخزیر و لا قرار له عند
 نہیں ہے اور کہیں ممکن نہیں جو تو ہمارا جواب دے سکے اگر وہ اسی فکر میں رہا کیونکہ چوڑا آدمی ایک گیند کی طرح گروں میں تہا جو اور چون

الصادقین -

کے سامنے اسکو تڑاؤں ہیں -

ومن اعتراضات هذا الخائن الضمین انه ذکر فی توزینہ الذی

اور اس خمیل خیانت پیش کے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب توزین میں

هو عش الشیاطین - ان وحی القرآن کان من الشیطان وما کان من الروح

جو شیاطین کا اشتہار ہے یہ لکھتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کی طرف سے تھی اور الامین کی طرف سے نہیں تھی

الامین داو لفظ شدید القوی و لفظ ذو ممرۃ بالغت و اتباع الہی

اور شدید القوی اور ذو ممرہ کے لفظ کی اس نے ہوا پرستی کی وجہ سے تاویل کی ہے اور

و بتاویلات جدیدۃ و مکائد عظمیٰ و اذی قلوب المؤمنین - و کذا لک ترک

تاویلات جدیدہ اور فریبوں سے کھوکھرا کچھ بنایا ہے اور مسنون کے دل کو دکھایا ہے - اس طرح اس نے

المحیاء و دق الارعواء و حسب افضل الرسل کالمجنون - و تنبأ عن الحق تباعد

حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان کیا کہ نوح و اسد کو جو کما آیت تبار او حق سے

الضبت من النون و عا د المصلحین اللامین - و اعترض علی افصاحتہ صحف اللہ

ایسا درجا پاڑا جیسا سناؤنگ زین میں تھی جو چالیس میں تھی جو درستی جو ادبیک کاموں کے حامی مصلحوں کی دشمنی تھی

القرآن و بلاغۃ جبل اللہ الفرقان ظلماء و زور لیرضی قومًا بول مع انہ کان

کی اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتوں کو ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہ شخص

الجماہلین العین - و اللہ انہ جہول لا یعلم لسان العرب و طرق بیانہ و لیس

جاہل اور اندھ ہوں کی طرح ہے اور کچھ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچھ ہی واقف نہیں اور سوا زبان درازی

فیہ جی ہر سوئی حصائد لسانہ و لا جل ذالک لایوجد فی کتبہ شی مغیر

اس میں کچھ ہی جو نہیں اسلئے اسکی کتابوں میں بغیر گالیان اور کجواکس کے کچھ ہی نہیں اور یہ تو اس سے نہ ہو سکا

ستہ و ہذا نہ و ما وسعہ کتمان الحق و غلطیۃ الاولی الا حق فضل کا بعد الی التو

کحق کو پوشیدہ اور اس میں کچھ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہو کر دشمنوں کی طرح توہین کی طرف دوڑا

وما قرعنا كتابا اغيظ من كتبہ وما رتبنا عذابا الا لمن عجب كذبه وما سمعنا
اور پہنچے کئی ایسی کتابیں پڑھی جو اسکی کتاب سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اسکو جھوٹ
سبأ البر من سبہ ولا خبا لخبہ فنادی الی اللہ من جبہ وھو خیر الناصرین
سے زیادہ ہو اور اسکی گالیوں جیسی کسی کی گالیاں نہیں مینیں اور اسکے فریبوں جیسا کسی میں فریب کچھ پائل کچھ متیر
ونوع بہ من غوائلہ ونشکو الیہ من رزائلہ وما نری ان ینزع عن الغی بغیر
ہم خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لیجاتے ہیں اور وہ سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی ملاوٹ ہم اکی پناہ لکھتے ہیں اور اسکی بددیوئی
الکی وکذا لکی نت سیر المفسدین

ہم اسکی طرف سے پناہ لیجاتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ شخص نے کس غی کے اپنی گمراہی سے باز آجائے۔ اور مفسدوں کی یہی خصلت ہے کہ انکی

قد صدق فیہ اخوہ الخفی والود والولی القسیس رجب علی

اور اس کے بارے میں اسکے بھائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ کہا

قال قد صنف المصنف اعدا الدین کتابا فی رد الاسلام وانشاع دلائل التثلیث
قول ہے کہ جسے ہمارا بھائی عماد الدین اسلام کے رد میں کتابیں تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلائل شائع کئے
فی الخواص والعوام فما کانت دلائلہ مجموعۃ الباطیل بعیدۃ من تنقید الدلیل
سوائے سب سے کہ وہ دلائل مجموعہ الباطیل تھیں اور ان میں کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی یہی بہت
ند منا غایۃ الندامۃ وصرنا ہدف الملامۃ وما وسعنا بعدھا استغیاء ان نری
ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹھہر گئے اور بعد اسکے ہم اسے شرم کے ایسے ہو گئے کہ اس قابل نہ ہو کہ مسلمان کو
وجوہنا المسلمین۔

اپنا سہم نہ دیکھا کہیں گے

واما استدلالہ من لفظ شدید القوی علی الشیطان ودھم

مگر اس شخص کا شدید القوی کے لفظ سے شیطان پر استدلال بکڑا اور یہ دھم کہ نہ کہ شدید القوی

القوی کلہ لھذا السحران لا للہ ولا لملک الرمان فلا جمل ذلک خص ہذا الاسم فالقرآن

اسلام قرآن میں شیطان کا نام جو کہ نام تو تین ہی پڑھے کو مل میں نہ خدا تعالیٰ کو اور نہ اسکے کسی ارشتہ کو مل میں سو ہم اسکو اس

فلا نفہم سہلۃ الاقاویل ولا نجد فیہا راۃ من الدلیل فلعلہ کذلک قراء فی الاعمال

قول کا بہت نہیں بہتر اور ہم اس میں کسی دلیل کی بونہیں پاتے پس اسے شاید اس طرح انجیل میں پڑا ہے

کرتے ہیں بلحاظ ملکی مصلحتوں کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ اسکی تصانیف سے جسکا حوالہ اور درج ہے بلاشبہ امن میں
غلل پڑ سکتا ہے اور وہ کچھ عجیب دھنک سے مرتب ہوئی ہیں کہ جنکو فی الجملہ شراستہ انجیر ملکہ شریف نے لکھا ذرا ہی غیر حق یا
نہیں ایسے ایسے ملکی شور و مشہ کے حقیقین جو اس قسم کی کتابوں سے پیدا ہوتا ہے بقول قائل نگار موصوف کے سر کا
کی طرف سے مناسب انتظام لایا ہے۔ ہم بتلا سکتے ہیں کہ دانشمند گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات میں دخل دیا ہے چنانچہ
اسی ہندوستان کے اتھ لارڈ وائسے صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۸۹۷ء میں ہندوؤں کی رسم جل پردا کو
حکام بند کر دیا اور ۱۹۰۲ء کے انڈلارڈ ولیم ہنگام صاحب گورنر جنرل نے سٹی کی قدیم رسم کو قانون مرتب کر کے
موقوف کر دیا۔ گورنمنٹ اس بات کو معلوم کر لے کہ کیوں ہندوستان کے مسیحی مصنفوں میں سے تمام لوگ
پادری عماد الدین کو ہی انجمنٹ ناکرتے ہیں اسکی یہ وجہ ہے کہ وہ ہی بی چاہتا ہے کہ سیری تالیفات کی عام لوگ نہ ہی
ولولہ میں آکر اور حرارت سے مغلوب ہو کر بے ادائیاں کریں اور سکالر میں مفید شمار ہو جائیں۔ ہم نے سنا ہے کہ جناب
ٹریکٹ سوسائٹی کی پبلشنگ کمپنی نے شورش انجیرنگ کے دوسرے حصہ کو اسوجہ سے نا منظور کر لیا ہے کہ اس میں پہلے
حصہ سے زیادہ دشمن باتیں درج ہیں اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا انتہی تمام ہوئی عبارت ہندو پرکاش کی۔

پادری صاحبوں کے شمس الانجمنٹ لکھنؤ مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء نمبر ۱
جلد ۱ باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نیاز نامہ جسکی مصنف صفحہ علی صاحب بہادر مسیحی
اکر اسٹنٹ کٹر ضلع ساگر ملک متوسط ہند میں عماد الدین کے تصنیفات کی مانند نفرتی نہیں کہ جس میں
مکالمات لکھی ہوئی ہیں اور اگر ۱۹۰۷ء کے مانند پرفر ہوا تو اسی شخص کے بد زبانوں اور بیہودگیوں سے
ہوگا۔ جب ان کو باہر ہند رہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور شن میں ستر روپیہ باجواری اور کوٹھی ملے جسکے
اعلے کے اندر چاہیں تو تیل نکالنے کا کہو لو ہی بنا لیں۔ ایسے لاپھون کو کیا کہنا چاہئے۔ انتہی۔

بیسہ نقل کا اصل

من عبر كالجبان الذليل ولما المسيح فسمى افضل صحابته شيطانا في الانجيل فانظر الفرق بينهما

حضرت عمرؓ کا ایک نامزد لیل کی طرح پہنکتا ہے لیکن حضرت مسیحؑ نے اپنی برکت صحابی کو شیطان مایا پس عدل کے خوف سے دیکھ کر ان دونوں باتوں میں

خفا سے الگ رہ کر الجلیل لا تادری سبل الشیاطین ثم اذا كانت القوة كله للشيطان فما

کس قدر فرق ہے اور شیطان کی راہ کی طرف مت دوڑ پر جبکہ تمام قوتیں شیطان کیلئے ہی ٹھہری تو

بال الحكم الضعيف الذي ماله قبل هذا الشرحان بل تبعه كالمغلوب والمحتاج

تمہارے اس کمزور خدا کا کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کر سکا بلکہ ایک مغلوب اور محتاج کی طرح آنسو پیچھے

ذی الكرب وقاده الشيطان بكر عجيب ودعا الى اغراء غريب والعجائب مع

آگ گیا اور ایک کمزور شیطان نے اسکو کہنچا اور ایک عجیب و غریب کی طرف اسکو بلایا اور تعجب کہ وہ باوجود

دعاوى الاوهية وادلال الابنية تبعه بحسن الظن وما فهم انه حول قلب ودعا

خدا کی دعا سے اور ابن العبد ہو گئے ناز کے پیچھے لگ گیا اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور متغی ہے اور اسکا وعدہ

برق متلب وهو ثلث الكاذبين - وانتم تعلمون ان اليهود كانوا يقولون ليسمواك

برق بے باران ہوا اور وہ چھوٹوں کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہودیج کو کہا کرتے تھے کہ تو خدا تعالیٰ کی طرح

بآتري الخوارق من الرحان بل من الشيطان ومعك شيطان من الشیاطین -

سے نشان نہیں دکھاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے

ثم ان كان هذا هو الحق اعنه اذا فرضنا ان القوة كله للشيطان الذليل فما جاء

پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس صورت میں

في الانجيل بمآل التفصيل ان يسوع رجع بقوة الروح الى الجليل لا يكون جميعا بل

انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہوگا جو یسوع گلیل کی طرف روح کی قوت سے گیا تھا بلکہ

كذابا صريحا وتخريف المحرفين ويكون المراد من الروح شيطانا من الشیاطین -

کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد شیطان ہے۔

ثم انك ظننت ان القرآن ليس في بلاغة الى حد الإعجاب

پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں

بل يوجد فيه راحة التكلف والا وتماز ولا يميز رقيق اللفظ من الجزل والحج

بلکہ اس میں تکلف اور اضطراب کی بو بھائی جاتی ہے اور وہ ہزل اور رقیق لفظوں سے غالی نہیں

واستنبط من قصۃ ابلیس اذا اتی المسیح کالفیل وقاده بقوا العظمی الی الخ
 یاں خیال کو یہ کہ اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان باہمی کی طرح اسکے پاس آیا اور ایک بڑے قوت کے ساتھ کھیل
 جبال الجلیل وخریہ بالابطیل وما استطاع المسیح ان یمیل الیہ من قریۃ
 کے ایک پہاڑ پر اسکو لگایا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اسکی آزمائش کی اور مسیح سر پہ نہ ہوا کہ اسکی طرف جانیں اپنے تئیں روکتے
 ولا یغضو الی طوحہ ویاخذ بفودہ ویزیل لظاہ یجیء کابل مشی تلوا کالضعفاء
 اور ان کے پہاڑ کی طرف قدم اٹھا دے اور ان کے سر کو کھٹ لے اور اپنے تہنہ سے اسکی آگ کو بوند کرے بلکہ مسیح تو ان کے پیچھے
 المستضعفین فان کان مبدء الوہم هذا الخیال کما فی احوال فلا منکر واقعۃ
 کمزور دن کی طرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل موجب یہی خیال ہے جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے بچنا
 المسیح ونی من بہ کلام الصمیم ونقر بان شیطان لک المسیح کان شدید القوی فلان المسیح
 نہیں کرتے اور امر صمیم کی طرح اسکو مان لیتے ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسی ہیج کا شیطان درحقیقت شدید القوی ہی تھا
 قاده الی جبال علی وقال اسجد فی اخطیک دولۃ عظمی وملکا لایسلہ وطع فی اخطیک
 اسی وجہ سے تودہ اسکو پہاڑوں کی طرح کینچ کر لگایا اور کہا بھجی سجدہ کر تیرے دولت اور بڑا ملک۔ دو ٹوکا اور ایک ضعیف
 ضعیف غریب ووثب علیہ کذب رعیب وما ترکہ الا الی حین ولفظ الحین
 غریب آدمی کے ایمان میں اس نے طع کی اور حرص کیوں۔ سے بیٹھ کرے کی طرح اس پر طع کیا اور پھر اس سے دوبارہ آئینہ
 موجود فی الخیال لوقا بالیقین فلینظر من کان من المرتابین۔ ولا شک ان الشیطان
 ارادہ رکھ کر دور بھڑکایا اور حین کا لفظ آئینہ لوقا میں بالیقین موجود ہے جسکا جی جا رہے وہ کہنے اور کچھ شک نہیں کہ جب شیطان
 اذا اتا بعد زمان فعلم التثلیث عند لقاء ثان واهلک الہا لکین لان اللقاء
 دوسری مرتبہ آیا تو اسے تثلیث سکھائی اور مرنے والوں کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ
 من مواعد الشیطان اللعین واما قیاسہ علی افضل الرسل وخیر الانبیاء فقہ
 اناس شیطان کا وعدہ تھا اگر مسیح کے شیطان شدید القوی کا قیاس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس
 مع الفارق وبعید عن الحیاء وقد قال نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمر القیک الشیطان
 مع الفارق ہے اور ایسا قیاس جیسا ہے بعید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد کو کہا تھا کہ اگر شیطان
 فی نجاتی الاسلامی فجاہد فجاہد وثبت من هذا الدلیل ان الشیطان یفر
 تہہ کہ کسی راہ میں ہا دے تودہ مسخر راہ اختیار کرے اور بچنے سے ڈرے۔ اور اس میں تو ثابت ہوتا ہے کہ شیطان

وبلغنا الدھر وکان مدار تفاخرهم علی غریب البیان ودر درہ وثمار الکلام وذرہ
 اور بلغا دھر تھے اور نہجے باہم فکر کیا مارفج اور باب و اب تقریر وں پرتھا اور نیز کلام کے پہلوں اور ہولوں
 وکانوا یباضلون بالقصائد المبتکرة والخطب المحبرة وکانوا یلزم ان یتکلموا فی
 پرنا کر تے تھے اور انکی لڑائیاں نو ایجاد تصیدوں اور پاکیزہ خطبوں کے ساتھ ہوتی تھیں مگر ان کو لطائف عیسے
 اللطائف الحکیمۃ وما مست بیانہم راحة المعارف لا لہیۃ بل کان مسح افکار
 میں بات کریمیا سلیقہ نہ تھا اور ان کے بیان کو معارف الہیہ کی بڑی نہیں پہنچتی تھی بلکہ انکے فکروں
 الی الامیات العشقۃ والاضاحیک الملهیۃ وما کانوا علی ترصیع مضامین الحکم
 کا چرگاہ صرف عشقیہ شعروں اور ہنسیوں اور فاضل کرنیوالے بیتوں تک تھا اور مضامین حکمیہ کے مرصع نگاری
 قادرین وکانوا قدر من سنان علی انواع النظم والتثر ولطائف البیان
 عمدہ قادر نہ تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور نثر اور لطائف بیان کے شائق تھے
 وسلموا وقلوا فی الاقران وکانوا اهل اللسان وسوابق للیادین - فحاططہم
 اور اپنے ہمنسو نہیں مسلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور میدانوں میں سبقت کرنیوالے تھے - پس خدا انکے
 اللہ وقال ان کنت فی سرب مما نزلنا علی عبدنا فا تو اسبوقہ من مثله وان
 انجو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کلام میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو تمہیں کوئی صورت اسکی نہ بنا کر
 لم تفعلوا ولن تفعلوا فا تقوا النار الی وقودھا الناس والحجارة اعدت للكفر من
 اور اگر بناد سکو اور یاد کر کہو کہ ہرگز بنا نہیں سکو گے سو اس آگ سے ڈرو جو کہ زمین اور آسمان میں اور وہ آگ فرود کرنے لگی کہ
 وقال قل لان اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لایاتوا بمثله
 اور فرمایا کہ اگر تمام جن و انس اس بات کیلئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنالادیں تو ہرگز نہیں لاسکیں گے
 وکان بعضهم لبعض ظہیرا - فجعل الکفار عز المقابلة وولوا الدبر المغلوبین -
 اگرچہ ایک دوسرے کی مدد ہی کریں پس کفار مقابلہ سے عاجز آگئے اور مغلوب ہو کر ٹھہرے ہیں پس ظاہر
 ولما عجزوا عن المضال فی البیان ما لوالی السیف والسنان متقدمین محتاجا
 اور جب عجز و شوق تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آگئے تو شرمندہ اور غضناک ہو کر تلوار و نیزہ کی طرف چمک گئے
 وکثیر منهم اسلموا نظر اعلیٰ هذه المعجزة کلید بن رسیۃ العامری صاحب المعلقة الرا
 اور بہت سے انہیں سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کر کے ایمان لائے جمیع کلید بن رسیۃ العامری جو مطلقہ باب کا مصنف

من الهزل وفيه الفاظ وحشية وكلمات اجنبية وليس بعربي مبين

اور اس میں وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہیں اور فصیح عربی نہیں

اما الجواب علم ان هذا القول منك ومن امثالك اعجب العجائب واعظم

سوال میں تیسرا جواب کہتا ہوں پس جان کہ یہ قول تجھ سے اور لوگوں سے جو تیری مانند ہیں نہایت عجیب ہے

الغرائب ولا يرضى به احد من المنصفين - لا تعلم يا مسكين انك رجل من

اور کوئی منصف اس سے راضی نہیں ہوگا۔ اے مسکین تو تو نادانوں میں سے ایک نادان

اجہال وما تدري الامكان الضلال ولا تعلم اساليب العرب وطرق بلاد

آدمی ہے اور سمجھ کر ایسی کے فریوں کے اور کچھ تجھے معلوم نہیں اور تجھ کو کچھ بھی خبر نہیں کہ سان عرب کے

المقال بل اظن انك تعرف حرفا من العربية فكيف اجترأت على هذه الغرض

اسلوب کیا ہیں اور ملاحظت کی راہیں کونسی ہیں بلکہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو عربی کا ایک حرف ہی نہیں جانتا پس کیونکر

الكرمية اتصل ايها الجاهل الكاهل على الذي انعم اكا بر بلغاء الزمان وام تحب

تو نے اس آواز کردہ پر جرات کی اے جاہل کابل کیا تو اس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑی بڑے بلند زمانہ کو سبک کر دیا

على فصحاء اهل اللسان وخضعت له اعناق الادباء وامن به فواغ الشعراء

اور زمانہ کے مشہور فصیحوں پر اپنی محبت پوری کی اور ادیبوں کی گردنیں اس کی طرف جھک گئیں اور شعراء میں سے بڑی بڑی زبان

وجاءوا خاضعين مقربين - اعنت اسبق منهم في معرفت مواد الاقاويل وتميز

اُس پر ایمان لائے اور اتراوی اور فروتن ہو کر اس کی طرف رجوع کر لیا کیونکہ ان کی شناسائی میں تو ان سے بڑھا ہوا ہے اور صحیح اور غیر صحیح

الصحيح من العليل وانت من المجنونين - لا تعلم انهم كانوا اهل اللسان وقد عذروا

میں فرق کرنے میں تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریب کی

بلبان البيان وكان يصوبون القلوب بافانين العبادات وملح الادب نواد

دودہ سے پرورش یافتہ تھے اور رنگارنگ عبادت اور عجیب اشارتیں دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور ان کو چون میں

الاشارات وكانوا في هذه السلك وعلم محاسنها من المأهرين السبت تعلم ان

اور علم محاسن بیان میں ماہر تھے کیا تجھ کو معلوم نہیں

القران ما ادعى اعجاز البلاغة الا في البلاغة فان العرب في زمانه كانوا فصحاء العصر

القرآن نے اعجاز کا دعویٰ نہ کیا تھا بلاغت کا دعویٰ نہ کیا تھا بلکہ عرب اس زمانہ میں فصحاء العصر اور

فانہ ادھر تک الاسلام و تشرف بہ واری الاخلاص التام موات سنۃ احدی

اس نے اسلام کا دانا پایا اور شرف بسلام ہوا اور پورا قلعہ دکھایا اورین اکتالیس میں فوت

وامرین۔ وکذا لکثیر منہم اقرؤا یا ان القرآن ملوم العبارات المہذبۃ

ہوا اور اس طرح بہتوں نے انہیں سے قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کو قبول کر لیا اور انفراد کر لیا کہ حقیقت

والاستعارات المستعذبة والافانین المستطحة والمضامین الحکیمة الموشعة بل من

قرآن عبارات پاکیزہ پراد شیریں بھارت سے لالہ مال اور میخ تقریروں اور آراستہ اور کیسے مینوں کو بہرا ہوا ہے بلکہ

امعن منہم النظر فسیح الی الاسلام وحضر ودخل فی المؤمنین۔ فلکان

جن میں سے نظر غور کی سورہ اسلام کی طرف دوڑا اور ایمان والوں میں داخل ہوا۔ پس اگر قرآن فصاحت اور

القرآن متدرجاً من اعلیٰ مدارج الکمال فی فصاحتہ للمقال وبلاغۃ الاقوال کما

بلاغت کے اعلیٰ مدارج سے متزل ہوتا تو مخالفوں پر بات بہت آسان ہو جاتی۔

الامر اسہل علی الخالفین۔ وقالوا ایہا الرجل ان الکلام الذی عرضت علینا

اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اسے مرد جو کلام تو نے پیش کی ہے اور

والحدیث الذی آتینہ لدینا لیس بفضیح بل لیس بصحیح ولا عجب فیہ غیر المعاد والمطو

جبات تو لایا ہے وہ فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح ہی نہیں ہے اور اس میں معانی مطرودہ

الموارد الکلام الرتیق وما جئت باطیب لعلی فیہ الفاظ کذلک اذ انک استطقت کلامک باقت

الموارد پاؤ جاتے ہیں اور اس میں الفاظ رتیق موجود ہیں اور تو نے اپنی کلام میں غلطی کی ہے اور مطالبے

عن مرأیک ولست من المجیدین۔ فلا حاجة الی ان تأتي بمثلہ من الاقوال وتنوازن

دور جا چکا ہے اور کوئی سخت تیری کلام میں نہیں کہ اس میں تو ایسے ایسے لفظ ہیں پس کچھ حاجت نہیں کہ ہم انکی کوئی نظیر

فی المقال ونقادی حد والمعال فالیک عنایت و تحاف واترک الاوصاف فان کلام

بنادین یا اس سے نسل بنیل مقابلہ کریں ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی ترغیبن چھوڑو کیونکہ تیرا کلام

سقط عند الادباء المشہورین کلفہم اللہ اھربین لکنہم ماسر و اذک المسری وما قد حافی هذا الذکر

مشہور اور یوں کے نزدیک رومی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہیں چلے اور اس دعوے میں انہوں نے کچھ بھی قوی

بل قبلوا اعلیٰ من انہم بلاغتہم عجبوا لعلوشان فصاحتہ وقالوا ان هذا الاسلام میں

نہیں کیا بلکہ انہوں نے ان کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور انکی عظیم الشان فصاحت پر تعجب میں نہ آ سکتا تھا

قفلت ان كنت تزعم انك تعلم العربية فارنا مهارتک لادبیه وغن نقص عليك
 پس میں نے کہا کہ اگر تیرے گمان کرتے کہ تو عربی جانتا ہے تو میں اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کہی بان میں تم کو
 قصہ فی لسان فترجمہ فی العربیہ یا حسن بیان انکنت فیہا من المأثرین سوان
 سنائیں گے اور تمہارے جواب ہوگا کہ تو اسکی عبارت کو عربی بنا کر دکھلاؤ پھر ہم تمہاری بزرگی کے اتاری ہوئے
 ترجمت فلت خمسون روبیہ انعاماً ثم نقر بفضلک ونکراتک اکراماً وغضبتک
 اور تیری تعظیم کریں گے اور تم کو بتوخرنا ضلوع میں بھی تسلیم کریں گے۔

الفضل المملک للتریدین۔ ولكنک سکت کالانعام وما ملت الی الانعام وما
 مگر تو چار باتوں کی طرح چپ ہو گیا اور انعام لینے کی طرف رخ نہ کیا اور تو
 بکلمة الخیر والشرخ فامن هتک الستر وفضوح الحصر فثبت انک غی قصیر
 جواب میں چپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہنا نہ بد کہنا کہ اس میں تیری پرورداری اور رسوائی ہی پر ثابت ہو کہ تو ایک غی
 الرمن وما اصابک حظ من اللسن وما حوصت فی الانعام لانک کنت جاهلاً
 کم ہندو آدمی ہے اور تمہارے زبان عربی سے کچھ بھی حصہ نہیں اور تو نے انعام لینے کی طرف رغبت نہ کی کیونکہ تو
 کالانعام وما کالانک حظ من العربیہ بل انکنت من الماسین فطعمت طعمی انک تعلم العربیہ ولا
 ایک ماہل چار باتوں کی طرح تھا اور علموں میں نہیں تھا۔ پس میں نے طعمی علم کے ساتھ جان لیا کہ تو زبان عربی بالکل نہیں جانتا
 تستطیع ان تفتقر فی مساکم ان تفضلت فی سبلها ووسککھا وما فیک لاجحة لاسع لاجیم فم واسع
 اور تمہارے طاقت نہیں کہ اس کے کوچوں میں چل سکے اور اسکی تنگ راہوں میں گذر کر سکے اور تمہارے تو صرف پیش پیش ہندو
 فلا تفحص ولا تعل یا اسفل السافلین۔ اعنت مع جہاک هذا تفدح فی القرآن
 اور ایک طور پر یہ علم وسیع کے میں ہیں تیری پاس نہیں ہے پر تو ای اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا کیا تو باوجود ایسی اہل انانی کے ترقی
 وترس علی کتاب فی فصاحتہ نوع الانسان ولا ترى صورک ولا تنظر الی مبلغ
 جج قدح کو آج اور اس کتاب کی عیب ڈھونڈ رہا ہے جسکی فصاحتہ نوع انسان کی فصاحتوں پر غالب گئی اور اپنی شکل کو نہیں دیکھتا اور اپنے
 علمک یا مضیع العقل والدین۔ وان کنت تخسب نفسك شیئاً من الاشیاء
 انوار علم کی طرف نگاہ نہیں کرتا ای میں اور عقل کے شمس یہ تو کیا کرتا ہے۔ اور اگر تو اپنے فکر کو کچھ خیر سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہو کہ تو بہت
 ولظن انک من الادباء فانما قمت لاستبداء عن ذک واستشفاف فندک
 ایک ادیبوں میں سے ہے پس خبردار ہو جا کہ تیری بہتری کی آگ بھالنے کے کو میں کھڑا ہو گیا ہوں اور تیری تلواریں

القوم استعملوها في النظم والنثر من غير مخافة اللوم مختارين غير مضطرين - فلما كان
 شیرین معلوم ہوئے اور انہوں نے انکے استعمال اپنے نظم اور نثر میں جائز رکھے جو اور کسی ملامت سے ڈری ہوں اور کسی اضطراب
 مدرس البلاغة على هذه القاعدة فهذا هو معيار الكلمات الصاعدة في سماء البلاغة
 وہ غافل استعمال کئے ہوں پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ ان عبارات میں کیلئے معیار جو فصاحت کے آسان
 المرادة فلا حرج ان يكون لفظ من غير اللسان مقبولا في اهل البيان بل ربما
 پڑے ہوئے اور بلندی میں گج رہے ہیں پس اس بات میں کچھ بھی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر لغا نے اس کو
 يزيد البلاغة من هذا النجم في بعض الاوقات بل يستعملونه في بعض المقامات فيلذون
 قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو سب اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات میں
 به اهل الافانين - ولكنك رجل غمر حبول ومع ذلك معاند عجول فلا جعل ذلك
 اس طرح کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیج اور نیکیں سمجھتے ہیں اور قفن عبارت کے عشاق اس سوزت آہٹانے میں مگر تو قوائے مقترض
 ما تعلم شيئا غير حدثك وجمالك وما تضيع قدما الا في دحالك ولا تدري ما لسان العرب
 ایک غبی اور عاجل ہے اور باوجود اسکے تو بلبلانہ اور دشمن حق پر اسی لئے تو نیکیر کہنے اور چل کے اور کچھ نہیں جانتا اور نیکر گٹھ جو کے
 وما الفصاحة ولا قصد لمنك الا الوقاحة وما القنت لا سب المظهرين -
 لکھی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تو نہیں جانتا کہ زبان عرب کی شہ ہے اور حشاکے کہتے ہیں اور سر جیائی بہترین جزا اور کوئی لیا اور تکرار
 فاترك ايها الغافل سيرة الاشرار واسمع وانظر وجمالك في
 سوائے غافل شریروں کی حوصلت چھوڑ دو اور کچھ شرم کر اور زردہ اپنی منہ کو لکھو کے شیشہ میں دیکھ
 مراة الافكار هل قرئت شيئا في مدح عمرك من فن الادب او عرفت في طرق افانين
 کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑا ہے یہ رنگینی عبارات کے نشیب فراز تجھ معلوم ہیں
 الوهد والحارب او الفت قطعين كلمتين ونظمت بيتا اويتين فان ادعيت فاقمت
 یا کہی تو نے دو عربی کلون کو جوڑا یا ایک دہیت بنائے پس اگر تو دعوے کرے تو اس کا
 ببرهان مبين - وانت تعلم اني خاطبتك في البراهين اذ صلت على القرآن والذ
 شخص پیش کر اور تجھ معلوم ہے کہ میں نے براہین میں بھی تجھ کو مخاطب کیا تھا کیجئے تو ذرا شریف پر
 المتين - وما كان خطابي الا لئلا يدي على الناس جمالك الشديدا وذهناك البليد
 لحدیث اسلام پر چل گیا تھا امیر کو مخاطب کرنا صرف ایسے ہی تھا کہ تاخیر کنندہ میں اور سخت جہل ہونا لوگوں پر ظاہر کر دین

درستی کلام ہے اور اگر کوئی غلطی ہو تو اس پر توجہ فرمائیے

احفی المتعالت البلفاع فان اتسعت الادب فليس العجب ان تقول احلى وافصح مما
اولی التعالت راکی نظیر بنانے کیلئے کافی ہے یہ لگے تو فن ادب میں وسیع مہارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ
الی سبع مع انک تولف بتائید جموع لانک لست من اعانتهم بمجنع وانی
اس سے زیادہ تشریح اور زیادہ ترغیب بنالیوے اور بھیکو یا اجازت یہی حاصل ہے کہ تو اپنے نام گرد کے ساتھ مل کر لکھے
ما اخذت معینا فی رسالتی ہذا وقلت ما قلت من عند نفسی من فضل ربی
کیونکہ ہمارے طرف سے مدد لینے کی کچھ بکواست نہیں اور میری اس سالہ میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ پیش
فی ایام معدودة کالمقتضیین۔ ومعذ لك انی امهات واخوانک وجميع خلایک
کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کی طرح اپنی طرف سے کہا ہی اور باوجود اسکے میں تجھ اور میری بہائون اور
وقومک واعوانک الذین يقولون انا نحن المرويون الی شہرین کاملین من یوم
تیرے دوستوں اور میری قوم اور تیرے مددگاروں کو جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل ہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور
الاشاعت لتری کمال البراعة فان اقیم بمثلها فی هذه اللدة التي هی اقل الاجال
یہ مہلت اشاعت کی تاریخ سے ہے تاکہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنالائے اور اس مدت میں جو بڑی
وتوازیتم فی کل انواع المقال وتری ان قولکم تخاذلوا حد والنعال فلکم خمسة
وسیع مدت ہوتی ہے ہر ایک ثالث اور وزارت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کرو یا اور سب کو یہ کہ نون نخل تھے مقابلہ کر کے دکھلاؤ تمہارا
الاف روبية انعاما متاوعا مولدا بقسم الله ذي الجلال وان لم تظن بکایمک
صورت ہم نہیں پانچ سو روپیہ انعام دینگے یہ وعدہ اللہ جل شانہ کی قسم کے ساتھ ہو کہ ہے اور اگر تجھے ایسا ہی قسموں پر
الایمانیة فینج ذهب الشرط فی خزينة الحكومة للبرطانية لتکون من المظنین
اعتبار آوے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ سو چار سو تاکہ تجھے اطمینان ہو
وتعاهد الله بحلفتي ان احلی العدو وحقه عند ظهرو غلبة ولوتخلفنا فکنا کاذبین
اور ہم خدا تعالیٰ کی قسم کہتے ہیں کہ فرقہ ثانی کو اسکا حق اسکے غلبہ کے وقت فی الفور دے دینگے اور اگر سب سے تخلف کیا تو پھر
ونجعل الحكومة للبرطانية حکما هذه القضية وخیرا فی هذه النظرة ولها ان
شہرہ لگے اور ہم حکومت انگریزی کو اس مقدمہ کے فیصلہ کر نیچے حکم مقرر کرتے ہیں اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا
تسعی انعاما کل من باراکلنا وارا بوفی شرطنا نثلک ثرونا ونظما کنظم فی القدس
کہ ہر انعام اس کو دے جو مقابلہ کے وقت پورا آئے اور اس کے شرط کے موافق نعم اور نفع بنالیوے کی نظم ہے نقد اور

وابتدعت هذه الرسالة الجمالة في العربية لهذا الغرض الضرورية وهي تحتوي على
 اور اس رسالہ عبارت کر دینے عربی میں ہی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور عجیبی یا نون سے
 شعر البیان و در سر و ملح الادب و نوادر و و شہتہا کما حسن الکلیات و بتر صیغ
 میں جو متہین کی طرح ہیں اور نیز ادب کے نکلین عبارتوں پر مشتمل ہے اور میں اسکو بہت عمدہ کنایات اور کلمات
 لآلی الکلمات فی العبارات و فیہا کثیر من الامثال العربیة واللطائف الادبیة
 سزئیوں سے موشع اور مرصع کیا ہے اور اس میں امثال عربیہ بہت ہیں اور لطائف ادبیہ بکثرت ہیں
 والاشعار المبتكرة والقصائد المأثرة ولم اودعها من الاشعار الاجنبیة بل کلها
 اور اسی طرح اشعار نو طرز اور خوبصورت قصیدے ہی اس میں ہیں اور میں اس کتاب میں اشعار اجنبیہ
 نتاج مخاطر و ثمار شجر فکری و ما فعلت هذا الا لاسبر به غور عقلک و مقولہ
 نہیں لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پہل ہیں اور میں یہ اسلئے کیا کہ تیری عقل کا معنی
 فضلك و اری مبلغ علمک و عدوۃ منطقک و اری الخلق اعنک صادق فی
 اور تیری فضیلت کا مقدار آماؤں اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھوں کیا تو اپنے دعوے میں سچا اور اپنے
 دعواک و اهل لبواک و هل لك حق ان تصول على كتاب الله القرآن و بلاغت و سفر
 فخر و شہ کا اہل ہے اور کیا نتیجے حق ہے کہ تو کتاب امیر قرآن پر حاکم رہے اور خدا تعالیٰ کے مصیفون کی
 الله الرحمان و ریاعتہ کما انت زعمت اومن الکاذبین الذین بالین و ائی الہست من ربی
 بلاغت اور اس کے میدان کشتی گاہ کی نسبت تختہ چینی کرے سر میں چاہا کہ دیکھوں کہ تو باوجود عہد میں سچا ہو یا تو جوڑوں پر
 انک لا تقدر علی هذا النضال و میدی الله عجزک و یخزیک و یثبت انک استیخ
 ہے اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دے گا اور تجھ کو سزا کر دے گا اور
 عجز الضلال و لو اجتمعت قومک معک علی هذا الخيال فترجعون مغلوبین - هذا
 ثابت کر دے گا کہ تو گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم مغلوب ہو جائیگا یہ ثابت
 مع اعترافی بان هذه الرسالة لیست سباق الغایات فی توضیح المقال بل اقصیتہا
 میرے اس اقرار کے جو کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت میں کوئی اعلیٰ درجہ کے کمال پر نہیں بلکہ میں نے جلد جلد اسکو کھٹ و پٹ
 علی جناح الاستحجال و اعلم ان الاتیان بمنزلہ امرہا من علی الادب بل یکنی فهذا
 اور میں جانتا ہوں کہ اسکی نظیر بکمال ادیبوں پر بہت ہی آسان ہے بلکہ انکی ادنی التفات

بل وجودہم معشر الجہلاد والسفہاء بعیدین من هذا الزلزال مبعیدین عن مثل هذا الکمال فزجروا جل
ان کو ایک جاہلون کا گروہ پاوے جو اس قسم کے کالات سے دور و بھجور ہیں پس ہم حکومت برطانیہ
الحکومة البریطانیة ان تمنع بعد هولا الذابین من ان یسموا انفسهم مولویہین
کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اسکے ان کذابوں کو اس بات سے منع کر کے کہ اپنی تائیں
ولیسو لواعلیٰ بلاغۃ کلام اللہ مع کونہم جاہلین
مولوی کے نام سے منسوب کریں اور باوجود جاہل و بھجور ہونے کے ایمان پر حاکم کریں

و اول مخاطبنا فی هذه الدعوة ومدعونا هذه المعركة

اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس سرکرہ میں ہمارا اول مدعو
صاحب التوزین عماد الدین فانه ینکر بلاغۃ القرآن وفصاحتہ ویری فی کل
عماد الدین ہے کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب
کتاب وقاحۃ ویقول انی عالم جلیل ذہین وان القرآن لیس یفصح بل لیس یصح
میں سچائی دکھاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ سچ ہی نہیں ہے
وما یری ذہی بلاغۃ ولا جبر بلاغۃ کما یحکم الزاعمین ویقول انی ساکتب تفسیر
اور میں ہمیں کوئی بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت بجا کر خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر شائع
و کذا لک سمع تقاریرہ فہو یدعی کمالہ فی العربیۃ ولیسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کرنچا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اکی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مہت
بکمال الوقاحۃ والفریۃ ویترزی علی کتاب اللہ وعلی فصاحتہ کانه عم امر القیس
بیشتر ہی اور دروغ گوئی کے کمال میں نکلتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کے ایسے دعویٰ سے اور غرور سے عین جی ٹی کن پر کہ
او این خالته ویسبی نفسه مولویاً ویمشی کالمستلکبرین

گویا وہ امر القیس کا چچا یا خال زاد بھائی ہے اور اپنا نام مولوی رکھتا ہے اور تکبر و تکلیف چلتا ہے۔

ثم بعد ذلك مخاطب کل متصرف ملقب بالمولوی الذی

پھر اس کے بعد ہم ہر ایک کرشن کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب
کتبتنا اسمہ فی الہامش ونذعوا کلامہم للمقابلۃ ولہم خمسۃ الاف انعاماً متاً
کرتے ہیں اور ان سب کے نام اپنے حاشیہ میں لکھ دے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کیلئے بلاتے ہیں گروہ بڑی کثرت میں

مولوی کاظم الدین
مولوی نظام الدین
مولوی انجمن شاہ
مولوی حبیب الدین
مولوی زکریا الدین
مولوی سید علی
مولوی حبیب الدین
مولوی صاحب الدین
مولوی نظام الدین
مولوی فیض الدین
مولوی صاحب الدین
مولوی سید علی
مولوی زکریا

والعدۃ والبلاغة والفصاحة والتزام المجد والحكمة هذا عهدنا ولعنة الله على
 بلاغت اور التزام حق اور حکمت میں نظم کے مانند جو اور شتر شتر کے مانند جو اور خدا کی لعنت اپنے جو عہد کو پورا دین
 الناکثین۔ وللنصارى ان يتعاونا هذه المقاتلة ويقوموا متفقين لتلك المعركة
 اور نصارا کا اختیار ہو گا کہ اس مقابلہ میں ایک دوسرے کو مدد دیں اور سب متفق ہو کر اس معرکہ کیلئے اٹھیں اور
 ويكون بعضهم لبعض ظهيرا وليستفسر الجاهل خباير او يطلبوا لانفسهم كل نصير
 بعض کی پشت پناہ بنائیں اور ایک جاہل خیر آدمی سے پوچھ لے اور دوسرے کو دیکھ کر یہ کہہ دیں گے کہ یہ ہیں
 ومعين وبعيد وقرين ومسيهم الذي هو رب في عينهم ولا رب الا الله قيو
 اپنے لئے بھالیں اور یہ سے ہی مدد لیں جو انکی نظریں خدا ہے اور کوئی خدا نہیں جو انکے قیوم
 العالمين۔ وليستمد وامن روحم الذي كان يعلم الالسة ان كانوا صادقين
 العالمین سے اور چاہئے کہ اپنے اس روح القدس سے ہی مدد لیں جو بولیاں سکھاتا تھا اگرچہ ہیں۔

هذا ما رضىنا عليه من طيب نفسنا وانشرح صد رنا ورضينا
 یہ وہ بات ہے جس پر ہم نے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے رضی ہو گئے اور ہم اس بات پر
 بالحكومة البریطانية ان تكون حكما بيننا وبينهم فان تجد هؤلاء الذين
 ہی رضی ہو گئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں حکم بنائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگوں کو اپنے
 يصلون على بلاغة القرآن وفصاحته ويقولون انا نحن المولىون لعلم المسلمين
 تو ان میں صادق پادے جو قرآن شریف کے فصاحت اور بلاغت پر حاکم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ہی مسلمانوں کے
 ولسنا من السفهاء الجاهلين ولنا يد طولی في تنقيد جد القول وهزله وتنقيح
 علماء کی طرح مولوی ہیں اور نادان نہیں ہیں اور فصاحت اور عدم فصاحت میں فرق کر سکیں گے ہم میں مادہ ہے
 رفيق اللفظ وحزله صادقين في هذا الامتحان وسابقين في هذا الميدان فلتعظم
 اور گورنمنٹ دیکھ کہ وہ اس میدان میں حقیقت پیش رستی لیجائے والے ہیں پس لازم ہو گا کہ گورنمنٹ ہمارا
 انعاما وليكذب كلامنا وليشع كمال علمهم في الديار والبلدان وليشتهر علمهم
 انعام انکو دے اور ہمیں کاذب خیال کرے اور انکے کمال علم کو ملکوں اور ولایتوں میں مشہور کرے اور دنیا
 الى افاضى البلدان ولتكتب اسماءهم في الفاضلين۔ وان لم نجد من العلماء الادباء
 کتا روں تک انکے فضائل مشہور کر دے اور انکے نام فاضلوں میں لکھ دے اور اگر گورنمنٹ انجو یہاں پادے بلکہ

اذا التوا بكتاب كمثل هذا الكتاب كما كتبنا من قبل في هذا الباب والمهلة
توہاری طرف سے لکھا یا پھر اردو پر یہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالمقابل کتابت بلیف کرنا لوہاری کے لئے توہاری
متاثلثۃ اشہر للمعارضین فان لم یبارزوا ولین یبارزوا فاعلموا انہم کانوا من
طرف توہین ہینہ ہمت ہو اور اگر مقابل پر نہ آویں اور گزندہ کو سینگے پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے
الکاذبین۔

ہین۔

واعلموا ان هذا الانعام في صورة اذا التوا برسالة كمثل رسالتنا
اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ عیب بالمقابل رسالہ بعینہ بہاری اس سال
وعجلۃ کمثل عجلتنا واشتباوا انفسہم کما تلین ومشابہین۔ واما اذا التوا ولو بالذکر
کے مشابہ ہو اور ماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں لیکن اگر بدلے سے لکھا کریں اور
کالتعالب وما استطاعوا علی هذه المطالب وما ترکوا عاداتہ توہین القرآن
لو غیر یون کی طرح پیٹھیں دکھا دیں اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکیں اور نہ توہین قرآن شریف کی
وما امتنعوا من قدح کتاب اللہ الفرقان وما تابوا من ان یسموا انفسہم مولوین وما
علوت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ازدجروا من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وما ازدجروا من قولہم
دشنام دہی سے رکھیں اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے نبیین روکیں کہ قرآن نفع نہیں
ان القرآن لیس بفسخ وما ترکوا سبیل التحقیر والتوہین فعلموا من اللہ الف
ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس ان پر خدا تعالیٰ کی طرف
لعنة فليقل القوم كلهم امين۔

سے ہزار لعنت ہے پس چاہیکہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱	لعنت ۴	لعنت ۳	لعنت ۲	لعنت ۱	لعنت ۶
۷	لعنت ۸	لعنت ۹	لعنت ۱۰	لعنت ۱۱	لعنت ۱۲
۱۳	لعنت ۱۳	لعنت ۱۵	لعنت ۱۶	لعنت ۱۷	لعنت ۱۸
۱۹	لعنت ۲۰	لعنت ۲۱	لعنت ۲۲	لعنت ۲۳	لعنت ۲۴

٢٦٦ لعنت ٢٦٦ لعنت ٢٦٥ لعنت ٢٦٦ لعنت ٢٦٤ لعنت ٢٦٨ لعنت ٢٦٩ لعنت
 ٢٤٠ لعنت ٢٤١ لعنت ٢٤٢ لعنت ٢٤٢ لعنت ٢٤٢ لعنت ٢٤٥ لعنت ٢٤٦ لعنت
 ٢٤٤ لعنت ٢٤٨ لعنت ٢٤٩ لعنت ٢٨٠ لعنت ٢٨١ لعنت ٢٨٢ لعنت ٢٨٣ لعنت
 ٢٨٢ لعنت ٢٨٥ لعنت ٢٨٩ لعنت ٢٨٤ لعنت ٢٨٨ لعنت ٢٨٩ لعنت ٢٩٠ لعنت
 ٢٩١ لعنت ٢٩٢ لعنت ٢٩٣ لعنت ٢٩٣ لعنت ٢٩٥ لعنت ٢٩٦ لعنت ٢٩٤ لعنت
 ٢٩٨ لعنت ٢٩٩ لعنت ٣٠٠ لعنت ٣٠١ لعنت ٣٠٢ لعنت ٣٠٣ لعنت ٣٠٢ لعنت
 ٣٥٠ لعنت ٣٠٢ لعنت ٣٠٤ لعنت ٣٠٨ لعنت ٣٠٩ لعنت ٣١٠ لعنت ٣١١ لعنت
 ٣١٢ لعنت ٣١٣ لعنت ٣١٤ لعنت ٣١٥ لعنت ٣١٦ لعنت ٣١٧ لعنت ٣١٨ لعنت
 ٣١٩ لعنت ٣٢٠ لعنت ٣٢١ لعنت ٣٢٢ لعنت ٣٢٣ لعنت ٣٢٣ لعنت ٣٢٥ لعنت
 ٣٢٦ لعنت ٣٢٨ لعنت ٣٢٩ لعنت ٣٢٩ لعنت ٣٣٠ لعنت ٣٣١ لعنت ٣٣٢ لعنت
 ٣٣٣ لعنت ٣٣٤ لعنت ٣٣٥ لعنت ٣٣٦ لعنت ٣٣٦ لعنت ٣٣٨ لعنت ٣٣٩ لعنت
 ٣٤٠ لعنت ٣٤١ لعنت ٣٤٢ لعنت ٣٤٣ لعنت ٣٤٤ لعنت ٣٤٥ لعنت ٣٤٦ لعنت
 ٣٤٧ لعنت ٣٤٨ لعنت ٣٤٩ لعنت ٣٥٠ لعنت ٣٥١ لعنت ٣٥٢ لعنت ٣٥٣ لعنت
 ٣٥٤ لعنت ٣٥٥ لعنت ٣٥٦ لعنت ٣٥٧ لعنت ٣٥٨ لعنت ٣٥٩ لعنت ٣٦٠ لعنت
 ٣٦١ لعنت ٣٦٢ لعنت ٣٦٣ لعنت ٣٦٤ لعنت ٣٦٥ لعنت ٣٦٦ لعنت ٣٦٧ لعنت
 ٣٦٨ لعنت ٣٦٩ لعنت ٣٧٠ لعنت ٣٧١ لعنت ٣٧٢ لعنت ٣٧٣ لعنت ٣٧٤ لعنت
 ٣٧٥ لعنت ٣٧٦ لعنت ٣٧٧ لعنت ٣٧٨ لعنت ٣٧٩ لعنت ٣٨٠ لعنت ٣٨١ لعنت
 ٣٨٢ لعنت ٣٨٣ لعنت ٣٨٤ لعنت ٣٨٥ لعنت ٣٨٦ لعنت ٣٨٧ لعنت ٣٨٨ لعنت
 ٣٨٩ لعنت ٣٩٠ لعنت ٣٩١ لعنت ٣٩٢ لعنت ٣٩٣ لعنت ٣٩٤ لعنت ٣٩٥ لعنت
 ٣٩٦ لعنت ٣٩٧ لعنت ٣٩٨ لعنت ٣٩٩ لعنت ٤٠٠ لعنت

واشهد لأجل هذا الأسارى أنى أضع البركة واللجنة أمام النصارى أما البركة
 اور میں آنا لکن اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں آج بکرت اور سنت نصاریٰ کے آگے رکھتا ہوں بکرت
 فینا کم بکرت لکن مقابلہ الكتاب وینالون انعاما کثیرا مع الفخ والغلاب
 سے مراد دنیا کی بکرت ہے کہ مقابلہ بکرت انکو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے
 اوینا الهم بركة الاخرة عند التوبة وترك توهين القرآن وترك صفت السن والما
 یا بکرت سے مراد آیتوں کی بکرت ہے کہ وہ ترک توبہ اور ترک قرآن کی توبہ اور ترک سن و سال
 اللعنة فلا یرد علیہم الا عند اعراضهم عن المجارب ومع ذلك عدم امتناعهم عن
 وارد ہوگی کہ جب المقابل رسالہ بنا سکیں اور باوجود اس کے قرآن شریف کی توبہ اور تہنیر سے بھی
 الشتم والسب والقحج فی کتابہ بالارباب رب العالمین۔

باز نہ آویں

واعلم ان کل من هو من ولد الحلال وليس من ذریۃ البغایا
 اور جانا چاہئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور
 ونسل الدجال فیفعل امر من امرین اٹاکف التلباس بعد وترك الا فتراء والمین
 دجال کے نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کر گیا تو سدا کو رو فلکوی
 ولما تالیف الرسالۃ کسالتا و تصیع المقاتلۃ کما التنا و لکن الذی ما اودج من القحج فی بلغۃ
 اور اقتراسے باز آجائیگا یا ہمارے اس سالہ بسیار سالہ بنا کر پیش کر دیا مگر وہ شخص کہ جنہ نہ تو ہمارے رسالہ بسیار
 القرآن وما امتنع من الانکار من فصاحة الفرقان فلیہ کما قلنا وکتبنا فی
 رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی حج قحج سے باز آیا اور نہ فصاحت قرآنی پہلے بجا کرنے سے اپنوتیں روکا پس اس پر
 هذه القرطاس وعليه لعنة الله وللملائكة والناس اجمعین
 وہ سب باتیں وارد ہوگی جو ہم اس سال میں کہہ چکے ہیں اور اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت اور نیز اس کے نام مقرر ہوں اعلیٰ ہوگی

فَلْيَقُلِ الْقَوْمُ كَلَامَ امِينِ امِينِ
 پس چاہیے کہ ساری قوم کہے امین امین

من جاء متجنزا واری ملک او میر غا

جو شخص اس کے آگے تکبر سے غرلانا یا اور اپنی کاروباری زندگی میں

سیف کیس وضو من بار او جاء متجنزا

و ایک ایسی جگہ پر توفیق ہو جو اس کے مقابل پر آیا

ویل لکھا رلدیغ لایفارق ملدغا

اگر کافر گزیرہ پر وادیا، جو اس جگہ پر طبع نہ ہو، ہر جاہان گاہ

من فر من فیضانه الاعلی وما افرا

جو شخص اس کے فیضان سے باقون سے بہاگا

فترا مغلوبا علی ثرب الموانمغا

پس تو اسکو ہر جگہ کہ وہ مغلوب ہو گیا اور اس کے خاک پر بیٹا

اسد یمن صوان راغ جمل اور غا

و ایک شہر پر جو اسکا ملاں لٹ کو کچھ شکر کرنا جو اسکی

ویل لمن بزغت له شمس فعاد امرا

اگر شخص پر وادیا گئے لکھو جو اسکا اور یہ طبع شمس کی

ماکان قلبا تا ثبا بل کان لحا اسلغا

وہ جمع کرنا والا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسے گوشت تھا جو گرا کر

واما قول المعترض الفتان ان ذی مرة اسم الشیطان قال

مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرہ شیطان کا نام ہے اور جو کہتا

ان المنة ای مادة الصفراء وباطل کل ما یخالفه من الاراء فهذا کذب ورجل تلیر

کہ مرہ مادہ صفرا کو کہتے ہیں اور اس کے برخلاف ہر ایک را باطل ہے یہ اسکا نام کہنے کے لئے اور تلیر

ونعوذ بالله من الدجالین المفتنین۔ بل الامر الصیح الذی یوجد نظیره فی کلمات

ہے اور دجالوں اور فتنہ انگیزوں سے خدا کی پناہ بلکہ دلیلی صحت کی نظیرین ال زبان کے بیچوں اور

بلغاء لسان العرب و نوابغ ذوی الادب ان اصل المنة احکام القتل وادارة الخیث

نصیبوں کے کلمات میں پائی جاتی ہیں یہ ہے کہ تاکہ کو جب بٹ دیکھتے کرتے ہیں تو اس پختہ کرنا

عند الوصل كما قال صاحب العروس شارح القاموس ثم نقلوا هذا اللفظ من الکام

نام مرہ ہے اور مرہ کے معنوں کا اس کی کہ کو بٹ پڑا یا جائے اور مرہ یا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے یا کسی سے مرہ

ولا دارة لا نتیجته اعنی الى القوة والطاقة فان الجمل اذا احکم قتلہ فلا بد من ان

تاج العروس شارح القاموس کو ہیں پہلے لفظ کو مرہ نے اور بٹ پڑنے سے قتل کر کے اسکو کیڑے کی بیوقوف اور طاقتور

یتقوی بعد ان یشد ویسوی ویکون کشی قوی متین۔ ثم نقل منه الى العقل لنقل

بوت پڑا کی بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاکہ کو بٹ پڑا یا جائے پس یہ مرہ ہے کہ بٹ پڑنے کے بعد اس میں قوت اور طاقت ہو جائے

الحقل الى الحقل لان العقل طاقة تحصل بعد امرار مقدمات واحکام مشاهدات

پھر یہ لفظ عقل کے معنوں کیلئے منتقل کیا گیا جیسا کہ عقل کا لفظ جو ہر ذہن خوش یا کیز ہے عقل کی کیت ہے جو کین عقل کو

ذی مرة

الْقَصِيدَةُ فِي تَفْصِيلِ الْقُرْآنِ شَاطِئًا لِلَّهِ الرَّحْمَنِ

قصیدہ قرآن کے فضائل اور کتاب اللہ کی شان میں

لما ارى الفرقان مبيناً به تردى من طغي
جب نزلانے اپنی شکل دکھلائی تو ہر کیے طغی نیچے گر گیا
واذا رى وجهها بانوار الجلال مصبغاً
اور جب قرآن نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوارِ جلال سے رنگین تھا
من كان في اعين الله فالى محاسن صنع
جو شخص عقلمند تھا وہ قرآن کے محاسن کی طرف بابل ہو گیا
عين للعاف كلها آناه حب مبتغى
تمام معارف کا چشمہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو دیا
اقبل عيون حلقه او اعرض مستولفا
اے علمبردار چشمے قبول کر یا عیسا بیابک کی طرح کنارہ کر
ما عاد القرآن في المبدأ شاملاً برعاً
تو میں نے میدان میں کسی ایسے جوان کو نہ پہچانے جو جوانی میں ہلکا تھا
قد كنروا جملادوما بلغوه علماً مبلغاً
خدا تعالیٰ نے جہل سے انکار کیا اور اُسکے مقامِ بلند پر اُنکا علم پہنچا
نور على نورك يوم ما فينا والشفا
ایک دہتین نور علی دہتین اور دن بدن وہ روزِ قیامت میں ہے
فيها العلوم جميعها وحليها للزنا تغيا
اُس میں تمام علوم ہیں اور اُنکے حلیے کے لیے زنا سے بچنے کے لیے
اعطى الوري بدلائه ماءاً معيناً سبيغاً
اُس نے اپنے بکوں کے ساتھ خلق کو پانی خوشگوار ملا یا

من كان نابغ وقت جاء الموطن النفا
جو شخص غلے بے وقت نکلا اور جگہ کو تھما دے کھڑا ہو کر رہ گیا
فولى المعارض انه الغا الفصاحة ولو غا
تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قرآن کے معارض میں فصاحت بلا سمجھ رہا ہے
الا الذي من جهل ابغى الضلالة و ابغى
ان وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا
لا يثبت بحد الذخاير كلها موغياً
اور اُسکے بجز ذخائر سے کسی کو خبر نہیں دی جاتی جسکو تو سامان
واتبع هداه او اعصا نكت ملغاً
اور اسکی ہدایت کا درپوشہ وارہو جا یا اگر تو حق بخش کو روک دے تو سامان
قتل العدل رعباً وان بار العدل مستبغاً
ڈنڈنوں کو اپنے سے قتل کیا اگرچہ دشمن ذرہ بچ کر آیا
حتى اتشوا كالحق واضر موا نارا الوغا
یہا تک کہ مقابلہ سے نوید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو پہنچا
من كان منكرو نورا قد جثته متفرغاً
اور جو شخص اُسکے نور کا منکر ہے میں اُسکی لئے نافع ہرگز نہیں
فيها المعارف كلها بوقلبها بل ابلفا
اور اُس میں تمام معارف اور ان کا کثرتان بلکہ اس سے زیادہ ہے
اروى الخلايق كلهم الا لئلا يدعوا
اور تمام خلقت کو سیراب کیا مگر ان کے جو لیم نور ہی سے روک دیا

صریح من غیر شائبۃ المبنی لاستخراج اصل حقیقۃ الذی ہوا اثربین التسلک
ثبوت بغیر شائبۃ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج اس سے ہوتا ہے جو دروازہ میں بیٹھ کر اور اس کتاب
وفیہ نکتۃ تفسر المحققین۔
نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے

واما لفظ ذی مرۃ بمعنی العقول فان کثرت تطلب منا نظیرہ مع تصحیح

لیکن لفظ ذی مرۃ جو بننے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اسکی بغیر معلوم کرنا

النقل فاعلم ان صاحب تاج العروس شارح القاموس فسر لفظ ذی مرۃ بمعنی

پس جاننا چاہئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ ذی مرۃ کو بننے ذی عقل تفسیر کیا ہے

ذی الدہاء وقال یقال انه لذومۃ ای عقل فی مثل العرب العبراء وان لم یکن

اوتیش کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انہ لذومۃ اور مراد اس سے انہ لذعقل کہتے ہیں اور اگر تیرے لئے

ہذا المثل مع انه هو الاصل فتطلب منا نظیراً اخر من الايام الجاهلیة والازمنة الماضیة

یضال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو ایام جاہلیت کا کوئی شعر ایسی تاہید میں طلب کرے تو یہ

فاقرع هذا البيت من صاحب القصيدة الرابعة من السبع المعلقة وكان من نبغاء

میت غور سے پڑھ جو سب سے مہذب میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباؤ زمان اور فصحا

الزمان وفي البلاغة امام الاقران وزاد عمراً علی مایۃ وخمسين۔ وهو هذا

اقران میں سے تھا اور دیرھ سو برس کی عمر تک پہنچا تھا

رجعاً بامرہا الی ذی مرۃ حصد ونج صریحۃ ابرامہا

وہ دونوں ذی مرۃ کی طرف یعنی ذی عقل کی طرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کر نیسی مقاصد حاصل ہو جایا کرتے ہیں

واعلم ان هذا القصائد معروفۃ بغایۃ الاشہار کا الشمس فی نصف النهار وقد اجمع

اور جاننا چاہئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں جیسے سورج در پیکر کیونکہ اور تمام جماعت

کافة الادباء وجمہاب الشعراء علی فضلہا وکمال براعتہا واتفق عامة البلغاء علی

نسیج شعرا نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں

حسنہا ونباهتہا واختارها الحكومة الانکلیزیۃ لطلباۃ مدارسہا وسبقاۃ کواہلہا

اور اسکو حسن اور خوبی پر مشرک اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیم میں کالجوں کے پرنسپالوں

تجلیہا الخمس المشترك من الحواس بأذن رب الناس حسن الخالقین۔ ثم نقل هذا
 کیونکہ عقل ہی ایک طاقت ہے جو ہر حکم کرنے مقدمات اور نچتہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور جس میں شرک و شاپہرہ
 اللفظ فی المرتبة الرابعة الى مزاج من الامزجة اعني الصفراء التي هي احدى الطبائع
 حواس ہر اذن رب الناس یعنی ہے ہر یہ لفظ مرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کی طرف منتقل کیا گیا یعنی صفرا کی طرف جو طبع رابعہ
 الاسرعة لشدّة قوتها ولطافت مادتها و لكونها مصدرا ۱ فعال قویۃ ومن جبال الجبرۃ
 میں سے ایک کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت میں باقی اخلاط سے بڑھ کر ہے اس پر اسرار صاف ہے کہ
 وشباعة وكل امریاء عادات الجبان ویوافق سیر الشجعان فقعدا نکنت من الظا
 افعال قویہ اور جری اور شجاعت جو تلبہ اور اس سے ایسے امر صا و ہوتے ہیں جو زردی کے مخالف ہیں پس نوکر اگر اظہار
 واما نظیرہ فی اشعار بلغاء الجاهلیة ونبغاء الازمنة الماضية
 لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعرا اور صحابہ کے اشعار میں سے اسکی نظیر طلب کرے پس

فكذلك ما قال امرؤ القیس فی قصیدة اللامیة

یہ سے لے ایک شعرا امرؤ القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ لکھتے کہا ہے

دیر کج زوف الولید امرؤ
 تتابع کفیه بنحیط موصل

امرؤ یعنی بٹ دیا اور مرد ڈیا

وكذلك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبي الذي هو نابغ في اللسان العربي وقال في

اسی طرح عمرو بن كلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بھی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تھا۔ اور اس نے

القصيدة الخامسة من السبع المتعلقة وعني نكتبة نظير المعنى الادارة وهو هذا -

یہ شعر قصیدہ خامسہ سے متعلقہ میں کہا ہے کہ امرت یعنی چکر دیا جائے اور پھرایا جائے

تري النحر الشحيح اذا امرت عليه لما له فيها مهينا

ومن عجائب لفظ المرقاة اشتركه في العربية والهندية في معنى الادارة واحكام القتل

اور لفظ مرقہ کے عجایب میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنی بٹ دینا اور مرد ڈینا میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے

بالبالغة فان الهندي يقولون للامراء - مروڑنا کا لا یعنی علی الہندی - وهذا شو
 کیونکہ ہندی لوگ امراء کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ مہندوں پر پوشیدہ نہیں اور یہ صریح

وشر بما كمالها لتكمل القارعين - ولا ينكرها إلا الذي مثلك غبي وشقي كجبن

اور معلوم ہو گیا ہے پیڑ والوں کیلئے انکی تکمیل تکمیل کی غرض سے دراصل کیا اور اس کوئی شخص انکا نہیں سمجھتا اس شخص کو جو تیری جیسا

هذا ما اوردوا كالزمام وانما مك من نظائر المتقدين وكلام

یہ وہ نظائر شرارت مقیدین ہیں جن سے تیرا الزام اور انعام مقصود ہے مگر وہ امیر

المشهورين القبولين وانما ما يظن من سياق كلام الله وسباقه من عقد حقا

جو کلام الہی کی سیاق سباق اور اُس کے متینوں کے لڑیوں کے حق سے معلوم ہوتا ہے

فهو طريق اقرب من ذلك للمسترشدين - فانه تعالى كما وصف روح القدس

تو وہ طریق دایت طلبوں کے لئے بہت قریب ہے - کیونکہ احد جل شانہ نے جیسا کہ روح القدس کو

بقوله ذممة كنالك وصفه في مقام آخر ذي قوة فقال ذوقه عند ذي العرش

ذی ترہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام میں ذی قوت کے ساتھ منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ذوقہ عند

مكين - فقوله في مقام ذممة وفي مقام ذوقه شرح اللطيف فافين البيان -

ذی العرش کہیں - پس خدا تعالیٰ کا ایک مقام میں جبرائیل کو ذمہ کہنا اور دوسرے مقام میں ذمہ کی جگہ ذوقہ کہہ دینا

وكذلك جنة الله في القرآن فانه يفسر بعض مقاماته ببعض اخوانه لا طينان

نئے سوز کی ایک شرح اللطیف ہے جو تبدیل بیان کر گئی ہے اور اس طرح قرآن کریم میں بعد از شانہ کی ہی بہت جاری ہے کہ بعض مقامات

وليعصم كتابه من تحريف الخائين -

اگر بعض آفر کیلئے بھڑے تفسیر میں اگر خدا تعالیٰ اپنی کتاب کو خیانت کرنے والوں کی تحریف سے بچا دے

ولقد ذكر الله تعالى في كتابه الحكم وسفراء المكرم صفات اخر

اور خدا تعالیٰ نے اپنی حکم کتاب اور بزرگ صحیفوں میں روح القدس کے اور صفات

للروح الامين وبين عباراته وصدقه وامانة وقره من رابع الامين فلا يحسبه

یہی بیان کہ جن آدمی پاکیزگی اور اسکی سچائی اور اسکی امانت اور اسکی قور کا ذکر کیا ہے پس اُسکو شیطان

شیطانا الا الذي هو شيطان لعين -

وہی سمجھو گا جو خود شیطان ہے -

ومن اعتراضات هذا العاصي الغافل من م يوحذ المحرمون

اور منہج اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے

ونشرها وازاحتقشرها يخفون امر الاشيع في البلاد والارضين - ومثل الذين
بعد پرشید کر سکین کیا وہ ایسے ام کو پرشیدہ کر سکتے ہیں جو ملکوں اور زمینوں میں مشہور ہو گئی - اور وہ لوگ
بدلو الطيبات بالخبثات فتركوا الحسنات وبادروا الى السيئات ولا يتقو
جنہوں نے طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیوں کی طرف دوڑے اور اپنی نیکوئی
الله في اخفاء العثرات وتاويل المخافات كمثل رجل كان ياكل البراز من مقل
کو پرشیدہ کرنے اور غرافت کی تاویل میں خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے انکی مثال ایسی ہے جیسو اس شخص کی جوشت
ويحسبه من اغذية لطيفة جديدة ولا يتنبه على انه رجس وقد رآه من اطعمة
کھا یا کرتا تھا اور ایک تہی اس کا یہ کام تھا اور اس نکست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ میں ہی سمجھتا تھا اور اس بات سے غبر و زمین مٹا کر
الادمتين - فلا قال رجل لطيف نظيف ومعدن لك في وظرف فرا لا ياكل
تو یہی کہہ گواہ ہے کہ انسان کو بھی غذا پس ایک شخص لیتا اس کو ملا جو ایک بین اور پاک طبع تھا اور نیز دیک اور ظرف ہی تھا پس
الغائط فاتبه كما يوتب الحكم لما يطو وقال ما تفعل ذلك اتاكل البراز يا براز الجثث
اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا جو کہ کھارہ سے تلب و اس کو ایسی سزیش کی جیسید ایک عالم کو سزیش کرتا جو کہ کھا لیتا کہ
فتندم وفكر في نفسه كيف يذبح برص هذه الملامه وكيف يجوم من شناعة الغذاء
کیا تو کہ کھا تا جو اوی خیشوں کے گوہ - پس شرمنده ہوا اور اپنے دل میں سوچو لگا کہ اس ملامت کے دواغ کو کیونکر دور کر سکوں
ففت جوابا كالذين يرون اجاحم كما معين - وقال اني ما اكل البراز وما
اور اس نے اس کے عیب کیونکر نجات پاؤں پس اس نے ان لوگوں کی طرح جو تکلف سے اپنے شوکر کے عمدہ اور میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے
ان اختار فما ابالي الافراز وما اعزت الى هذا الامر الذي هو اكبر المكر وهات
ایک جواب گھر اور کہا کہ میں گوہ نہیں کھاتا اور نہ اس کو کھا کر تا ہوں سو میں کسی کے ڈرائیگی پر واہ نہیں کرتا اور میں اس امر کی طرف
وان هو الاتهمت مذل عذی البهتانات وانی من المبرئين - وان العدوما
جو اکبر المکر و اسے ہرگز پیشتر ہی نہیں کی اور یہ صرف ایک رنگو بہتان تراش کی تہمت ہو اور میں اس سے بری ہوں - اور دشمن
عرف الحقيقة ونسي الطريقة فاني اكل اجزاء اغذية التي تنفصل من الهضم
معتز نے حقیقت کو نہیں سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بہرل گیا کیونکہ میں اجزاء اغذیہ کو کھاتا ہوں جو ہضم معدے
المعدي باذن خالق الاشياء وتذفها الطبيعة الى بعض الامعاء فتخرج من المبرز
سے باذن خالق الاشياء اور ترقی ہیں اور یہ طبیعت انکو بعض امعاء کی طرف روکتی ہے پس یہ فضلات مبرز

المقال مع اتحاد المال تنعسا القوم ظالمين - وغشيم ما غشيم من آفات المضلا
 كرفدائے انہر تباہی دالی انہون کے اصل کیلئے صرف نکالانہ تبیریں سوچیں اور ناپاک عقاید میں جو کچھ ہیں نہ بد لایا نہ ضرر تفرک کا پیرا بد ویا
 وتلاقوا فی مال الاقوال وماکانوا مستشفین - اسخطوا المولیٰ لیرضوا عبیدہ ونسوا
 باوجودیکہ آل ایک ہی تھا سوا لڑکوں ہلاکی جو کسی گمراہی کی آفتوں نے انکو گھیر لیا اور مال قول میں اپنی پہلے ہائیوں میں متحد ہو گئی
 وعیدہ ومواعیدہ ونبدوا واصل ظهورہم تعلیم النبیین - ولاشک انہم اتخذوا عیسیٰ
 اور تین نظریے نہ دیکھا علی کو نہ دیکھا کر دیا تاکہ اس کے بندہ مذکور ہی کریں اور خدا تعالیٰ کے وعدہ اور وعیدہ بھلا دیکھو انہوں کی تیلی کو چینی
 الہام من دون رب العالمین - وهو عندہم مالک یوم الدین ویقولون لا اثر یومئذ
 پیٹھ کے چھری پیکر یا اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو من دون اللہ خدا بنایا اور وہی انکی نزدیک سزا جزا کا
 معجز البشریۃ مع کونہ جسم و مرکب من العظم والحم کالادیان میں ہذا عقیدہ تھم وعقیدہ
 اور تہوین قیامت کے دن انکو ساتھ بشریت میں ہو کر ہی صفت نہ ہو گی یعنی سرسبزہ خدا ہی ہو گا باوجود اسکی جو اسکی جسم ہی ہو گا اور
 الذین غلبوا قبلہم فی مبادئ الایام امام اعیان الاسلام ثم فی هذا الزمن انقضت
 ہریان اور گوشت ہی جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہے یہ انکا عقیدہ ہے اور ان کو گونا گونا گونا گویا عقیدہ جو ان سے پہلے شہادت میں چلو اور اسلام کی
 اعیانہم وقلت ظننتم بما شاعت فیہم العلوم العقلیۃ والحکم الفلسفیۃ فو واسوۃ
 انجھوں کے آگے اپنا سادہ ظاہر کیا یہ جیسا کہ ہم کچھ چوچیں اس زمانہ میں انکی آنکھیں کھلیں اور ناپکی چہرہ کی کینہ دیکھیں ان میں علم
 مذہبہم واستغاثو بالمطلبہم فبادروا الی التاویلات مخافة من الملامات والتشنیعات
 عقیدہ اور حکم فلسفی شائع ہو گئے سوائے انہوں نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کی طرف مڑے
 وتحوف من کلمات المستہزئین - لان الفطرۃ الانسانیۃ تابی من قبول هذه العقیدۃ
 آلاستون اوشنیون اور ٹھٹھا کرنیوالوں سے اپنا بچاؤ کریں کیونکہ انسانی فطرت اس کیسبہ عقیدہ اور خرافات روتی
 الدنیۃ والخرافات الردیۃ الی ہی بدھیۃ البطلان عند الرجال والنسوان خصوصاً
 کے قبول کرنیے انکار کرنی ہے کیونکہ وہ مردوں اور عورتوں کے نزدیک بدھی البطلان ہے خصوصاً
 فی هذه الایام الی مالت العقول السلیۃ الی التوحید وھبت من کل طرف رباح
 اس زمانہ میں جبکہ عقول سلیمہ توحید کی طرف پل ہو گئی ہیں اور ہر ایک طرف سے متنبہ ہیں کی ہوا
 التزنیۃ للہ الوحید وکسدت سوق المشرکین - فانی لہم ان یخفوها بعد اظہارھا
 چل ہی ہے اور مشرکوں کے بازار کوں پیرسون کا مصداق ہو گئی ہیں مگر اب یہ کہاں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقاید کو انکی شاہین چھو

رحمًا ورحمانًا ورحيمون المسيح بشرًا وانسانًا وهذه الفرق الثلاثة كانوا في محمد

خدا تبارک و تعالیٰ کے جسم و روحان سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور یہ تینوں فرقے غیاصلیٰ علیہ السلام

نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و موجودین - والقرآن قرء علیہم الیٰ قرءون و مثین

و سلم کے زمانہ میں موجود تھے اور صد سال انپہر قرآن پڑا گیا مگر کوئی انہیں سے

نہما قال احد منهم ان القرآن یعز - الینا ما یخالف عقائدنا و تعالیم عمائدنا

مستتر ہے کہ قرآن ہماری طرف ایسے عقاید منسوب کرتا ہے جو ہمارے عقاید کے مخالف ہیں اگر کسی

ولا یفہم سترًا فینما و یخطی فی بیاننا فلیما و ان کنت تظن انہ قال احد کمثل هذه

کہ کہ قرآن ہمارے اقنوموں کے پیروں کو نہیں سمجھتا اور ہماری تعلیموں کے بیان میں خطا کرتا ہے اور اگر

الاقوال او وجدت کتابا شاهدًا علی هذا المقال فاخرج لنا کتابک ان کنت من

تیر گمان ہے کہ کہیں ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جو ان پر شاہد ہو تو تیری پر واجب ہے

الصادقین - وان لم تستطع فالق الله ولا تتبع اراء قوم فاسقین -

کہ ہمارے مجدد و کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے اور اگر تو پیش نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ سے پوچھ کر اور فاسقوں کی راؤں کی پیروی نہ کر

واعلموا انکم قد فتمت فی انفسکم فی هذا الزمان الذي هو

اور تم خوب یاد رکھو کہ تمہیں اس زمانہ میں جو تدبیر اور معائنہ کا زمانہ ہے اپنے دلوں میں

زمان التدبر والامعان ان عقایدکم خرافات و فیہا آفات و تفعل علیکم الصیبا

سمجھ لیا ہے کہ تمہارے عقاید محض خرافات ہیں اور ان میں ایسے آفات ہیں جن پر لوگوں کے

والنساء فتریدون ان تلتقوا علیہا رداء التاویلات لعلکم تخلصون من الملامات

اور عورتیں چاہتی ہیں کہ تم پر رداء تالیفات پہناتے ہو کہ انپہر تالیفوں کی چادر ڈال دو تاکہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے

من لعن اللاحذین - فزینتم الباطل لتدحضوا به الحق و کنتم قوما کسرفین -

پس تم نے باطل کو آراستہ کیا تاکہ حق کو اس کے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک سو

واما خبث عقائدکم فلیس شیء عین علی الناس او یجفی لمن عین کثیر فی الفہم

کھنڈنے والی قوم ہو اور تمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے جو لوگوں پر پوشیدہ رہے کیونکہ ان کی فہم

والقیاس الستم تعبدون علیہ فی هذا الزمان کما کنتم تعبدون فی ایام نزول

اور قیاس سے ہمیشہ کی گاتم حضرت عیسیٰ کی اس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قرآن کی وقت پرستش

المعلوم مع قليل من الصفراء فهذا شيء آخر وليس بدران كما هو زعم الاعداء بل هو
 معلوم سے اگلے ہیں اور تھوڑا سا صفراؤ کے ساتھ ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہو گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے
 غذاء أعد ملتذا الطيبين -

بلکہ یہ تو ایک غذاء ہے جو جاری جیسے پاؤں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

فأتقوا هذا المثال وفكروا في سوانح المسيح وفيما قال وكما قال

پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اس نے فرمیں

جیسے نبی اللہ فهو طيب ولكن تعسا للذي لا يفهم الاقوال وانا نبكى على حال

اور جو کچھ عیسیٰ نبی اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی مگر ان پر دادیلا جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا اور تعلیم کو بدلنا

الظالمين والمؤذنين الكالمين بل ندعو الله ان يهديهم ويرحمهم وهو خير الراحمين

اور ہم ظالموں کے حال پر اوروں کو کہہ دینے والوں اور دل خستہ کرنے والوں پر روتے ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو ہدایت دی اور ان کو مایہ

ووالله انا لانضحك بل نبكى على حالكم انكم تسترون الامر تتكفون ايها الجاحلون

اے ظالمو! تمہیں کیا ہو کہ تم سمجھتے نہیں اور تم تمہیں دکھلاتے ہیں اور تم دیکھتے نہیں اور تم تمہیں بتاتے ہیں اور تم لیتے نہیں

ما لكم لا تقصون وانا نزيكم فلا تنظروا من وغطيكم فلا تأخذون وتفترون الكذب

اور تم جہر مٹھ باندھتے ہو اور شرم نہیں کرنے اور تمہیں جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہیں کیا تم اس سے

ولا تستمعون وايظكم الموقظون فلا تستيقظون الاتقون الذي اليه ترجعون

ڈرتے نہیں جسکی طرف تم بہرے جاؤ گے یا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں چھوڑا جایگا

اوظنتم انكم من المذترين -

وقد قلت ألقا ان القرآن ما بين حال النصارى على نهج واحد بل

اور میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قرآن نے نصارا کا حال ایک طور سے بیان نہیں کیا بلکہ

جعل بعضهم على بعض كشاهد وقال ان بعضهم يعبدون المسيح ويتخذونه الها عمدا

بعض کو بعض کا گواہ ٹھہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور اس کو خدا خدا بنا کر لیا ہے

وبعضهم يعبدون معادله ويحذرونها حذرهم فرفة قليلة يعبدون الله وحسبوا

اور بعض ان کو ساتھ اسکی مان کی ہی پرستش کرتے ہیں اور ان کے حوزہ میں شمول ہیں اور تھوڑا سا فرقہ ایسا ہی جو جو صحر ہے اور

فقلتم انه المختار احياءاً وتدميراً
 پس تم کہو کہ وہی مارنے اور دہکے کرنا مختار ہے
 قد اغتال الابل الحاضی فقام الابل تذکیراً
 باپنے اپنے غصہ کو افرخہ کیا پس بیاضیت دیکھنے لگا
 احب الوالد المغتال اهلکاً وتحسیراً
 باپ مرنے کو گون کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا
 وقلتم انه رحال الامور الیہ توقیراً
 اور تمہیں کہہ کہ سب اختیارات اسکو دے گئے
 وقلتم انه الحامی ونفی منه تحفیراً
 اور تم کہو کہ وہی مددگار ہے اور علم سے دور رہنے والے
 وما فی نوران رب ولن تخفوه تغیراً
 اور ہمارے نور میں کوئی دشمن نہیں ہے تم کو ایسا پوشیدہ نہ کر سکو
 وهذا قولنا حق وطهرنا نظیراً
 اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کن گئی ہے
 ومن تلبیسهم قد حرفوا الالفاظ تغسیراً
 اور انکی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں

هو الله الذي قد قدر الاشياء تقدیراً
 وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کر
 فامنعتم نصائحہ فقبل الابل نصیراً
 مگر تمہیں اس نصیحت نے اسکو کچھ فائدہ پہنچا اور میرے کچھ نصیحت
 فجاء الابلن کالجی وناذ الخلق تبشیراً
 پس بیاضیت دہندہ آیا اور اسکو گون کو خوشخبری سنائی
 کان اباہ قد شاکنا ونازل الابلن تحفیراً
 مگر با اسکا باپ بڑا بیمار ہو گیا اور میرے کچھ نصیحتیں مقام
 وهذا کلمہ شرک فاعذاباً وتسمیراً
 اور یہ شرک ہے پس جہنم اور ہر کو دینے کو جہنم
 فمل حریفان الله لما جئت تھذیراً
 اور یہ تمہیں کہی آنا ہے کہ اسکو دوسرے حکیمین ڈرا کر تھوڑا
 ولكن النصاری اثروا خبتاً وخزیراً
 مگر نصاری نے خبت اور خنزیر اختیار کیا ہے
 وقد بانتم ضلالکم ولوا القوا المعادیراً
 اور انکی گمراہی ظاہر ہو چکی اگر چاہ عند پیش کریں

الاعلان تنبیہاً لكل من صال علی القرآن من النصاری

وغیرہم من اهل العدمان

قد کتبنا من غیر مروت ان القراء الکرام تدبیر التعلیم واکمل التعمیم وانه مشتمل علی طبع الاولین
 والآخرین رہیں جلوہ کاجر لاکھیا من فاق کل نکتہ بذیل فضاہن و فیہ نور اصغی من نور العین و فیہ

القرآن المستقر قد و نه و تقد و سونه و تعظمونه كمثل الله العالمين - الستم تقول
 کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کی طرح اس کی تعظیم اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے۔ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک
 ان كل امر فوض الى عيسى وهو الله في الاولى والاخرى وهو الذي ترجوا اليه
 امر میں کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اس جہاں اور اس جہاں میں ہے اور وہی ہر ایک طرف جمع دیکھو
 و تحضرون لديه و يحكم بينكم ملكا كرم و اعظم و تعرفونه بصورته انه ابن مريم
 اور اس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم میں بادشاہ کی طرح فیصلہ کرے گا اور تم اس کو اس کی صورت کے ساتھ پہچان گے
 فموتوا ثم امة يا معشر المشركين - وكيف تخفون شرككم وقد ظهروا لاسرار و دبت
 کہیں میں یہ ہے سو یہ مشرکوں کی زندگی کو مہربان۔ اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپاتے ہو حالانکہ مجھے ظاہر ہو گئے اور
 الاخبار و اشعتم عقائدكم بالاستسجال و زفتم زيف الال و انا عرفناكم و عرفنا
 نبی انکارا ہو گئیں اور تم نے جلدی سے اپنے عقاید شایع کر دیے اور سو دھڑی میا شتر مرغ کا بچہ ڈونڈا ہوا بھیجے
 الكيد و الفتن فكيف غشتم بكم الظن بعد ما كنا عارفين - انكم قوم تصنلون الناس قلوبا
 تم کو پہچان لیا اور تمہارا زہر بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کریں بعد کہ جو ہم شناسا ہو گئے وہ قوم ہو جنہوں نے خلق
 ليميلوا الى جملاتكم و يقبلوا عن جملاتكم و يحبواكم كحبيوكم و اناس سمعنا منكم
 کہ تم لوگوں کے ساتھ مل کر کیا کہتے ہو اہل باطن کی طرف دہل کریں اور تمہاری خرافات کو قبول کریں اور جا دوزہ لوگوں کی طرح
 سبت نيتنا مع الافتراء و الماين - و احرقنا بالنارين و ما نشكو الا الى الله وهو
 تمہاری باتیں بائیں اور ہم نے نبی مسلم کی نسبت گالیوں سے اور اقرار اور جھوٹا دعویٰ تو ہم کی آگ جلاؤ گے کیونکہ ایک شتم اور دوسرا تتر
 خير الناصرين -

سو ہم کیوں شکر گیت نہیں کرتے اور محض اللہ تعالیٰ کی طرف شکایت لیا تو میں اور وہ خیر الناصرین ہے۔

القصيدة الفريدة التي يهدها و زيل غين العين ياخذ الصاد
 و لعل القاف

قصیدہ نادرہ جو ہر ایک کے تودوں کو دیران کرنا ہے اور کلمہ کی تاریکی کو دور کرنا ہے اور منہ بہ منہ خوالی کو بچھڑانا ہے اگر کوئی قاف پر چڑھ کر
 ترکتم ايها النوبي طرقت الرشيد ترويرا علي عيسى افترقم من ضلالا التكم دقايرا
 اور خداوندائے رشید کا دیرین محض برج آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا اور علی عیسیٰ افترقم من ضلالا التکم دقایرا

فأي شيء نور الزمن بعد الظلام وذكر الله بعد شكر الأصنام وجاء بشر من تسنيم بعد جيمح
 إلى الحكماء فاعلم أنه هو القرآن المبارك الذي غزا الخلق من فوق الاجترام ونشر الاموات من الرجام
 وانزل الموح بعد أيام الجهم فمن هنا نفهم وجوه ضرورة القرآن ومنافعه لنوع الانسان وانكنت
 لا تترك الادلال بالجميلك والاغتراب بعجت عليك ولا تتوب من اقاويلك فهذا انا ادعوك
 للنضال وللتفريق بين الهدى والضلال مستعين بالله من شر الدجال فهل لك ان تصدي
 لهذا المضمار ليستبك حقيقة الاسرار انك تريد ان تقوض مجد القرآن وبنائه وتريد ان تمزق
 الانجيل وتزيت ادراة ووالله انا من الصادقين ولست من الكاذبين المزورين ووالله ان
 انجيلكم الموجود عبارة وتباب ودمار وليس بمعلم الحكمة بل سامر ومذاق فتنة هيد ومداحه
 عار وجرحه مجبار وان لا تخبر فيه خيرا بل شر او ضيرا وبقوة بالله من شره وكمال ضرره وغلو
 على غفل المادحين - كتاب مفضل يدعوا الناس الى المصلحة بل المهلكات ويفتح عليهم اوب
 الهنات والسيئات والمباحات وعبادة الاموات ويعلمهم من المشركين - واشتاء في بعض المقاتل
 وابين في الاخرى وما تمالك ان يقصد في مثليه وخيار وسطا كذا الذي انتهى ولاجل ذلك طعنوا
 فيه فلا سفة القوم ووخزوة باسنة اللوم وقالوا لا حاجة الى ردة فانه كاف لرد نفسه وخرامه
 على قبيحهم ومن النصاي من كبر عصبته بل من حكمائهم كمثل هؤلاء جهلتم وعبد كبريائهم
 داحي الاسلام افضل الرسل وخير الانام وخاتم النبيين -
 فيا ايها الاعلاء من النصارى وفي الشرك كالايساى لم تنكلمون كالسكار
 وتلبسون الحق بالباطل وتنهرون من الذي بارا بارز والنضال انكتم من اهل الكمال ومن الصادقين
 واعلم ان تحقيق الحق من كرم الطبع والصول من خبر حق من سير السبع غدا وعن اللذع والقذع وطلو
 الى النضال والتلع وخفكم بعض حكماءكم في هذا الامر ونعاهد الله انا نقبل كما حكموا من غير
 العذر فهل لكم ان تبرروا لنا اننا ليم الانجيل وكلما هو فيه من لطائفه فاذا قيل كذلك نكتب لكم من
 القرآن ودقائق صحف الله الرحمان ويزنهما الحكم ميزان العقل والرداء وحكم بين الخصماء فان كنا نحن
 للعلمين فنقبل لافسنا ان نغضب كالحجريين ونقتل كالفاسقين الكاذبين وان كنا من الفالبيين
 فلا نطلب من التصديق الا ان يكونوا من المسلمين -

من الدارين والشين صحت مطهرة فيها كتب قيمة وحكم مجتبه مع حسن بيان وبلاغة ذي شان
تسراطين ومن اعجاز عظيم بعضها ختمها وبلاغة اعتباراته ورفعة معارفه وبكورة نكاته ولكن
النصارى واتباعهم انكروا هذا الكمال - ونحو الشكوك وزينوا الاقوال - وجاءوا بمكر مبين - فضا
بعضهم ان القرآن نسيج ولا تنكر الفصاحة - ولا تختار الوقاحة - ولكن تعاليمه ليس بطيب ونظيف
ولا يوجد فيه من وعظ لطيف - بل هو يامر بالانكرو وينهى عن المعروف - وكلما علم فهو سقط
كالمرض المأوف ولا يصح للصالحين - اتول كما هو قلتم فهو كذب صريح - ولا يقول كمثل هذا الا الكذ
هو قبح ومن المغايرين - انكم لا تستطلعون بيعون الصدق والصدق - ولا تسلكون الامسالك
العناد وما تعلمون الا طرق الاعتساف - وما غديتم بلبان الانصاف - وما اراكم الا ظالمين -
اعرفتم حقيقة القرآن - مع كونكم محرومين من علم اللسان - ومباعد من سلك العرفان -
انظروا البحر سراجا مستورا - مع كونكم عميا وعمورا - لا تعلمون حقا من العلوم العربية - ولا تملكون زقبلا
من البساتين الادبية - بل اراكم كاخى عيلته الماشين في ظلام ليلية ثم تلك الدعاوى مع مفارقة
الجهل والضلال والاكثار من شمس العلوم بها انواع المكائد والاختيالات كبر عظيم ونسق قد يمس فسيحا
ربنا كيف يهل الفاسقين -

ايها الجاهل انتم تصولون على كلام قد اودعت سر المعارف اسرته وما توره سمعته
وشهرته وشهورته عصمته وطهارته وسلم نضارته ونضرتة واشتهر تأثيره وقوته فلا يتركه الا من
فطرته - الا ترون الى قصر شاده القرآن والى علوم اكملها القرآن - والى انوار اتبع فيه الرحمان
رؤاه لا نظيره في احياء الاموات ونفخ الروح في العظام الرفات جاء في وقت انقراض حيل
الصالحا وظهر بعد انهم ارا اليلقا لليلاد وجد الخلق كعروق العظم واخ العيلة او كنائم في الليلة فتوسر
وجه الناس لا كانا في النهار وفألهم ما لا كثير من در العلم وانواع الانوار فانظروا هل ترى مثله
في تأثير ثم ارجع البصر هل ترى من نظير انسيبت ظلمت ايام الانجيل اما جاك خبر من ذلك الجميل
كيف كانت احاطة الضلالات على كل زمان ومكان اما لاحظت او ما سمعت من شى عرفان
كانهم كانوا انخطوا للهدى ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد وكلهم متلا لا تم كيت اكلته الدود
ودم ايمانهم كمثل ما يخسر القود اما قروا احوال تلك الا زمان الست تذكروها وعيناك تملان

وقد مزقه سيف الله الجليل فلا ترضوا كالفنيين الخيل ولا تقتوا في الارض مفسدين - اتريدون
 ان ترزعا ما هو في وتزقوا ما مزق الله وادعوا فلا تخادبوا الله كالحجابين - وعلسوا في صباح الله وبأدب
 الى الحق كاهل الصلاح وكالعباد السابقين - وادخلوا البستان واتركوا النيران وانظروا
 الريح والريحان واقطفوا واتقوا الشوك والشيطان انكم لا تمهلون كما لم تمهلوا
 آباءكم فلم تستقلوكم وطاعت اهرامكم وسينصر الله عبدة ودينه
 ولن تضروه شيئا ولن تستطيعوا ان تطفوا بوزن الله ولو تم
 جهدا وسعيا وهذا اخر كلامنا وخاتمة جملان اقلنا
 وكفا انكنت من اهل التفات ومن الطالعين
 والحمد لله ولا آخرا وظاهرا وباطنا
 وهو نعم المولى ونعم النصير

فَكَرَّ فِي قَوْلِي يَا مَنْ ابْكُنِي وَحَرَّكَ لِي
 لِلَّهِ الْوَاحِدِ التَّذَكُّرُ لِلْمَعَاهِدِ

ايها العزيز اقص عليك قصتي ان استمعت - وحيدانت لواتبعت - قد سمعت كلام
 الذين يادروا الى تكفيرى - فادفع لك الان معاذيرى - وان شئت فكن عذيرى - اوزم اللائمين
 انى امرى من المسلمين اؤمن بالله وكتبه ورسله وخير خلقه خاتم النبيين - لست من الذين يجترئون
 على خلاف المأثور من خير الكائنات - بل من الذين يخافون ربهم ويظفرون الخطرات - بيديني
 اعطيت مقامات الرجال - وعلمني ربى فهداني الى احسن المقال - وجعلني مهدى الوقت ومن
 المجدين - فما فهم المكفرون كلامى وكفروني قبل التدبر في سراى - فقلت والله لست بكافر
 ويعلم ربى اسلامي فما تركوا قول التكفير بل اصروا على ما فعلوا وظلموا في التقرير والتعمير - وقالوا كافر
 كذاب - ونترصب عليه العذاب - والله يعلم انهم من الكاذبين المفترين الواجهاهين المستعجلين

فيأعدو الحق انك مدحت الابخيل فمفت رغبت الفرية فاعزبت واطرفت فمفت
 الدعوي فمرو بعد الاقرار انك ارفاين لغر وقد جاء وقت اقض احك فلا تستر وجهك بوشك احك
 ولك من الورق الغاين ان كنت تثبت فضل الابخيل بغير المدين والى لك هذا يا رئيس المزمين - ايها
 النصارى ما تنصرون لتنوير العين بل لجمع العين وحذبات الاجوفين وتركتم تكاليف المصلح لمعلما
 المبغان ولذات الراح وقد حزن في قلوبكم مريح اللذات لا تعليم عيسى طرية النجى وتستر كفرن الالك
 مذم الطيبين ليرشع على يدكم انا قسيسين - ويحكم انكم تركتم من عظم وجل واعرضتم عن الويل
 واستسقيتم الطل وما فكرتم في عيسى وصرفتم العمر بعيسى ولعل - ارفي كما يا تعلقم باهذه اوسموا
 معنى محاسن الفزان ونحو عجايبه وروا من ذكرها من الابخيل ولطائف ادا به اهو ينياه الفرقان
 في بيان النكات او يتجاذى في الدرجات او يتوازن في دقايق الكلمات كلا ان القرآن قد انفرج
 في كمال الصفات ومعارف الالهيات وامرأة الوسط الذي هو من اعظم الحسنات فما للبدن ما لم تكم
 وجمع الظلام تعظم الكتاب الذي ملو من المذكرات جازع القصد ودعا الى السيئات او غترتم
 بزخرفة محاله ومدحتمه قبل اختبار حاله مع انكم رتبتم انه لا يعلم طرق الكلمات ولا سبل المجاهدات
 الرصيلة الى الركائبات ولا يفصل احكام الرب ولا يرغب في العبادات بل يدعو الناس الى التعم
 والراح والراحة وينهب حرارة الايمان ويفاد ربيتهم انقى من الراحة - فاذا كرم المراتب ما الغافلون
 وشروا بها المقصرون - وحققوا ولا تمتعوا الظنون وتدبروا ما معوا كاهل الانظار ولا تغالسوا
 كمال الطمرو قوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفار ولا تفصلوا النسلات الفرار ولا توشروا
 حر الطهيرة على برد الصبر وسير المحديقة اكل النار قوموا لاستنار السعادة واقوى بصدا الامراة
 واجلو ان الله يعلم ما تاترون وما تطهرون وما تتخفون وقد غمرتم مواهبه في الدنيا فلم تنسولوا
 الاخرة كالقمردين - اغيبرتم الدنيا وما هي الا دار فانية وعجوزة زانية وسترجون الى الله رب
 العالمين - فتتقرون شهواتكم كفا رقة القشر لللب يفرقون بنا بالحسرت والحجب وقد خلون
 في غيابة الحب محذولين - وما كتبت الا لاستدبر اعزذكم واستشفاف فريدكم لا كشف ما
 التبس على الناس ونحو الخلق من الوسواس الخناس فانزعوا عن الغي وارجعوا من شرككم الى الحق
 فان العاقل يقبل الحق ولا يتأخر عن عصا ولا يحتاج الى العصا ان يريدون ان تمسكوا رفق الابخيل

وعشيري ولا حول ولا قوة الا بك يا رب العالمين اليك انبت عليك توكلت وبك
رضيت رب فاستر عوراتي وآمن روعاتي ولا تذرني فريدا وانت خير الوارثين - بيدك البذل
والعطاء والعز والعلاء واذا اتيت فلا ياتي البلاء واذا انزلت فلا ينزل الضرء واشهد ان
لا اله الا انت ولا رافع الا انت ولا دافع الا انت عليك توكلت وعجزتك سقطت وانت
المتوكلين - احسن الي يا محسنى ولا اعلم غيرك من المحسنين وصل وسلم على رسلك
- نبيك محمد وعظم شأنه وادخله الخلق برهانه انا جئناك لدينه بالكين تعلم ما في قلوبنا وتنتظر
ما في صدورنا وانامعك طوعا وما نذر عنك صدقا وروعا وما كنا ان نهتدي
لولا ان هديتنا وما وجدنا الا ما اعطينا فلا حمد الا لك يرجع اليك
كل حمد الحامدين - انك ربي جميع وملك كريم فمن جأوك
ووالاك واحبك وصافاك فلا تجعل من الخائبيين -
فبشرى لعبادك ربهم وقوم انت مكرمهم سبقتهم
غضبك لا تضيع عباد المخلصين
فاحمد لك ولا واخر في
كل حين -



انفرت عليه بعد ما أفنيت عمري في مساعي الذين حقه جاوزت الخمسين - وحماني مقلته ربي
من سبيل الشياطين - وما كانت منيتي في مدتي عمري الاحماية دين خير الانام واعلاء كلمة
الاسلام وكفى بالله شهيدا وهو خير الشاهدين -

يارب يارب الضعفاء والمضطرين - الست منك نقل وانك خير
القائلين - كثر اللعن والتكفير ونسبت الى التزوير - وسعت كله ورثيت يا قدير نافع بيننا يا حي
وانت خير الفاتحين - ونجني من علماء السوء واقواهم وكبرهم ولا لهم ونجني من قوم فالمدين -
وانزل نصرنا من السماء - وادبرك عبدك عند البلاء - ونزل رجلك على الكافرين وصركا ذليلا مطروحا
القوم - ومن رحمة الله فأنصركا كما نصرت رسولك بيد في ذلك اليوم - واحفظنا يا خير المخلصين
لما الرب الرحيم كتب على نفسك الرحمة فاجعل لنا خاتما منها واراد النصر وانحنا وكتب علينا
وانت ارحم الراحمين رب نجني مما يقصدون واحفظني مما يريدون واحفظني في المنصورين -
رب فتح كربى واحسن تقبلي واظفرني بقصوى طلبى ارفى ايام طربى وكن لى ياربى يا عالمى واربى
وصافى وعافى يا الله المستضعفين - كذبت كل اخ الترهات - وكفرت كل اسير الحملات وما
بقى لي الا ان اتبع حضرتك واطلب عونك ونصرتك يا قاضى الحاجات تلك تردى
بعد ان صغت شمسي للغروب - ونجى القلب من الكرب - والله ما تارهي لغوت ايام السرور
ولا لتغم والجور بل للاسلام الذى مال عليه الاعداء - وافلت شموسه وطالت الليلة الليال
وظهرت المداجات في فرق الاسلام - والتفرقة في امة خير الانام - واما لكفار واخرا للسلام
فقد انتظروني سلك الالتيام - والحسرت الثانية ان فينا العلماء والفقهاء والادباء ولكنهم
فسدوا كلامهم واحاطت عليهم البلاء الا ما شاء الله رب ارحم تقبل منادعاءنا واليك الشكوى العيا
يقولون انا نحن اعلام الدين - وعمايد الشرع المتين - وكفى ما اذنبهم احد الكذبي مقول جرى خدام
دين نبيتنا كعب دلي بل سقطوا في الشهوات والاهراء والدعاء والرياء وما احبوا اكثرهم
الا فاسقين - وكنت اخل في ريق زماني انهم او اكثرهم مزاولني - ولكنهم يلوونهم عند البلاء
وكان هذا قد لما مقدما من حضرة الكبرياء فلان اوردت كافرا الذي يبيت في البيداء او الكاذب
يقعد في اهل البور وسكان العمار فلان قلت جيلتي وضعت قوتي وظهر هو اى على قومي